خصائص امیر المومنین

علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ

تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ الطاف حسین کلاچی

تصحیح: حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

Presented by www.ziaraat.com

خصائص امیرالمومنینؑ

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خصائص امیر المومنین

علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

تالیف فضیلۃ الشیخ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

تدوین و ترتیب علامہ محمد ہادی الامینی

ترجمہ علامہ الطاف حسین کلاچی

تصحیح: حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر ادارہ منہاج الصالحین جناح ٹاؤن

ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔ فون: 5425372

Presented by www.ziaraat.com

کتاب: ——— خصائص امیر المومنینؑ

مولف: ——— امام نسائی

تدوین: ——— علامہ محمد ھادی الامینی

مترجم: ——— حجۃ الاسلام علامہ الطاف حسین کلاچی

تصیح: ——— حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

پروف ریڈنگ: ——— خادم حسین

صفحات: ———

کمپوزنگ: ——— برادرز کمپوزنگ

ھدیہ: ——— 145 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

الحمد مارکیٹ۔ فرسٹ فلور۔ دکان نمبر ۲۰

اُردو بازار ○ لاہور- 042-7225252

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

عرض ناشر	9
ابتدائیہ	11
پیش لفظ	13
مقدمہ	16
علامہ نسائی معاجم کے آئینے میں	19
شیوخ النسائی	26
تصنیفاتِ نسائی	31
حیات امامِ نسائی	39
کیا امام نسائی شیعہ تھے؟	41
امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام کی نماز	50
ناقلین کے الفاظ کا اختلاف	54
عبادت	56
نگاہِ پروردگار میں منزلتِ امیر کائنات علیہ السلام	66
ناقلین کا اختلاف	76
عمران بن حصین کی	80

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام حسن علیہ السلام کی حدیث جبرئیل دائیں اور میکائیل آپ کے بائیں طرف	82
قولِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کبھی ناکام نہیں ہوں گے	86
امام علی علیہ السلام کے لیے فرمانِ مغفرت	90
ابواسحاق کا اس میں اختلاف	93
اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کے دل کا امتحان لے لیا ہے	97
اے علی علیہ السلام! خدا تیرے دلِ کی راہنمائی فرمائے گا	99
محدثین کے اختلاف کا بیان	102
ابواسحاق کا اختلاف	105
امام علی علیہ السلام کے دروازے کے سوا سب دروازے بند	107
اللہ نے اُسی داخل کیا اور تمہیں خارج کیا	112
دربارِ رسالتؐ میں امام علی علیہ السلام کا مقام	115
محمد بن المنکدر کا اختلاف	122
اختلاف	133
علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں اُس سے ہوں	137
ابواسحاق کا اختلاف	139
علی علیہ السلام میری جان ہیں	142
اے علی علیہ السلام! تو میرا صفی اور امین ہے	143
علی علیہ السلام میری امانتیں ادا کرنے والا ہے	144
علی علیہ السلام اور سورۂ برأت	147
جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علی علیہ السلام مولیٰ ہے	154
علی علیہ السلام میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں	160

Presented by www.ziaraat.com

علی علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے	162
جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی	164
حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کی ترغیب اور اُن کی دشمنی سے ترہیب	167
علی علیہ السلام کے مُحب کیلئے دُعا اور عدو کیلئے بددُعا	172
حُبِ علی علیہ السلام معیارِ ایمان	176
حضرت علی علیہ السلام کی مثال	178
مقامِ علی علیہ السلام	185
اس میں مغیرہ کا لفظی اختلاف	192
علی علیہ السلام رسالت کے کندھوں پر	196
علی علیہ السلام اور شہزادی کونینؑ	200
حضرت فاطمہ زہراؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں	205
حضرت فاطمہ زہراؑ اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں	209
سیدہ فاطمہؑ زہراء رسالت کا ٹکڑا	212
اختلاف الناقلین	215
امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے فضائل	217
حسنؑ وحسینؑ میرے بیٹے ہیں	219
حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام نوجوانانِ جنت کے سردار	222
میری خوشبو حسنینؑ شریفین ہیں	224
علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا	225
جو اپنے لئے وہ علی علیہ السلام کے لیے	228
علی علیہ السلام کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا	231

Presented by www.ziaraat.com

- علی علیہ السلام اور گرمی اور سردی 233
- حضرت علی علیہ السلام سے مشورہ 235
- بدبخت انسان 237
- وقت وصال نبی کا آخری ملاقاتی 240
- علی علیہ السلام تنزیل و تاویل قرآن کا پاسبان 242
- امام علیؑ کی نصرت کے لیے ترغیب 244
- عمار یاسر رضی اللہ عنہ کی قاتل ایک باغی جماعت 249
- حق و باطل کا فیصلہ 254
- امیر المومنین امام علی علیہ السلام اور خوارج 260
- ابو اسحاق کا اختلاف 271
- حضرت عبداللہ ابن عباس کا خوارج سے مناظرہ 282
- تائید احادیث 290

Presented by www.ziaraat.com

عرضِ ناشر

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ محبت علی علیہ السلام میں لاکھوں لوگوں کو تہہ تیغ کیا گیا۔ ماؤں کے سامنے علیؑ دشمنی میں بچوں کو ذبح کیا گیا، لیکن مائیں بچے جنتی رہیں اور موّدت علی علیہ السلام میں قربان کرتی رہیں۔ تاریخ نے ایک خاتون کا دلوں کو ہلا دینے والا واقعہ لکھا ہے کہ جب بنی امیہ کے خونخوار بھیڑیوں نے اُس کنیز زہراءؑ کے نومولود بیٹے کو فقط اس لیے بڑی بے دردی سے اُس کی گود میں ذبح کر دیا کہ اس نے اپنے اس نومولود کا نام خاندان عصمت وطہارتؑ کے نام پر رکھا تھا، اور وہ ظالم سمجھ رہے تھے کہ شاید لوگ خوف وہراس سے خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھلا دیں گے اور پھر ایسی کوئی جرأت نہ کر سکے گا، لیکن وہ سنگدل حیران رہ گئے کہ جب اسی خاتون نے اگلے سال پھر بچہ جنا تو اس کا نام بھی اولادِ علی علیہ السلام کے نام پر رکھا۔ علیؑ دشمن پھر اس کی کوکھ کو اجاڑنے کے لیے آئے، انہوں نے اس نومولود مسعود کے گلے پر چھری چلائی، بچہ محبت علی علیہ السلام میں ذبح ہو گیا۔ ماں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خالق میری اس قربانی کو قبول فرما اور پھر اُس نے کہا ظالموں میں خاندان رسولؐ کے نام پر بچے جنتی رہوں گی اور تم قتل کرتے رہو، تاکہ میں اپنا کام کرتی رہوں اور تم اپنا کام کرتے رہو۔ میں محبت علی علیہ السلام کا ثبوت دیتی رہوں گی اور تم دشمنی علیؑ کا اظہار کرتے رہو۔

ابن ابی الحدید نے کیا خوبصورت جملہ لکھا ہے کہ علی علیہ السلام تاریخ کا وہ مظلوم

Presented by www.ziaraat.com

انسان ہے کہ جس کے فضائل ومناقب دوستوں نے بھی چھپائے اور دشمنوں نے بھی چھپائے۔ دشمن نے دشمنی کرتے ہوئے چھپائے اور دوست نے دشمن کے ڈر سے چھپائے، لیکن اس کے باوجود علیؑ اللہ کا زندہ معجزہ ہے کہ جو لوگوں کے دلوں میں بستا ہے۔ معروف محدث امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جب امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل ومناقب لکھے اور پھر انہوں نے مجمع عام میں پڑھ کر سنائے تو دشمنان آلِ رسولؐ نے آپ کو محبان علی علیہ السلام میں شہید کر دیا۔ امام نسائی جام شہادت فرما گئے، لیکن رہتی دنیا تک اپنا نام محبّ علی علیہ السلام کی فہرست میں لکھوا گئے۔ ان کی اس کتاب خصائص امیر المومنین علی علیہ السلام سے صبح قیامت تک عشاقِ علی علیہ السلام استفادہ کرتے رہیں گے۔ اس کا اجر جزیل ان کی روح پر فتوح کو ایصال ہوتا رہے گا۔

اس کتاب کا ترجمہ علامہ الطاف حسین کلاچی نے سلیس اور رواں دواں کیا ہے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود یہ عظیم کام انجام دیا ہے۔ اس کتاب کو اشاعتی مراحل سے ہمکنار کرنے کے لیے شیخ برادری کے عظیم سپوت شیخ شاہد حسین ننگل والے نے اپنے باپ شیخ ریاض حسین ننگل والے کی سیرت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہمارے ہم سفر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بحق آلِ اطہارؑ اس نوجوان کو مذہب حقہ کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام مع الاکرام

طالبِ دعا!

ریاض حسین جعفری فاضل قم

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین لاہور

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

امام نسائی کی ذاتِ محتاجِ تعارف نہیں، ان کا شمار علمِ حدیث کے ان علماء میں ہوتا ہے جن کا تجرِ علمی مسلّم ہے۔ امام نسائی، جنہوں نے اپنی پوری زندگی، رسولِ اعظمؐ کی احادیث کے حصول میں لگا دی۔ آپ نے اپنی اس علمی پیاس کو بجھانے کیلئے دُور دراز ممالک کے سفر کئے، خراسان کہاں اور مصر کہاں؟...... آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ مصر میں گزارا کیونکہ اُس دَور میں مصر پوری دنیا کیلئے علمی مرکز بن چکا تھا۔

آپ کی کتاب ''خصائص امیر المومنینؑ'' ایک مشہور و معروف کتاب ہے، آپ کی شہادت کا سبب بھی یہی کتاب بنی۔ اس کتاب پر پوری دنیا میں ہر زبان میں کام ہوا، لیکن ہر کتاب اپنی جگہ پر ایک کتاب ہے، لیکن بہت سے ایسے گوشے مسلسل نظروں سے اوجھل ہوتے رہے، جن کا منظرِ عام پر لانا ضروری تھا۔ مثلاً لفظی اغلاط کثرت کیساتھ تھیں، سلسلہ رواۃ میں غلطیاں تھیں۔

یہ عظیم کام نجف اشرف کے ایک عالم محمد ہادی الامینی کے حصہ میں آیا۔ انہوں نے بڑی جانفشانی کے بعد یہ تحفہ آپ کے ہاتھوں میں دیا۔ انہوں نے نجف اشرف کی لائبریریوں کو کھنگالا، دن رات کی محنت شاقہ کے بعد جن گوشوں پر ابھی تک کام نہیں ہوا تھا، مکمل ہوا۔ اس کے علاوہ بعض احباب یہ سمجھنے لگے تھے کہ امام نسائی ''شیعہ'' تھے۔ آپ نے ان شبہات کو بھی دُور کیا۔ آپ کی زندگی پر پورے ثبوت کیساتھ سیر حاصل

Presented by www.ziaraat.com

گفتگو موجود ہے۔

میرے عظیم فاضل دوست حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا محمد حسن جعفری صاحب، جن کی ذات محتاجِ تعارف نہیں، ان کا علمی کام ملک کے گوشے گوشے میں موجود ہے، نے میرے ذمہ یہ کام لگایا کہ اس کتاب کا ترجمہ کروں۔ اگرچہ میری مصروفیات اس کام میں مانع تھیں، لیکن میں اپنے محسن دوست کے اخلاص واصرار کے سامنے بے بس ہوگیا اور میں نے خدا پر توکل کر کے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی نگاہِ شفقت سے اس کام کی تکمیل ممکن ہوئی۔

ترجمہ جیسا بھی ہے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امید ہے کہ اہلِ علم اس کی قدردانی کریں گے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اس کا بدلہ بارگاہِ احدیت سے دلائیں گے۔

دعا ہے کہ خداوند منان اپنے فضلِ عظیم سے میری اس عاجزانہ خدمت کو قبول فرمائے اور اسے میری مغفرت اور میرے بزرگوں اور مرحوم اساتذہ کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔

والسلام

الطاف حسین کُلاچی

پرنسپل مدرسہ بابِ قم

تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

Presented by www.ziaraat.com

پیش لفظ

حجۃ الاسلام محمد حسن جعفری

قابلِ تعریف ہیں وہ زبانیں جو حق وصداقت کی گواہی دیں' اور قابلِ تکریم ہیں وہ ہاتھ جو حقائق کو رقم کریں اور قابلِ احترام ہیں وہ دل جو حقائق کو تسلیم کریں۔ حضرت علی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے امتِ اسلامیہ میں جو عظمت ورفعت عطا کی ہے وہ چنداں محتاجِ بیان نہیں۔ بقول علامہ اقبالؒ

درمیان امت آن کیواں جناب
ہمچوں حرف قل ھو اللہ در کتاب

"اس امت میں امیر المومنین علیہ السلام کو وہی مقام حاصل ہے جو کتاب اللہ میں قل ھو اللہ کو حاصل ہے۔"

دور کے انصاف پسند علماء نے امیر المومنین علیہ السلام کی ذاتِ بابرکات کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ اور ان اہلِ علم میں امام احمد بن شعیب نسائی کی ذات والا صفات بھی شامل ہے۔ آپ مذہباً سنی العقیدہ اور شافعی المسلک تھے۔ آپ اپنے دور کے مشہور حافظ الحدیث اور امام الحدیث تھے۔ آپ نے امیر المومنینؑ کے فضائل کی نشر واشاعت کی وجہ سے شہادت پائی تھی۔ جیسا کہ شاہ

Presented by www.ziaraat.com

عبدالعزیز بستان المحدثین میں لکھتے ہیں:

''اُن کی موت کا واقعہ یہ ہے کہ جب آپ مناقب مرتضوی (کتاب الخصائص) کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنائیں تاکہ بنی امیہ کی سلطنت کے اثر سے عوام میں ناصبیت کی طرف جو رجحان پیدا ہوگیا تھا اس کی اصلاح ہو جائے۔ ابھی اس کا تھوڑا سا حصّہ ہی پڑھنے پائے تھے کہ ایک شخص نے پوچھا امیر المومنین معاویہ کے مناقب کے متعلق بھی آپ نے کچھ لکھا ہے؟......تو نسائی نے جواب دیا کہ معاویہ کیلئے یہی کافی ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائیں ان کے مناقب کہاں ہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا تھا کہ مجھ کو ان کے مناقب میں سوائے اس حدیث لااشبع اللہ بطنہ (اللہ اس کا پیٹ کبھی نہ بھرے) کے اور کوئی صحیح حدیث نہیں ملی۔

پھر کیا تھا لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ ان کے خصیتین میں چند شدید ضربیں ایسی پہنچیں کہ نیم جان ہو گئے۔ خادم ان کو اٹھا کر گھر لے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ابھی مکہ معظمہ پہنچا دو، تاکہ میرا انتقال مکہ یا اس کے راستے میں ہو۔

کہتے ہیں کہ آپ کی وفات مکہ معظمہ پہنچنے پر ہوئی اور وہاں صفا و مروہ کے درمیان دفن کیے گئے۔ ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں پیر کے دن آپ کا انتقال ہوا۔ بعض کا قول یہ بھی ہے کہ مکہ جاتے ہوئے راستہ میں شہر رملہ (فلسطین) انتقال ہوا۔ پھر وہاں سے آپ کی نعش مکہ معظمہ پہنچائی گئی۔ واللہ اعلم (بستان المحدثین ص ۱۸۹۔۱۹۰)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے امام نسائی پر یہ احسان ہوا کہ ان کی کتاب الخصائص کو ہمیشہ کی زندگی عطا ہوئی۔ اور ہر دَور کے علماء نے ان کی اس کتاب کی توثیق فرمائی۔

Presented by www.ziaraat.com

کتاب خصائص کے اس وقت اگرچہ بہت سے نسخے پائے جاتے ہیں مگر ان میں سے اکثر اصلاح طلب ہیں، البتہ محقق محمد ہادی الامینی کا شائع کردہ نسخہ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ موصوف نے بڑی عرق ریزی سے اس کی تحقیق کی اور اسانید کا استخراج کیا اور فہرست مرتب کی اور مطبعہ حیدریہ نجف اشرف کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس نسخہ کو شائع کیا اور یہ نسخہ ۱۳۸۸ھ بمطابق ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔

جہاں تک میں نے مختلف لائبریریوں کی چھان بین کی تو مجھے اس کا اُردو ترجمہ کہیں دکھائی نہ دیا۔ میری دلی خواہش تھی کہ اس تحقیق شدہ نسخہ کا اُردو زبان میں ترجمہ ہونا چاہیے۔ میرے ذاتی مشاغل اتنے زیادہ تھے کہ میں خود اس کا ترجمہ نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے برادر محترم سرکارِ علاّمہ الطاف حسین خان کلاچی سے درخواست کی کہ وہ اپنی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اس نسخہ کا ترجمہ کریں۔ چنانچہ موصوف نے میری درخواست کو پذیرائی بخشی اور مختصر وقت میں حسین وجمیل ترجمہ کرکے میرے سپرد کیا۔ مَیں نے ترجمہ پر سرسری نظر کی ہے، ترجمہ ہر لحاظ سے جامع ہے۔

دعا ہے کہ خلاّقِ کائنات علاّمہ الطاف حسین صاحب کی توفیقاتِ خیر میں اضافہ فرمائے اور انہیں دین مبین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کے مواقع عطا فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد

والسلام

حررہ احقر الزمن: محمد حسن الجعفری

Presented by www.ziaraat.com

مُقدّمه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی فکری ورثے کی ترویج وتبلیغ کیلئے نجف اشرف کے مطبعہ حیدریہ اور اُس کے مکتبہ نے قابل صد تحسین کوشش وکاوش کی ہے۔ یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے فضائل ومناقب کا بیش بہا خزانہ موجود ہے۔ یہ اسلام کے عظیم الشان مصادر ومراجع کا عظیم القدر حصّہ ہے، ہر زمانے میں صاحبانِ تحقیق اپنا تحقیقی کام اس پر کرتے رہے ہیں کیونکہ اس میں جناب امیر علیہ السلام کے وہ فضائل ہیں جو احادیث نبوی ﷺ پر مشتمل ہیں، جو ہر طرح سے پاک وپاکیزہ ہیں، جن میں شک وریب کی گنجائش تک بھی نہیں۔ ان احادیث کا سلسلہ اسناد بھی اتنا پاک وپاکیزہ ہے جتنا یہ احادیث، اس لیے اس تہذیب کو دیکھ کر علاّمہ ابن حجر کو کہنا پڑا:

((تتبع النسائی ماخص به علیٌ من دون الصحابه
مجمع من ذلك شیباً کثیرا باسانید اکثرها جید))

''علامہ نسائی نے تمام صحابہ کے فضائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے حضرت امام علی علیہ السلام کی جو جو خصوصیات جمع کی ہیں وہ اپنے سلسلہائے سناد کے لحاظ سے جید وعمدہ ہیں۔''

اس لئے مطبعہ ومکتبہ حیدریہ نے ان قیمتی نوادرات کی نشر واشاعت کا عزم کیا، تاکہ ایک طالبِ تاریخ وتحقیق کے ہاتھوں میں اسلام کی نظریاتی فکر آسانی کیساتھ

Presented by www.ziaraat.com

آجائے۔

لائقِ صد تحسین ہیں اُستاد علامہ محمد کاظم کبتی قبلہ جن کی رہبری و سرپرستی میں، مَیں اس منزل تک پہنچا۔ جناب محترم ابو صادق کا شکر گزار ہوں کہ ان کے مال سے مَیں نے اس کتاب کے طباعت کے مراحل طے کیے، تحریک و ترغیب بھی الٰہی کی تھی، انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کتاب پر کام کروں، اس کی اسانید کا اخراج کروں، رجال کے حالات قلمبند کروں۔ یہ حقیقت ہے کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا، لیکن جب مَیں نے اپنے محسن اور صادق کے ذوق و شوق کو دیکھا تو اپنی عدیم الفرصتی کو ایک طرف رکھ دیا، پھر اپنے اللہ سے توفیق کا سائل بن کر ہمہ تن مصروفِ عمل ہو گیا، قدم قدم پر دعا بلند کرتا رہا کہ جلد تکمیل کے مراحل تک جا پہنچوں۔

اس کتاب کی ترتیب و تہذیب اور تصحیح میں مجھے سخت مشقت اٹھانی پڑی، ان زحمات کا صلہ رب العالمین کے پاس ہے وہ ہی عطا کر سکتا ہے۔

نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ کتاب خصائص مصر، ہندوستان، نجف اشرف میں کئی بار چھپی، لیکن کبھی یہ زحمت گوارا نہ کی گئی کہ اسے اغلاط سے پاک کیا جائے اور اس کی اسناد کی تصحیح کا کام کیا جائے۔ اب اللہ تعالیٰ کی اعانت اور اُس کی توفیقات سے اس کو ہر زاویہ نظر سے دیکھا گیا۔ اس کی نصوص کی تصحیح کی گئی اور اُس کے سلسلہ سند کا اخراج کیا گیا، روایات پر تحقیقی کام کیا گیا۔ اب یہ کتاب اپنی تمام خوبصورتیوں اور رعنائیوں کیساتھ آپ کے سامنے ہے، نظر کرتے ہی دل گل و گلستان میں پہنچ جاتا ہے۔

پہلے مَیں نے اس کتاب کو خوب پڑھا، پھر احادیث و سنت اور مناقب کی کتابوں کو خوب کھنگالا، دن رات کی سخت دوڑ دھوپ کے بعد نصوص صحیحہ تک رسائی حاصل

Presented by www.ziaraat.com

ہوئی، اس مرحلہ کے بعد مَیں علمِ رجال کی پُر پیچ وادیوں میں داخل ہوا، ان رجال کو ان کی قد و قامت کے ساتھ آپ کے سامنے لا کھڑا کیا۔ کتاب کا ترجمہ تو اختصار کیساتھ ہوا ہے لیکن مصادر، راوی کا صحیح نام، محدث کا ذکر بھی ساتھ ساتھ کیا ہے۔ جہاں کہیں بھی طلب و تشنگی کا احساس ہوا، پہنچنے کی پوری کوشش کی۔ اس دوران دست بستہ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کا طالب رہا کہ وہ خلوص مجھے اور ہدایت کاملہ عطا فرمائے۔

اس میدانِ تحقیق میں مَیں نے سخت مشقت کی ہے تو مجھے یقین ہے کہ اس میری مشقت کے عوض تاریخ و تحقیق کے متلاشیان کی منازل قریب سے قریب تر ہو گئی ہیں، اس کتاب کی اصلاح و تصحیح میں مَیں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، اغلاط و هفوات سے پوری طرح پاک وصاف کیا۔

اس پوری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ جب اس دَور میں کسی چیز کو پانے کیلئے اتنی محنت کرنا پڑتی ہے تو اُس دَور کا کیا حال ہو گا جس دَور میں محدث نسائی جیسے لوگوں نے اپنی حیات کے شب و روز بسر کیے تھے؟!...... اس اسلامی ورثے کی حفاظت کیلئے کس قدر مشکلات سے واسطہ پڑا ہو گا؟ اُس دَور میں سیاسی چیرہ دستیاں اور حکومتی ہنگامے زوروں پر تھے اور شخصی حکومتیں آپس میں ٹکرا رہی تھیں، علم و دانش کی کوئی قدر نہیں تھی۔

احادیث کی فہرست بھی موجود ہے، ساتھ ہی علامہ شیخ الحدیث نسائی کی حیات کو ایک واضح صورت میں پیش کرنے کی پوری کوشش کی ہے، اس کے علاوہ راویانِ حدیث کے اسماء، ان کی کنیت، ان کی وفات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ جن جن کتابوں میں متعلقہ مواد ملا ہے ان کی فہرست بھی موجود ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

علاّمہ نسائی معاجم کے آئینے میں

سیرت کی کتابوں میں امام نسائی کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے، اس کتاب کی تالیف ایک ایسے شخص کا کارنامہ ہے، وہ نہ صرف ایک جلیل القدر محدث اور امام الحدیث تھے بلکہ اس فن کے امام تھے، جن کی زندگی کے شب و روز تالیف و تصنیف میں گزرے۔ ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا تعلیم و تعلم رہا، اپنی علمی پیاس بجھانے کیلئے تمام اسلامی ممالک کے سفر کیے، عُرفاء، زُدیا و محدثین کی صحبت اختیار کی اور ان کے دروس میں شرکت کی۔

مؤرخین سیرت نے ان کے اجلال و اکرام، ان کے علمی محاسن، ان کی جودت فکر اور فنِ حدیث میں فضیلت پر قابلِ تحسین کام کیا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے معاصرین میں نورِ علم اور جمال معرفت میں کس قدر امتیازی مقام کے مالک تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے نسائی کے بارے میں وہ آراء جمع کی ہیں جو آئمہ حدیث نے ان کے بارے میں اپنی اپنی آراء قائم کی ہیں:

ان کے بارے میں ابن عدی کہتے ہیں کہ مَیں نے منصور فقیہ [1] سے سنا اور احمد بن محمد بن سلام طعاوی [2] سے سنا، ان دونوں نے کہا کہ ابوعبدالرحمٰن امام الحدیث

---

[1] منصور بن محمد بن محمد بن طیب الفقیہ الھر دی۔ آپ مشہور فقیہ تھے۔ آپ نے ۵۲۷ھ میں وفات پائی۔ (لسان المیزان ۱ص ۱۰۰۔)

[2] آپ حافظ و محدث تھے، ۳۲۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۳۸۔ شذرات الذہب ج ۲ ص ۲۸۸)

Presented by www.ziaraat.com

تھے۔ محمد بن سعد باوردی نے کہا کہ مَیں نے قاسم مطرز کے سامنے علامہ نسائی کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ وہ امام تھے۔ ابو علی نیشاپوری 1 کہتے ہیں کہ جب مَیں نے نسائی کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا کہ وہ امام تھے، ایک دوسرے مقام پر کہا "ان النسائی الامام فی الحدیث بلا موافقۃ" کہ نسائی بلا اختلاف امام الحدیث تھے، ایک دوسری جگہ پر کہا کہ میں نے سفر و وطن میں چار آئمہ حدیث دیکھے، دو نیشاپور میں اور ایک اھواز میں اور ایک مصر میں نیشاپور میں محمد بن اسحاق 2 اور ابراھیم بن ابی طالب 3، نسائی مصر میں اور عبدان 4 اھواز میں۔

مامون مصری کہتا ہے کہ جب ہم طرطوس گئے تو وہاں بہت سے محدثین موجود تھے۔ کچھ کے اسماء یہ ہیں: عبداللہ بن احمد، مربع 5، ابوالاذان اور کیلجہ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب کے پاس جو حدیث کا ذخیرہ تھا وہ سب کا سب امام نسائی کا انتخاب تھا۔

محدث ابوالحسین بن مظفر نے کہا کہ میں نے اپنے مصر کے بزرگوں سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ابو عبدالرحمٰن نسائی امام الحدیث تھے۔ ان کے شب و روز عبادت و ریاضت میں گزرتے تھے۔ حج و جہاد میں مواظبت رکھتے تھے، سنت پیغمبر پر سختی سے کاربند رہتے اور بادشاہوں کے درباروں سے دُور رہتے تھے۔ وقت شہادت تک انہی معمولات میں زندگی بسر کی۔ نقد رجال میں انتہائی محتاط اور فن رجال میں اعلم تھے۔

حاکم کہتا ہے کہ میں نے علی بن عمر الحافظ 6 سے کئی مرتبہ سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ

---

1 حسین بن علی بن یزید بن داؤد الحافظ، المتوفی ۳۴۹۔ (الکنی والالقاب ج ۲ ص ۱۵۶۔)

2 المتوفی ۳۱۳، تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۴۸۔ (المنتظم ج ۶ ص ۱۹۹۔ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۶۸۔)

3 ابراہیم بن محمد بن نوح بن عبداللہ المتوفی ۲۹۵، (معجم المصنفین جلد ۴ ص ۴۰۰۔)

4 عبداللہ بن احمد بن موسیٰ بن زیاد بن عبدان اھوازی، المتوفی ۳۰۶۔ (ہدیۃ العارفین جلد ۱ ص ۴۴۳۔)

5 محمد بن ابراہیم انماطی المعروف بمربع المتوفی ۲۸۶۔ (تاریخ بغداد جلد ۱ ص ۳۸۸۔)

6 حافظ علی بن عمر بن احمد دارقطنی المتوفی ۳۸۵۔ (وفیات الاعیان جلد ۱ ص ۴۱۷۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۱۸۶۔)

Presented by www.ziaraat.com

ابوعبدالرحمٰن اپنے تمام معاصرین پر علم میں اولویت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ کہا کہ میں نے علی بن عمر سے سُنا انھوں نے کہا کہ دیار مصر میں نسائی سے بڑھ کر نہ تو کوئی فقیہ ہے اور نہ صحیح وسقیم کا عالم، فن رجال میں اعلم ہیں۔

علامہ دار قطنی [1] نے کہا ہے کہ میں نے ابوطالب الحافظ سے سنا تو وہ کہتے تھے کہ ابوعبدالرحمٰن حدیث میں اپنی مثال آپ تھے، انھوں نے احادیث ابن لھیعہ [2] سے لی ہیں۔ ابوبکر بن حداد [3] ایک بہت بڑے فقیہ اور محدث تھے، اُس نے اکثر حدیث امام نسائی سے روایت کی ہے، جب ان سے سوال کیا گیا کہ تم کسی دوسرے محدث سے حدیث کیوں نہیں لیتے تو کہا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ میرے اور میرے اللہ کے درمیان حُجت ہیں۔ [4]

ابوسعید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس جو صاحب تاریخ مصر ہیں وہ اپنی اس کتاب میں رقم طراز ہیں کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی ایک بہت بڑے فقیہ حافظ اور حدیث میں امام تھے، انھوں نے مصر میں زندگی بسر کی، بہت سی کتابیں لکھیں، وہ ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے، کثرت جماع کے لحاظ سے کافی شہرت رکھتے تھے۔ [5]

علامہ ذھبی ان کے بارے میں کہتے ہیں "حافظ شیخ الاسلام ابوعبدالرحمٰن قاضی کتاب "سنن کبیر" کے مصنف تھے۔ عرفان واتقان علواسناد میں اپنی نظیر آپ تھے، اپنے وطن کو چھوڑ کر مصر کو وطن بنالیا، [6] جب وہ قتیبہ (قتیبہ بن سعید ثقفی) کی طرف

---

[1] حافظ علی بن عمر جن کا حاشیہ دو میں تعارف کرایا گیا ہے۔

[2] ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن لھیعہ الحضرمی المصری المتوفی ۱۷۴ھ۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۲۳۷

[3] ابوبکر محمد بن احمد بن محمد الکنانی المتوفی بمصر ۳۴۵۔ الوافی جلد ۲ ص ۶۹

[4] تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۳۷۔ [5] ابن خلکان جلد ۱ ص ۶۰

[6] قتیبہ بن سعید ثقفی

Presented by www.ziaraat.com

گئے تو ایک روایت ہے کہ وہ پندرہ سال کے تھے اور دوسری روایت ہے کہ وہ تیس سال کے تھے۔ علامہ نسائی نے ان کے پاس ایک سال دو ماہ قیام کیا، ان سے حدیث سنی، علامہ نسائی کی چار بیویاں تھیں، ان کیلئے باریاں مقرر تھیں اور ان کی کوئی رات جماع کے بغیر نہ ہوتی تھی، اکثر غذا میں مرغ کا گوشت استعمال کرتے تھے۔

ایک مرتبہ کچھ طلباء نے آپس میں کہا کہ ابوعبدالرحمان شاید نبیذ استعمال کرتے ہیں، اس بات کا اندازہ انھوں نے اُن کے چہرہ کی تازگی کو دیکھ کر کیا، کچھ دوسرے کہنے لگے کاش ہمیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ وہ کیا وطی فی الدبر فی النساء کو جائز سمجھتے ہیں؟ جب ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ نبیذ حرام ہے اور وطی فی الدبر بھی جائز نہیں ہے۔ لیکن محمد بن کعب قرظی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ "اِسْقِ حَرْثَكَ مِن حَيثُ شِئتَ" تو اس قول سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ ابن ذھبی کہتا ہے کہ اس قول سے ادبارِ نساء سے منع ثابت ہے۔

ایک دفعہ وہ امیر مصر کے ساتھ ایک جنگ کیلئے نکلے۔ بادشاہ کو آپ کی شجاعت اور عبادت کا اعتراف کرنا پڑا، انہیں اُمراء کے درباروں سے بہت نفرت تھی، وہ اپنی شہادت تک اپنے اصولوں پر قائم رہے۔

صاحبِ مستدرک حاکم کہتا ہے کہ میں نے ابوالحسن دارقطنی سے کئی دفعہ سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ ابوعبدالرحمٰن علم حدیث میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ انتہا درجہ کے متقی و پارسا انسان تھے، وہ شافعی مذہب رکھتے تھے، صوم داؤدی پر کاربند تھے۔

علامہ سبکی نے اپنے شیخ ذہبی سے نقل کیا ہے کہ وہ مُسلم سے بھی فن حدیث میں اعلم تھے، ان کی کتاب سنن کبیر ایسی تصنیف ہے جس کی مثال عالم اسلام میں نہیں ہے۔ وہ مسلم، ترمذی، ابوداؤد کے بھی امام تھے۔ سنن کبیر کے بارے میں ایک جماعت نے کہا

Presented by www.ziaraat.com

کہ اس کی تمام احادیث صحیح ہیں لیکن تساھل واضح ہے۔ بعض نے انھیں بخاری پر ترجیح دی ہے۔ پہلے انھوں نے سنن کبریٰ لکھی پھر اُس کی تلخیص ''المجتبیٰ'' کے نام پر لکھی۔ یہ اھل سنت کی بڑی کتابوں میں سے ہے، جن کو کتب خمسہ یا اصول خمسہ کہا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں: ''بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد، ترمذی، مجتبیٰ نسائی۔''

ابن جوزی ان کے بارے میں کہتا ہے کہ ابوعبدالرحمان النسائی امام الحدیث تھے، انہوں نے پہلے نیشاپور کا سفر کیا، پھر بغداد چلے آئے قتیبہ سے حدیث سنی، پھر مرو چلے گئے وہاں علی بن حجر وغیرہ سے حدیث میں استفادہ کیا، پھر عراق گئے وہاں ابوکریب اور اُن کے معاصرین سے حدیث میں استماع کیا، پھر شام اور مصر کا سفر کیا۔ وہ امام الحدیث حافظ اور ثقہ فقیہ تھے۔ [1]

علامہ ابن کثیر نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ابوعبدالرحمان صاحب سنن اپنے زمانے میں اپنے تمام معاصرین کے امام تھے۔ اسلامی دنیا کا چکر لگایا اور اُس زمانے کے مشائخ سے علم حاصل کیا، اکثر محدثین نے احادیث ان سے روایت کی ہیں وہ میراث میں کنیز اور آزاد کا حصہ برابر سمجھتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ وہ حمص شہر کے گورنر بھی رہے جیسا کہ طبرانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے: حدثنا احمد بن شعیب الحاکم بحمص اکثر نے یہی ذکر کیا ہے کہ ان کی چار بیویاں تھیں وہ اتنے خوبصورت تھے جیسے قندیل، وہ روزانہ ایک مرغ خوراک میں استعمال کرتے اور بعد میں منقیٰ کا پانی استعمال کرتے تھے۔ [2]

ابن عماد نے کہا کہ ابوعبدالرحمان نسائی نے قتیبہ اور ابواسحاق سے حدیث سنی پھر

[1] المنتظم ج ۶ ص ۱۳۱۔

[2] البدایۃ والنھایۃ ۱۱۔۱۲۴۔

Presented by www.ziaraat.com

خراسان، حجاز، شام، عراق، مصر، جزیرہ کا سفر کیا۔ وہ عمدہ اخلاق طور واطوار کے مالک تھے، ان کی چار بیویاں تھیں، ان پر راتیں تقسیم تھیں، ان کی ہر شب جماع سے خالی نہ ہوتی۔ علاوہ ازیں صوم داؤدی [1] کے پابند تھے، شب زندہ دار تھے۔ [2]

علامہ سیوطی ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ ابوعبدالرحمان نسائی قاضی، حافظ، امام اور شیخ الاسلام تھے، انھوں نے مصر میں سکونت اختیار کی، مصر میں قنادیل نامی جگہ پر رہتے تھے۔ [3]

سبکی یوں کہتے ہیں: ''ابوعبدالرحمٰن نسائی دنیائے حدیث کے امام تھے، انہوں نے خراسان، عراق، شام، مصر، حجاز اور جزیرہ میں فنِ حدیث میں استماع کیا۔

ابن طاہر مقدسی نے کہا کہ میں نے سعد بن علی زنجانی سے پوچھا کہ فلاں علامہ نسائی کے بارے میں کہتا ہے کہ ان کی احادیث ضعیف ہیں تو انھوں نے کہا اے بیٹے ابوعبدالرحمٰن کا پلڑا بخاری اور مسلم سے بھی بھاری ہے، تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ امام نسائی تمام محدثین میں اور حفاظ حدیث میں بلند قد وقامت کے مالک تھے۔ علمائے حدیث آپ کی تعدیل وجرح کو معتبر مانتے ہیں۔ شیخ الاسلام امام نسائی کی حیات ان کے شب وروز کے معمولات اور ان کی علمی سرگرمیوں کا ایک مختصر سا خاکہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی اسلام کی خدمت میں بسر کی، فرامینِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاسداری میں جرأت اور بہادری کا مظاہرہ فرمایا۔

---

[1] یہ وہ خاص عبادت ہے جو داؤد بن حسن بن امام حسنؑ بن امام علی بن ابی طالبؑ سے منسوب ہے جو دعاؤں کی کتب میں مذکور ہے۔ سفینۃ البحار ج ۱ ص ۴۶۹۔ مجھے اس تحقیق سے اختلاف ہے صوم داؤدی سے داؤد پیغمبر کے روزوں کا انداز مراد ہے، آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ (حسن جعفری۔)

[2] شذرات الذہب ۲ ۲۴۰۔

[3] حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرہ ج ۱ ص ۱۴۸۔

Presented by www.ziaraat.com

شاہ عبدالحق محدث دہلوی یوں لکھتے ہیں: ''آپ بلند پایہ حافظ حدیث، مشہور عالم اور مقتدائے زمان تھے۔ علمائے حدیث آپ کی تعدیل وجرح کو معتبر مانتے ہیں، آپ کی پہلی تصنیف سنن کبیر نسائی ہے، وہ ایک عظیم المرتبت کتاب ہے۔ جمع طرقِ حدیث اور بیان مخرج میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

Presented by www.ziaraat.com

شیوخ النسائی

اس باب میں اس جلیل القدر محدث کے ان اساتذہ کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے انہوں نے استفادہ کیا لیکن ان کے حالات کا تذکرہ کوئی تفصیل کیساتھ موجود نہیں ہے۔ ہم نے علامہ ابن جوزی کی المنتظم ج ٦ ص ١٣١ مشہور محدث تقی الدین سبکی کی کتاب طبقات الشافعیہ ج ٣، ص ٨٣، عماد الدین اسماعیل بن کثیر کی البدایۃ والنہایۃ ج ١١ ص ١٢٣، حافظ شہاب الدین ابن حجر کی تہذیب التہذیب ج ١ ص ٣٦ وغیرہ وغیرہ کو سامنے رکھ کر ان مشہور اساتذہ کے احوال لکھے ہیں۔

① ابو شعیب السوسی

ان کا اسم گرامی قاری صالح بن عبداللہ بن اسماعیل بن ابراہیم بن الجارود بن مسرح رستی الرقی ہے، انہوں نے ٢٦١ ھ میں وفات پائی۔ [1]

② ابو کریب

محمد بن علاء بن کریب ہمدانی کوفی حافظ الحدیث تھے۔ ٢٤٣ ھ میں وفات پائی، انہوں نے حدیث کی اکثر روایات ابوبکر سے اور انھوں نے عاصم سے نقل کی ہیں۔ ان کے بارے میں ایک قول ہے کہ وہ تین لاکھ احادیث کے حافظ تھے، ان کی وصیت تھی کہ اس کی کتابیں اس کیساتھ دفن کی جائیں۔ وصیت کے مطابق ان کی کتب ان کیساتھ دفن کی گئیں۔ [2]

---

1. طبقات القراء ١: ٣٣٢ - تہذیب التہذیب ٤: ٣٩٢ - اللباب ٢: ٥٧٧ - الاعلام ٣: ٢٧٦ -
2. تہذیب التہذیب ٩: ٣٨٥ - شذرات الذہب ٢: ١١٩ -

Presented by www.ziaraat.com

③ ابو یزید جرمی

ان کا نام اور علمی کارناموں کے بارے میں کتابوں میں کچھ نہیں ملا۔

④ اسحاق الحنظلی

ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن مطر الحنظلی وہ ابن راھویہ مروزی کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی رہائش نیشاپور میں تھی، وہ ۲۳۷ھ میں فوت ہوئے، امام الحدیث تھے، تمام اسلامی ممالک کا چکر لگایا، انھوں نے حفاظ اور آئمہ حدیث سے روایت کی، وہ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ [1]

⑤ حسین بن منصور سلمی

ابو علی الحسین بن منصور جعفر بن عبد اللہ بن رزین بن محمد بن برد سلمی، نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ وہ اپنے زمانے کے عادل، صاحب تقویٰ بزرگ تھے۔ جب نیشاپور کی عدالت کی کرسی پیش کی گئی تو انکار کر دیا، تین دن تک غائب رہے، اللہ سے دعا مانگی، تیسرے دن فوت ہو گئے، ان کی تاریخ وفات ۲۳۸ھ ہے۔ [2]

⑥ سوید بن نصر

ابو الفضل سوید بن نصر بن سوید مروزی طوسانی وہ شاہ کے لقب سے مشہور تھے۔ وہ ۲۴۰ یا ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے، اپنے دور کے ایک فاضل جلیل صاحب تقویٰ ثقہ محدث تھے۔ بخاری، مسلم اور بہت سے دوسرے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب التہذیب ۱:۲۱۷، اللباب ۱:۳۲۵، وفیات الاعیان ۱:۸۰۔ شذرات الذہب ۲:۸۹، میزان الاعتدال ۱:۸۵، حلیۃ الاولیاء ۹:۲۳۴، الکنی والاسماء ۲:۱۵۸۔

[2] تہذیب التہذیب ۲:۳۷، خلاصہ تہذیب الکمال ص ۷۲

[3] تہذیب التہذیب ۴:۲۸۰، اللباب ۲:۹۲، خلاصہ تہذیب الکمال ۱۳۵۔

Presented by www.ziaraat.com

⑦ علی بن حجر

ابوالحسن علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مخادش بن مشمرخ ابن خالد سعدی مروزی، وہ بغداد قدیم میں رہتے تھے، پھر مرو چلے آئے اور یہاں کے ہو کر رہ گئے۔ وہ ایک بلند پایہ ثقہ حافظ و محدث تھے، امانت و صداقت میں مشہور تھے۔ ان کی احادیث نے مرو میں خاصی شہرت حاصل کی، ۲۴۴ھ میں وفات پائی، تقریباً ایک سو سال کی عمر پائی۔ [1]

⑧ عمرو بن زرارہ

ابو محمد عمرو بن زرارہ بن واقد کلابی بن ابی عمرو نیشاپوری حافظ الحدیث تھے۔ ۲۳۸ھ میں وفات پائی۔ ایک قول کے مطابق ان کی وفات اس سے قبل ہے۔ ثقہ جلیل تھے، اکثر آئمہ حدیث نے ان سے روایات کی ہیں، مستجاب الدعوات تھے، ایک قول یہ ہے کہ وہ انصاری تھے۔ [2]

⑨ عیسیٰ بن حماد

ابو موسیٰ عیسیٰ بن حماد بن مسلم بن عبداللہ التجیبی المصری زغبہ کے لقب سے مشہور تھے، ۲۴۸ھ میں وفات پائی، ثقہ محدثین میں سے تھے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ان کے علاوہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حکم و بجیری و ابوحاتم و عبدان اھوازی اور ابوزرعہ وغیرہ نے حدیث ان سے لی ہے۔ آئمہ رجال میں اپنی مثال آپ تھے۔ [3]

---

[1] تہذیب التہذیب ۷: ۲۹۳، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۴۳، ہدیۃ العارفین ۱: ۶۷۲۔

[2] تہذیب التہذیب ۸: ۳۵، خلاصہ تہذیب الکمال ۲۴۵۔

[3] تہذیب التہذیب ۸: ۲۰۹۔

Presented by www.ziaraat.com

⑩ قتیبہ بن سعید

قتیبہ بن سعید بن جمیل بن طریف بن عبداللہ ثقفی۔ ایک روایت ہے کہ ان کا نام یحییٰ اور قتیبہ لقب تھا، ایک دوسری روایت ہے کہ اُس کا نام علی تھا۔ آپ کا شمار ان محدثین میں ہوتا ہے جو فن رجال میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ [1]

⑪ محمد بن رافع

محمد بن رافع بن ابی زید، ان کا نام سابور قشیری تھا، وہ ایک زاہد، عابد، متقی انسان تھے۔ ثقہ جلیل تھے، ایک دفعہ طاہر بن عبداللہ بن طاہر نے ان کی طرف پانچ ہزار درہم بھیجے، آپ نے واپس کر دیئے۔ صاحب مستدرک حاکم کہتے ہیں وہ اپنے زمانے کے شیخ الحدیث تھے۔ حافظ جعفر بن احمد بن نصر کہتے ہیں محدثین میں میں نے ان سے بڑھ کر رعب و دبدبہ والا کہیں نہیں دیکھا۔ [2]

⑫ محمد بن نصر

ابو عبداللہ الامام شیخ الاسلام محمد بن نصر مروزی ایک بہت بڑے فقیہ اور محدث تھے۔ ۲۹۴ھ میں وفات پائی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ صحابہ کے بعد ایک بہت بڑے عالم تھے، اپنے زمانے کے امام الحدیث تھے۔ وہ ہمیشہ علم اور عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ انھوں نے نیشاپور، سمرقند اور بغداد کا سفر کیا، ایک دفعہ جب وہ حالت نماز میں تھے تو شہد کی مکھی نے ان کی پیشانی پر کاٹ دیا، خون بہہ کر چہرے پر آیا، لیکن مصروف نماز رہے، اپنی جگہ سے حرکت تک بھی نہ کی۔ ان کی نماز کی حالت میں

---

[1] تہذیب التہذیب ۸: ۲۵۹، معجم المولفین ۸: ۱۲۸۔

[2] تہذیب التہذیب ۱۱: ۴۴۰، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۹۸، خلاصہ تہذیب الکمال ۹: ۳۷۹۔

Presented by www.ziaraat.com

خشوع وخضوع کی یہ صورت تھی کہ اپنی ٹھوڑی کو سینے پر رکھ دیتے، ایسا معلوم ہوتا کہ خشک لکڑی کھڑی ہے۔ 1

⑬ ہشام بن عمار

ابو ولید ہشام بن عمار بن نصیر بن میسرہ بن ابان سلمی الظفری الدمشقی، جامع مسجد دمشق کے خطیب تھے۔ ۲۴۵ھ میں فوت ہوئے۔ بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی نے بخاری کے توسط سے ان سے حدیث لی ہے۔ اپنے دور کے شیخ الحدیث تھے، عقل وفصاحت روایت ودرایت میں زمانے بھر میں ان کی مثال نہیں تھی۔ 2

⑭ یونس بن عبد الاعلیٰ

ابو موسیٰ یونس بن عبد الاعلیٰ بن موسیٰ بن میسرہ بن حفص بن حباب صدفی المصری ۲۶۴ھ میں فوت ہوئے۔ پورے مصر میں ان کے برابر کا کوئی عالم اور فقیہ نہیں تھا۔ امام شافعی ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ محدث یونس سے بڑھ کر میں نے کسی کو دانشمند اور عاقل نہیں پایا، وہ اسلام رکن تھے، ثقہ اور جلیل القدر محدث تھے، امام القرأ تھے، ان کی دعا سے بارش برستی تھی۔ 3

یہ سب محدث امام نسائی کے بزرگ ومشائخ تھے، جن سے انھوں نے علم اور فن رجال وحدیث اکتساب کیا۔ یہ سب اپنے ادوار میں آئمہ حدیث اور آئمہ قرأت تھے۔

شیخ المحدثین علامہ نسائی کو فن حدیث سے عشق تھا، اس علم میں حب وعشق کی حد تک کام کیا۔ کامیابی بھی اس وقت قدم چومتی ہے جب انسان اپنی کامیابی سے عشق کرے۔

---

1 تہذیب التہذیب ۹: ۱۶۱

2 تذکرۃ الحفاظ ۲: ۴۰۲، تہذیب التہذیب ۹: ۴۸۹، تاریخ بغداد ۳: ۳۱۵، المنتظم ۶: ۶۳، البدایۃ ۱۱: ۲۰، الکامل فی التاریخ ۷: ۱۸۲، ھدیۃ العارفین ۲: ۲۱۰۔

3 تہذیب التہذیب ۱۱: ۴۴۰، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۹۸، خلاصہ تہذیب الکمال ص ۳۷۹

Presented by www.ziaraat.com

تصنیفاتِ نسائی

جس طرح علامہ نسائی کی ذات علمائے اعلام میں ممتاز و منفرد تھی، اس طرح ان کی تصنیفات کو بھی امتیاز حاصل ہے۔ ان کی کچھ کتابوں کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے، ان کی اکثر کتب حدیث پر مشتمل ہیں۔ انھوں نے بہت سی کتابیں اور رسائل لکھے، ان کی کچھ کتابیں ان کی شہادت کا سبب ہیں۔ ان کی ان کتب سے ان کی دانش علم اور جودت فکر کا اظہار ہوتا ہے۔ میں نے ان کی کچھ کتب کے نام اکٹھے کیے ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

خصائص امام امیر المومنین علیہ السلام

اس کتاب میں اُس عظیم الشان مصنف نے جناب امام حضرت علی علیہ السلام کے وہ فضائل و مناقب جمع کیے ہیں جو سیّد المرسلینؐ، سیّد الکونینؐ کی زبان ترجمانِ وحی پر جاری ہوئے تھے اور یہ وہی کتاب ہے جو ان کی شہادت کا سبب بنی۔ اس کتاب کی تالیف و تصنیف کی وجہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب میں دمشق گیا تو وہاں کے اکثر لوگ حضرت امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے نفرت کرنے والے تھے تو میں نے خیال کیا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کروں جس میں وہ احادیث ہوں جو امام علی علیہ السلام کے فضائل پر مشتمل ہوں، تا کہ یہ لوگ اس کتاب کے ذریعے حق و حقیقت کو پالیں۔

اس کتاب کو لکھنے کے بعد اس محبّ رسولؐ و آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Presented by www.ziaraat.com

جامع مسجد کے منبر پر جا کر پڑھی، ابھی ابتداء ہوا چاہتی تھی کہ لوگوں نے معاویہ کے بارے میں سوال کر دیا کہ اس کے فضائل سنائے جائیں تو علامہ نے جواب دیا اس کا علیؑ کیساتھ کیا مقابلہ ہوسکتا ہے؟ بس خدا اس کی مغفرت کر دے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ آپ نے کہا کہ مجھے تو اس کی صرف ایک فضیلت نظر آئی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا اشبع اللّٰہ بطنك ”خُدا تیرا پیٹ نہ بھرے۔“ یہ کہنا تھا کہ لوگ اُس پر ٹوٹ پڑے، گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر لے گئے، مکوں' لاتوں سے خوب پٹائی کی، اس پٹائی سے ان کے خصیتین متاثر ہوئے۔ کہا مجھے مکہ لے چلو، انھیں مکہ لایا گیا اور یہاں وفات پائی۔

سب سے پہلے یہ کتاب ۱۳۰۸ھ میں مطبعہ خیریہ ازھر میں چھپی۔ اس کی تصحیح استاذ محمد کامل بن محمد سیوطی ازھری نے کی تھی۔ نجف اشرف میں پہلی دفعہ مطبعہ حیدریہ نے اس کی طباعت کا ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۴۹ء میں اہتمام کیا۔ دوبارہ اس کی اشاعت ۱۳۸۹ھ میں ہوئی، اس مرتبہ اس پر تحقیقی کام ہوا، اسناد کا اخراج کیا گیا، علاوہ ازیں تصحیح بھی ہوئی، مصادر اور رجال کا تذکرہ بھی کیا گیا، وہی طباعت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس کتاب کی تالیف کی تکمیل پر ابن حجر عسقلانی کا فرمان بطور سند ہے، وہ کہتے ہیں کہ علامہ نسائی نے جناب امیر علیہ السلام کی شان ومنقبت میں جو احادیث جمع کی ہیں، ان میں اکثر سند کے لحاظ سے صحیح ہیں۔

ان احادیث کے راویان درج ذیل ہیں: حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس، ابورافع، حضرت عبداللہ ابن عمر، ابوسعید، صہیب، زید بن ارقم، حضرت جُریر، ابوامامہ، ابوجحیفہ، براُبن عازب، ابوطفیل اور تابعین وغیرہ۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت جُریر، ابوامامہ، ابوجحیفہ، برا ابن عازب، ابوطفیل اور تابعین وغیرہ۔

﴿۲﴾ السنن الکبریٰ:

یہ حدیث کی کتاب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایسی کتاب عالمِ اسلام میں نہیں لکھی گئی، یہ کتاب فقہ پر مشتمل ہے، اس میں فقہ کے تمام ابواب قائم کیے گئے ہیں، کتاب طہارت سے لے کر دیات وحدود تک مکمل فقہ اس میں بند ہے اور ہر روایت کے آغاز میں یہی الفاظ ہیں: قال الشيخ الامام العالم الره یانی الرحلت الحافظ الحجة الصمدانی ابو عبدالرحمان احمد بن شعیب بن علی بن بحر النسائی رحمه الله تعالیٰ اس کتاب کی شروح بھی تھیں لیکن اب وہ بالکل مفقود ہیں۔

اس طرح استاد عبدالصمد شرف الدین نے کتاب یوسف بن المزی کے مقدمہ میں لکھا کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آج تک ہم ''سنن کبریٰ'' کا کوئی ایک نسخہ بھی نہیں پا سکے۔

﴿۳﴾ المجتبیٰ

جب علامہ نسائی نے سنن کبیر مکمل کر لی تو کسی بادشاہ نے ان سے سوال کیا، کیا آپ کی اس کتاب کی تمام احادیث صحیح ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: نہیں۔ تو پھر اس نے کہا کہ صحیح احادیث کو اکٹھا کیا جائے۔ تو آپ نے اس کے کہنے پر صحیح احادیث کو اکٹھا کیا اور اس مجموعہ کا نام ''المجتبیٰ'' رکھا۔ ''المجتبیٰ'' سنن کبیر کا خلاصہ ہے اس میں جتنی روایات ہیں وہ حسن ہیں اور ان کی اسناد میں کوئی کلام نہیں۔ مؤرخین نے یہی کہا ہے کہ یہ روایات جو نسائی کا مجموعہ ہے اس کو مجتبیٰ کا نام دیا گیا ہے، اس کو ''السنن'' کا نام نہیں دیا گیا اور یہ سنت کی بڑی کتب میں شمار ہوتی ہے۔ کتب خمسہ یا اصول خمسہ میں یہی مجتبیٰ

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ کتب خمسہ سے مراد بخاری، مسلم، سنن ابی داوٗد، ترمذی اور المجتبیٰ ہے۔

۴ عمل الیوم و اللیلة

یہ کتاب اوراد و افکار اور دعاؤں پر مشتمل ہے، جنکا ماخذ احادیثِ پیغمبرؐ ہیں۔

۵ الجمعه

اس میں جمعہ کی فضیلت کی احادیث، اذکار اور دعائیں جمع تھیں۔

۶ مسند علیؑ

اس میں حضرت امام علی علیہ السلام کے متعلق احادیث تھیں۔

۷ مسند مالک

اس میں فقیہہ مالک بن انس بن مالک بن ابوعامر بن عمرو بن حارث بن عثمان بن جثیل بن عمرو بن حارث حمیری اصبحی مدنی متوفی ۱۷۹ھ کے حالات زندگی تھے۔

۸ المناسک

اس کتاب میں حج کے احکام کے متعلق احادیث تھیں۔

۹ الضعفأ و المتروکین

یہ کتاب علم الرجال پر مشتمل تھی۔

۱۰ فضائل صحابہ

اس کتاب میں صحابہ کے فضائل درج ہیں۔

وہ کتابیں جن کی مدد سے حیات نسائی پر تحقیق کی گئی۔ جہاں جہاں اور جس جس کتاب میں نسائی کے بارے کچھ معلوم ہوا، اس کتاب کا نام اور مصنف کا نام یہاں لکھا

Presented by www.ziaraat.com

١۔ الاصابة	ابن حجر العسقلانی ٥٠٨:٣
٢۔ اخبار القضاة	محمد بن خلف بن حیان ١٩٠:٢
٣۔ اضواء علی السنة المحمدیة	محمود ابوریة ط صور ١٣٨٣ ص ٢٦٥
٤۔ الاعلام	خیرالدین الزرکلی ١٦٤:١ ط٢
٥۔ اعلام العرب	عبدالصاحب الدجیلی ط٢ ج ١٣٠:١
٦۔ اعلام المحدثین	محمد بن محمد ابوشهبة ط مصر ص ٢٦٠
٧۔ اعیان الشیعة	السید محسن الامین العاملی ٤٤٤:٨
٨۔ الانس الجلیل	مجیرالدین الحنبلی ط نجف ٨٠:٢
٩۔ البدایة والنهایة	ابن کثیر الدمشقی ١٢٣:١١
١٠۔ تاج التراجم	قاسم بن قطلوبغاص ٢٣ ط بغداد
١١۔ التاج المکال	صدیق البخاری القنوجی ص ٣٠
١٢۔ تاریخ ابن الوردی	زید الدین ابن الوردی ٢٥٤:١
١٣۔ تاریخ التمدن الاسلامی	جرجی زیدان ٦٨:٣ ط سنة ١٩٠٤
١٤۔ تاریخ کزیده	لغته فارسیة ٦٣٠ ط ایران
١٥۔ تحفة الأشراف	یوسف بن زکی المزی ص ١٨ ط الهند
١٦۔ تاریخ واسط	اسلم بن سهل الرزاز ص ٣٢٣ ط بغداد تحقیق کورکیس عواد
١٧۔ تذکرة الحفاظ	شمس الدین الذهبی ٢٤١٠٢ ط حیدرآباد
١٨۔ تنقیح المقال	الشیخ المامقانی ٧٢:١ ط نجف
١٩۔ تهذیب التهذیب	ابن حجر العسقلانی ٣٦:١ ط جیدرآباد
٢٠۔ جامع الرواة	محمد بن علی الاردبیلی ٥١:١ ط ایران
٢١۔ الحدیث و المحدثون	محمد محمد ابوزهر ٤٠٩ ط القاهرة
٢٢۔ الحرکة الفکریة فی مصر	عبداللطیف حمزة ١٨٦، ١٨٢، ٢٨٩
٢٣۔ حسن المحاضرة	جلال الدین السیوطی ١٤٧:١ ط مصر
٢٤۔ خریدة القصر	ابن العماد، ق العراقی ٨٢:٢ ط بغداد

Presented by www.ziaraat.com

٢٥ـ خلاصة تهذيب الكمال	ابن حجر المسقلا ٦٠
٢٦ـ دائرة المعارف	محمد فريد وجدى ١٨٦١٠ ط مصر
٢٧ـ دانشوران خراسان	غلام رضا رياضى ٣٢٤ لغته فارسية
٢٨ـ الذريعة	الشيخ آقابزرك الطهرانى ١٦٣٠٧ ط ايران
٢٩ـ الرسالة المستطرفة	محمدبن جعفرالكتانى ط بيروت ١٣٢٢
٣٠ روضات الجنات	السيد محمد باقر الخونسارى ٥٧
٣١ـ ريحانة الأدب	الشيخ محمد على الخيابانى ١٨٨٠٤ ط ايران لغته فارسية
٣٢ـ سفينة البحار	الشيخ عباس القمى ٥٨٨٠٢ ط نجف حجر
٣٣ـ شذرات الذهب	ابن العماد الحنبلى ٢٣٩٠٢ ط مصر
٣٤ـ طبقات الشافعية	تقى الدين السبكى ٨٣٠٢
٣٥ـ طبقات الصوفية	ابوعبدالرحمان السلمى ٩٠، ١٧، ٥٧، ١٨٧، ٢١٣، ٢٢٢، ٢٥٣، ٣٧٤، ٤١٧، ٤٥٩
٣٦ـ طبقات القراء	محمد الجزرى ٦١٠١ ط مصر
٣٧ـ العبر	شمس الدين الذهبى ١٢٣٠٢
٣٨ـ عصرسلاطين المماليك	محمود رزق سليم ٢٠٧٠٣
٣٩ـ الغدير	الشيخ عبدالحسين الأمينى ٩٩٠١ ط ايران
٤٠ـ فهرس الخزانة التيمورية	دارالكتب المصرية ٢٨٢٠٢
٤١ـ فهرست مخطوطات الظاهرية	يوسف العش ٢٣٥
٤٢ـ فهرست المكتبة الرضوية	ادارة المكتبة ٢٦٤٠٥ لغته فارسية ط ايران
٤٣ـ فهرست مكتبة نور الغيضية	الشيخ مجتبىٰ العراقى ٤٢٥٠٢ ط ايران
٤٤ـ فهرست مكتبة نورعثمانية	ادارة المكتبة ٤٩٠ ط استانبول
٤٥ـ فهرست مكتبة اياصوفية	ادارة المكتبة ٣٧
٤٦ـ قاموس الاعلام	ش سامى ٧٣٥٠١ لغتة تركية
٤٧ـ قاموس الرجال	الشيخ محمد تقى التسترى ٣٥٢٠١ ط ايران

Presented by www.ziaraat.com

٤٨ـ الكامل فی التاریخ	ابن الأثیر الجزری٦ ١٥٢ـ
٤٩ـ كشف الظنون	حـاجـی خلیفة ١٣٠، ٧٠٦، ١٠٠٦، ١٦٨٤، ١٦٨٥، ١٨٣٣، ١١٧٣، ١٤٠٩، ١٨٤٤ـ
٥٠ـ الكنی والألقاب	الشیخ عباس القمی ٣ ٢٠٥ ط صیدا
٥١ـ اللباب	ابن الاثیر٣ ٢٢٣ـ
٥٢ـ لباب الالقاب	الشریف الكاشانی ١٤١ ط ایران
٥٣ـ لغات تاریخیة	احمد رفعت٧ ٨١ لغته تركیة
٥٤ـ لغت نامه	علـی اكبـر دهـخدـ حـرف الالف ١١٩٦ لغتـه فارسیة
٥٥ـ مجمع الرجال	المولی علی القهپانی ط ایران ١ ١١٨ـ
٥٦ـ مختصر دول الاسلام	شمس الدین الذهبی١ ١٤٥ـ
٥٧ـ المختصر فی اخبار البشر	ابو الفداء٢ ٧٢ـ
٥٨ـ مرآة الجنان	الیافعی ٢ ٢٤٠ حیدرآباد
٥٩ـ مرآة الزمان	سبط ابن الجوزی ٧ورقة ٥٩ـ
٦٠ـ مشاهیر رجال العالم	عبدالحسین الشبستری١ـ حرف الألف خ
٦١ـ المشتبه	ابوعبدالله محمد الذهبی ٦٣٩ـ
٦٢ـ المجب فی تلخیص اخبار المغرب	عبدالواحد المراكشی ٢٧٩ـ
٦٣ـ معجم البلدان	الیاقوت الحموی ٨ ٢٨٢
٦٤ـ معجم المطبوعات العربیة	الیاس سركیس ٢ ١٨٥١ـ
٦٥ـ معجم المطبوعات النجفیة	محمدهادی الامینی ١٥٦ ط نجف
٦٦ـ معجم المؤلفین	عمر رضا كحالة١ ٢٤٤ ط دمشق
٦٧ـ مفتاح السعادة	طاش كبری٢ ١١ـ
٦٨ـ مفتاح الكنوز الخفیة	مولوی عبدالحمید١ ٥١ـ
٦٩ـ مقدمة سنن النسائی	محمد محمد عبداللطیف ١ ب ط مصر ١٣٤٨

Presented by www.ziaraat.com

۷۰. المنتظم	ابن الجوزی ۶ ۱۳۱۰ ط حیدرآباد.
۷۱. منجدالعلوم	فردینان توتل ۵۳۳۰.
۷۲. الموسوعة العربية	الميسرة: ۱۸۳۱.
۷۳. مؤلفین کتب چمابی	خانبابا مشار ۱ ۴۸۵ لغته فارسية ط ایران.
۷۴. النجوم الزاهرة	ابن تغری بردی ۲ ۱۸۸
۷۵. النسائی دراسة موجزة	عبدالصاحب عمران الدجيلي خ
۷۶. وفيات الأعيان	ابن خلكان ۱ ۲۵۰ ط مصر.
۷۷. هدية الاحباب	الشيخ عباس القمی ۲۷۲ ط ایران.
۷۸. هدية العارفين	البغدادی ۱ ۵۶۰ ط استانبول.

Presented by www.ziaraat.com

قدرت نے آپ کو خوبصورت جسم عطا کیا تھا، اچھا کھاتے تھے اور اچھا پہنتے تھے۔ آپ مرغ کا گوشت کثرت کیساتھ استعمال کرتے تھے، کھانے کے بعد منقیٰ کا پانی پیتے تھے۔ آپ کی ازواج کی تعداد چار تھی۔

آپ بہت زیادہ عبادت کرتے تھے، صومِ داؤدی کے پابند تھے۔ جب آپ دمشق تشریف لے گئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ حضرت علی علیہ السلام پر تبرا کرتے ہیں، تو آپ نے وہاں یہی کتاب ''خصائص علی علیہ السلام'' مرتب کی اور ایک دن دمشق کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر جا کر فضائل و خصائص حضرت علی علیہ السلام بیان کرنے لگے، تو اس دوران ایک آدمی نے سوال کیا کہ آپ ایسی روایات بتائیں کہ جن سے امیرِ شام کی فوقیت حضرت علی علیہ السلام پر ظاہر ہو، تو جب اصرار بڑھا تو آپ نے کہا کہ مجھے ان کے بارے میں سوائے اس روایت کے کوئی روایت یاد نہیں:

لَااَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَہٗ

اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔

جب لوگوں نے ان کی زبانی یہ حدیث سنی، تو مشتعل ہو گئے اور ہر طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے۔ آپ کو اتنا مارا کہ آپ بُری طرح زخمی ہو گئے۔ جب آپ کو اپنے گھر لایا گیا، تو آپ نے کہا کہ مجھے مکہ لے چلو، آپ نے اسی سفر کے دوران رملہ نامی مقام پر وفات پائی، پھر آپ کو مکہ میں دفن کیا گیا۔

Presented by www.ziaraat.com

کیا امام نسائی شیعہ تھے؟

مَیں نے محدث نسائی اوران کے علمی کارنامہ پر جتنی تحقیق کی ہے، ڈھیر ساری کتابیں ہیں، مَیں نے دیکھیں، مجھے کہیں کسی مقام پر کوئی ایسی نص نہیں ملی کہ جس سے ثابت ہو کہ آپ شیعہ تھے۔ آپ کے تمام اساتذہ اوران کے علاوہ جن کیساتھ آپ نے اپنی زندگی کے مختلف ادوار بسر کیے، ان میں کوئی بھی شیعہ نہیں ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ شافعی مذہب کے پیروکار تھے۔ اہل سنت والجماعت کے تمام مصادر میں یہی موجود ہے کہ آپ سُنی العقیدہ تھے، تمام شیعہ مصنفین نے بھی یہی لکھا ہے کہ آپ سُنی تھے۔

ہاں کچھ لوگوں نے ان کی طرف تشیع کی نسبت دی ہے، لیکن ان کی تمام تصنیفات سے کہیں یہ امر ظاہر نہیں ہے۔ سید الامین نے ابن خلکان سے ایک قول نقل کیا ہے کہ جب آپ دمشق گئے اور آپ کو پتہ چلا کہ یہاں کے لوگ جناب امیر علیہ السلام پر تبرا کرتے ہیں، تو آپ نے کہا کہ ایسی کتاب لکھوں جس کے ذریعے اللہ انھیں ہدایت دے۔ سید الامین نے اس قول کی بنا پر اُن کو تشیع ثابت کیا ہے۔

مَیں اُن کے اس قول کو کافی نہیں سمجھتا، حالانکہ اکثر علماء نے ان کے بارے میں صریحاً لکھا ہے کہ وہ شافعی مذہب کے پیروکار تھے، سید الامین کے اس شدید اصرار کی سمجھ نہیں آتی کہ انھوں نے امام نسائی کو شیعہ ظاہر کرنے کی کاوش کیوں کی ہے؟

Presented by www.ziaraat.com

اس سے عجیب وغریب صاحب الذریعہ کا موقف ہے، اُس نے نسائی کی اس کتاب خصائص کا ذکر اپنی کتاب الذریعہ ص ۶۳ پر کیا ہے، اس میں لکھتے ہیں کہ خصائص علویہ امام نسائی ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب ابن علی بن سنان بن بحر خراسانی کی ہے، پھر اپنی رائے دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ شیعہ تھے۔ مَیں کہتا ہوں کہ امام نسائی نے کہیں بھی اپنے تشیع کا اظہار نہیں کیا، اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی کسی تصنیف میں بھی اس بات کا اظہار نہیں کرتا اور ان کی کسی کتاب سے یہ بات ثابت نہ ہے تو پھر اس ایک کتاب سے کیسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شیعہ تھے؟ تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں اُس کے علاوہ علم الرجال میں کہیں یہ بات نہیں ملتی کہ آپ شیعہ تھے۔ الذریعہ میں ہمارے بزرگ نے لکھ دیا ہے، لیکن ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔

لعلّ لها عُذراً وانت تلوم

وکم لائم قد لام وهو مليم

علامہ نسائی کو اپنے مکتب سے بے پناہ محبت تھی، مذہب شافعی کی ترویج وتبلیغ کیلئے اس نے بہت سی کتابیں لکھیں، مذہب شافعی کے آراء کے مطابق فقہ پر کتابیں لکھیں، پوری قوت وحماسہ کیساتھ ہمیشہ مکتب شافعی کا دفاع کیا، وہ اپنے مکتب کے لئے اس حد تک متعصب تھے کہ انھوں نے اپنے مسلک کی حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے ضعیف احادیث کا بھی سہارا لیا، اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مسلک سے کس قدر خالص اور مخلص تھے۔

نسائی اور خصائص

آیئے کچھ نسائی اور ان کی کتاب خصائص کو دیکھیں آپ نے اس کتاب میں

Presented by www.ziaraat.com

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل ومناقب اکٹھے کیے، اس عظیم کام کے دوران سند کا خاص خیال رکھا، لیکن جب آپ نے جناب حضرت ابوطالب علیہ السلام کا ذکر کیا تو دو ضعیف السند احادیث کا سہارا لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نسائی کو جناب حضرت ابوطالب علیہ السلام سے کتنی عداوت تھی کہ ایسی باتوں کا ذکر کیا جو ان کی شان کے خلاف تھیں۔ یہ باتیں اُسے نزاہت وتعفف کی حدود سے بہت دُور لے جاتی ہیں۔

آپ نے دو وضعی اور جعلی حدیثیں اپنے مجموعہ میں لکھ کر حضرت ابوطالب علیہ السلام کی فضیلت گھٹانے کی پوری کوشش کی۔ وضاعین تو درباری خدمت پر مامور تھے، ان کا تو فریضہ تھا، لیکن نسائی جیسے عالم سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ ایسی باتوں کو جگہ دے، جنکی سند نہ ہو اور نہ کوئی تاریخی نص ہو، یا دوسرا امکان یہ ہے کہ ناشرین نے جب یہ کتاب چھاپی ہو تو اس دوران اُن دو جعلی احادیث کو بھی شامل کر دیا ہو۔

جب ایک باشعور انسان ان وضعی احادیث کو دیکھتا ہے تو حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان کے اس مجموعہ میں یہ جعلی احادیث کیسے آگئیں، حالانکہ ابن حجر کا قول ہے کہ:

> ''خصائص میں جناب امیر علیہ السلام کی مناقبت اور فضیلت میں جو احادیث ہیں ان کے اسناد صحیح اور جید ہیں۔''

جعلی احادیث پر ایک نظر

احمد بن حرب نے قاسم بن یزید سے، اُس نے ابوسفیان سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے ناجیہ بن کعب اسدی سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے...... آپؑ نے فرمایا ''جب میرے والد فوت ہوئے تو مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کیا تمہارا گمراہ چچا اس دُنیا سے رخصت ہوگیا ہے، اب

Presented by www.ziaraat.com

اس کو کون دفن کرے گا تو آپؐ نے فرمایا جاؤ اور اپنے باپ کے کفن دفن کا انتظام کرو، جب دفن کا کام مکمل ہو جائے تو میرے پاس چلے آنا، جب مَیں آیا تو فرمایا اے علیؑ ! غسل کرو اور میرے لئے دعا فرمائی تو اس کے بعد میرا یہ کام آسان ہو گیا۔"

دوسری حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے ابوداؤد سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے فضل ابومعاذ سے، اُس نے شعبی سے، اُس نے امام علی علیہ السلام سے سنا۔ یہاں راوی ناجیہ بن کعب اسدی ہے۔ ابن مدینی نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ ابواسحاق کے علاوہ کسی نے اُس سے کوئی روایت نہیں لی۔ یہ راوی مجہول ہے، جوزجانی نے کہا کہ وہ مذموم ہے۔ ابن مندہ نے کہا کہ ناجیہ صحابی بھی نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ابن حیان نے اس کی توثیق نہیں کی،

مونس بن اسحاق نے بھی یہی لکھا ہے کہ ناجیہ بن کعب سے کسی نے روایت نہیں کی،

جوزجانی نے اس کو ضعیف اور مذموم لکھا ہے،

یونس نے بھی یہی کہا ہے کہ ابن مدینی نے کہا کہ ناجیہ بن کعب سے صرف ابواسحاق نے روایت کی ہے۔ ابن مدینی نے یہ بھی کہا کہ ناجیہ شدید غافل ہے،

اثر نے کہا کہ مَیں نے احمد سے سنا کہ یونس نے اپنے باپ سے ضعیف احادیث نقل کی ہیں، عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ سے سنا کہ اس کی یہ حدیث مضطرب ہے،

ابوحاتم نے کہا کہ وہ سچا تھا لیکن حدیث کے اعتبار سے حجت نہیں تھا، وہ حضرت عثمان کو حضرت علیؑ پر ترجیح دیتا تھا۔

یہ پہلی حدیث کا اسناد تھا، اب دوسری حدیث کو ملاحظہ فرمائیں:۔

پہلا راوی الشعبی عامر بن شراحیل بن عبد ہے، اس کے بارے میں ایک قول یہ

Presented by www.ziaraat.com

بھی ہے کہ اس کا نام عامر بن عبداللہ بن شراحیل الشعبی الحمیری ہے۔

حاکم نے لکھا ہے کہ اُس نے حضرت عائشہؓ، ابن مسعود، اسامہ بن زید اور حضرت علیؑ سے کچھ بھی نہیں سُنا۔

دار قطنی نے علل میں لکھا ہے کہ شعبی نے حضرت علی علیہ السلام سے ایک حرف تک بھی نہیں سُنا، البتہ بخاری نے اس سے رجم کی ایک روایت لی ہے اور وہ روایت یہ ہے کہ جب حضرت علیؑ نے ایک عورت پر حد جاری کی تو آپؑ نے فرمایا کہ مَیں نے حضرت رسولِ خدا کے طریقہ پر حد جاری کی ہے۔

ایک ایسا آدمی جس نے سوائے ایک دو حرف کے حضرت علیؑ سے کچھ اور نہ سُنا ہو تو ایسے آدمی سے یہ اختلافی روایات کس صورت میں لی جا سکتی ہیں اور وہ بھی حضرت ابو طالب علیہ السلام کے بارے میں۔

ان تمام روایاتِ ضعیف کی اُس وقت نفی ہو جاتی ہے جب صاحب الرسالہ کو دیکھا جاتا ہے۔

حضرت ابو طالبؑ تو وہ ہیں، جنہوں نے پیغمبر اکرمؐ کی ہر معاملے میں مدد فرمائی اور دینِ خداوندی کی آبیاری کی۔ حضرتؑ نے ناموسِ الٰہی کی ترویج و تبلیغ اور بقاء کیلئے اپنے قول و فعل، اپنے شعر و نثر میں ہر لحاظ سے کفار و مشرکین کا مقابلہ کیا۔ بعثت سے قبل اپنی زندگی کے آخری لمحے تک، پیغمبر اسلامؐ کی معاونت فرمائی، تاریخِ اسلام اپنی تاریخی نصوص کیساتھ ثابت کرتی ہے کہ وہ خالص ایمان کے مالک تھے، پیغمبر اسلامؐ جو شریعت کے امور لائے تھے تو اس رسالتِ الٰہیہ کیلئے آپ نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

آپ کی وصیت کے آخری الفاظ آج تک محفوظ ہیں، جس میں آپ نے اپنی ساری اولاد کو اکٹھا کر کے فرمایا تھا ''اے میری اولاد! جو کچھ تم نے حضرت محمدؐ سے سُنا

Presented by www.ziaraat.com

ہے، اگر اُس پر قائم رہو گے تو ہمیشہ خیر کیساتھ رہو گے، اُن کے ہر امر کی اتباع کرو گے، اُن کی نصرت کرو گے تو راہِ ہدایت پالو گے۔"

شعبی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے حضرت ابو بکر سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو طالب علیہ السلام کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنی زبان پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری فرمایا۔ [1]

مشہور روایات یہ ہیں کہ حضرت ابو طالبؑ نے وہ بات جو ابھی تک مخفی رکھی تھی وہ وقت وفات جاری فرما دی، وقتِ وفات ان کے بھائی حضرت عباس ان پر جھکے اور کان لگا کر سُنا تو وہ اپنی زبان سے توحید و رسالت کا اعلان فرما رہے تھے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کی وفات ہوئی تو رسولؐ خدا نے انہیں اپنی رضاؤں کا تحفہ دیا۔

ابن سعد نے اپنی کتاب طبقات میں یہ بات درج کی ہے کہ اُس نے عبید اللہ ابن رواج سے اُس نے حضرت علیؑ سے سُنا، آپؑ نے فرمایا "جب میں نے رسولؐ اللہ کو اپنے والد کی وفات کی خبر دی تو آپؐ نے فرمایا" جاؤ انہیں غسل دو، کفن دو اور دفن کرو، اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم فرمائے۔"

برزنجی نے اسنی المطالب کے ص ۳۵ پر درج کیا ہے کہ جس کے راوی ابو داؤد، ابن جارود اور ابن خزیمہ ہیں۔

حضرت پیغمبرؐ نے جناب ابو طالبؑ کے جنازے میں اس لئے شرکت نہیں کی، کیونکہ آپ کو قریش کے سُفہاء کا خوف تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت جنازہ کا حکم نازل ہی نہیں ہوا تھا۔

جناب ابو طالبؑ کے ایمان پر علماء امامیہ کا اجماع ہے اور ان میں کوئی اختلاف

---

[1] [illegible] ص ۲۵۹۔

Presented by www.ziaraat.com

نہیں، کیونکہ ان کے پاس قطعی السند دلائل موجود ہیں۔

حجۃ الاسلام الشیخ الامینی نے ایمانِ ابوطالبؑ پر خاص وعام طریقے سے چالیس احادیث جمع کی ہیں، ان کے علاوہ ہمارے پاس اس موضوع پر مؤلفین کی ایک بہت بڑی تعداد ہے، جنہوں نے اس موضوع پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں۔

کتاب الغدیر اٹھائیں اُس کی جلد ۷ کے ص ۳۳۰ تا ۴۰۹ اور جلد ۸ ص ۳ تا ۲۹ کو دیکھیں۔

امام نَسائی کی وفات

علامہ نسائی کی وفات کی تاریخ پر کسی کو کوئی اختلاف نہیں، آپ نے بروز منگل ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں وفات پائی، ہاں ان کے مقامِ وفات اور دفن میں اختلاف ہے۔ ان کی وفات کے بہت سے اسباب بیان ہوئے ہیں، سب سے بڑا مشہور سبب یہ ہے کہ جب آپ کو معلوم ہوا کہ شام میں مولائے متقیان امام علیؑ پر سب وشتم ہوتا ہے تو آپ شام گئے، وہاں دمشق کی جامع مسجد میں اپنی اس کتاب خصائص سے کچھ روایات بیان کیں، تو اس دوران کسی نے سوال کیا کہ امیرِ شام کے بارے میں گفتگو کریں، (واقعہ گذشتہ صفحات میں موجود ہے) شامی آپ پر پل پڑے، یہ واقعہ آپ کی وفات کا مشہور واقعہ ہے۔

مجیر الدین حنبلی نے کہا کہ امام محدث حافظ ابوعبدالرحمان بن شعیب نسائی رملہ میں دفن ہیں، وہ ۲۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳ صفر ۳۰۳ھ رملہ میں دفن ہوئے۔

سبکی نے بھی طبقات شافعیہ میں ان کی قبر کے بارے میں یہی لکھا ہے۔ ایک روایت ہے کہ وہ "عکا" میں دفن ہوئے۔ (واللہ اعلم)

آخر میں، مَیں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کارِ خیر میں میری

Presented by www.ziaraat.com

معاونت فرمائی۔ سب سے زیادہ میں آیۃ اللہ العظمیٰ السید الحکیم کا شکر گزار ہوں، جن کے مکتبہ سے مَیں نے یہ کتابیں حاصل کیں اور ان کے مسئولین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے قدم قدم پر میری حوصلہ افزائی کی۔

ابو علی

محمد ھادی الامینی

عفی اللہ عنہ و عن والدیہ

نجف اشرف عراق

Presented by www.ziaraat.com

صلاة أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

اخبرنا محمد بن المثنی (1) قال: أنبأنا عبدالرحمان أعنی ابن المهدی (2) قال: حدثنا شعیب (3) عن سلمة بن کهیل (4) قال: سمعت حبة العرنی (5) قال: سمعت علیاً کرم اللّٰه وجهه یقول أنا أول من صلی مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله۔ (6)

---

(1) ابوموسی محمد بن المثنی بن عبیدبن قیس بن دینار العنزی البصری توفی۲۵۲/ ۲۵۱/ ۲۵۰ الحافظ المعروف بالزمن، تهذیب التهذیب۹۔۴۲۵، رجال الصحیحین۲۔۴۵۱، خلاصة تهذیب الکال۲۹٤

(2) الحافظ عبدالرحمان بن مهدی بن حسان بن عبدالرحمٰن العنبری المتوفی ۱۹۸ الامام العلم تهذیب التهذیب ٦۔۲۷۹، تذکرة الحفاظ ۱۔۳۰۱، رجال الصحیحین ۱۔۲۸۸

(3) ابوصالح شعیب بن الحجاب الازدی المغولی البصری المتوفی۱۳۰/۱۳۱ رجال الصحیحین۱۔۲۱۰، خلاصة تهذیب الکال۱٤۱، تهذیب التهذیب٤۔۳۵۰

(4) (٤)ابویحیی سلمة بن کہیل بن حصین الحضری التنمی المتوفی ۱۲۳، تهذیب التهذیب ٤۔۱۵۵، رجال الصحیحین۱۔۱۹۰، خلاصة تهذیب الکمال۱۲٦، شذرات الذہب۱۔۱۵۹، اللباب۲۔۱۳۳

(5) ابوقدامة حبة بن جوین بن علی بن عبدنہم العرنی البجلی الکوفی مات۷٦ /۷۹۔ تهذیب التهذیب ۲۔۱۷٦، خلاصة تهذیب الکمال۱۔٦۱، الاشتقاق۸۔۵۱، الاصابة۱۔۳۷۲

(6) الغدیر۳۔۲۲۲وفیه اخرجه احمد والحافظ الهیثمی فی مجمع الزوائد وقال رجاله رجال الصحیح

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا محمدبن المثنی، قال: حدثنا عبدالرحمان قال بحدثنا شبة، عن عمروبن مرة 7 ، عن أبی عمرة 8 ، عن زید بن أرقم 9 قال: أول من صلی مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علی رضی اللّٰہ عنه۔ 10

امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام کی نماز

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے عبدالرحمٰن سے، یعنی ابن مہدی سے، اُس نے شعیب سے، اُس نے سلمٰی بن کہیل سے، اُس نے حبہ عرنی سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے حضرت علی علیہ السلام سے سُنا، انھوں نے فرمایا کہ ''مَیں وہ پہلا شخص ہوں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کیساتھ سب سے پہلے نماز پڑھی۔''

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے عبدالرحمٰن سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے ابومرہ سے، اُس نے زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ پہلے شخص ہیں جس نے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

7 عمرو بن مرة بن عبدالله بن طارق بن الحارث بن سلمة بن كعب بن وائل ابن جميل بن كنانة بن ناجية بن المرادي الأعمى المتوفى ١١٦، رجال الصحيحين ١٣٦٩٠، خلاصة تذهيب الكمال ٢٤٩، شذرات الذهب ١٥٢١.

8 تهذيب التهذيب ١٢:١٨٦.

9 ابوعامر زيد بن ارقم بن زيد بن قيس بن النعمان الأنصاری المتوفی ٦٦ تهذيب التهذيب ٣٩٤٣، رجال الصحيحين ١٤٣١، الاشتقاق ٤٥٣، الاصابة ١٥٦١.

10 الغدير ٣٢٢٥، مجمع الروائد ٩٢٠٣، الاستيعاب ٢٤٥٩٢، نظم درر السمطين ص ٨١.

Presented by www.ziaraat.com

اختلاف الفاظ الناقلین

اخبرنا محمد بن المثنى قال: أخبرنا محمد بن جعفر 1 عن غندر 2 قال: حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن أبى حمزة 3 عن زيد بن أرقم قال أول من اسلم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابن أبى طالب رضى الله عنه۔ 4

اخبرنا عبدالله بن سعيد 5 قال: حدثنا ابن ادريس 6 قال: سمعت أبا حمزة مولى الأنصار قال: سمعت زيد بن أرقم يقول: أول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على بن أبى طالب رضى الله عنه

---

1 ابوعبدالله محمد بن جعفر الهذلى المعروف بغندر صاحب الكرابيس المتوفى ۱۹۳، تهذيب التهذيب ۹: ۹۶، خلاصة تهذيب الكمال: ۲۷۲، شذرات الذهب ۱: ۳۳۳، الجرح والتعديل ۳ ق ۲: ۲۲۱

2 الصحيح على ما اعتقدان تكون الجملة هكذا المعروف بغندر كماستانى احاديث اخرى مروية عنه

3 تهذيب التهذيب ۱۲: ۷۸

4 الغدير ۳: ۲۲۵

5 ابوسعيد عبدالله بن سعيد بن حصين الكندى الكوفى المتوفى ۲۵۷. تهذيب التهذيب ۵: ۲۳۶، رجال الصحيحين ۱: ۲۵۰، تقريب التهذيب ۱: ۲۰

6 ابومحمد عبدالله بن ادريس بن يزيد بن عبدالرحمان الاودى الكوفى مات ۱۹۲، تهذيب التهذيب ۵: ۱۴۴، رجال الصحيحين ۱: ۲۴۶، تذكرة الحفاظ ۱: ۲۵۹

Presented by www.ziaraat.com

1 وقد قال فی موضع آخر :أسلم علی رضی اللّٰہ عنہ۔

اخبرنا محمد بن عبید بن محمد الکوفی 2 قال: حدثنا سعید بن خثیم 3 ،عن أسدبن وداعة 4 ، عن ابی یحییٰ بن عفیف 5 عن أبیه، عن جده عفیف، قال: جئت فی الجاهلیة الی مکّه وأنا ارید ان ابتاع لأهلی من ثیابها وعطرها، فأتیت العباس بن عبدالمطلب وکان رجلا تاجراً فأنا عنده جالس حیث انظر الی الکعبة، وقد حلقت الشمس فی السماء، فارتفعت وذهبت اذ جاء شاب فری ببصره الی السماء ثم قام مستقبل القبلة، ثم لم ألبث الا یسیراً حتی جاء غلام فقام علی عینه، ثم لم ألبت الا یسیراً حتی جائت امرأة فقامت خلفهما، فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأة، فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة، فسجد الشاب فسجد الغلام والمرٔة،فقلت:: یاعباس أمرعظیم، قال العباس: أمر عظیم أتدری من هذا الشاب؟ قلت: لا، قال: هذا محمد بن عبداللّٰہ ابن اخی، أتدری من هذا الغلام؟ هذا علی ابن

1 الغدیر۳۰۳:۲۲۵ عن عدة طرق رجالها ثقات، نظم دررالسمطین ص۸۱۔

2 ابوجعفر محمد بن عبید بن محمد بن واقد المحساربی الکندی الکوفی المتوفی۲۴۵، تهذیب التهذیب۳۳۲:۹، خلاصة تهذیب الکمال:۲۸۹۔

3 ابومعمرسعید بن خثیم بن رشد الهلالی الکوفی مات۱۸۰، تهذیب التهذیب۲۲:٤، خلاصة تهذیب الکمال:۱۱٦، میزان الاعتدال۳۷۸:۱۔

4 اسد بن عبداللّٰہ بن یزید بن کرز بن عامر البجلی المتوفی ۱۲۰ کان أمیراً علی خراسان جواداً ممدحاً، تهذیب التهذیب۲۵۹:۱، خلاصة تهذیب الکمال:۲٦، الاشتقاق:۵۱۸۔

5 الصحیح یحییٰ بن عفیف الکندی ابن عم الأشعث بن قیس واخوه لامه، تهذیب التهذیب۲۳٦:۷ وج۲۵۸:۱۱، خلاصة تهذیب الکمال:۳٦٦، تقریب التهذیب:۲٦٦۔

Presented by www.ziaraat.com

اخی، أتدری من هذه المرأة؟ هذه خدیجة بنت خویلد زوجته، ان ابن اخی هذا اخبرنی ان ربه رب السماء والأرض أمره بهذا الدین الذی هوعلیه، ولا والله ما علی الأرض کلها احد علی هذا الدین غیر هؤلاء الثلاثة۔ (1)

احدثنااحمد بن سلیمان الرهاوی (2) قال:حدثناعبدالله بن موسی (3) قال:حدثنا العلاء بن صالح (4) عن المنهال (5) عن عمرو ابن عباد بن عبدالله (6) قال: قال علی رضی الله عنه: أنا عبدالله وأخو رسول الله وأنا الصدیق الأکبر، لایقولها بعدی الا کاذب آمنت قبل الناس سبع سنین (7)۔

---

(1) تاریخ الطبری۲۱۰:۲، الریاض النضرة۱۵۸:۲، الاستیعاب۴۵۹:۲، عیون الأثر۹۳:۱، الکامل لابن الأثیر۲۲:۲، السیرة الحلبیة۲۸۸:۱، الاصابة۴۸۷:۲، الغدیر۲۲۶:۳، المناقب للخوارزمی۲۰۰۔۱

(2) الحافظ ابوالحسین احمد بن سلیمان بن عبدالملک بن أبی شیبة الجزری الرهاوی المتوفی ۲۶۱، تهذیب التهذیب۳۳:۱، تذکرة الحفاظ۱۲۵:۲، شذرات الذهب۱۴۱:۲، الجرح والتعدیل ق۱/۱/۵۲۰۔

(3) ابومحمد عبدالله بن موسی بن شیبة الأنصاری، تهذیب التهذیب۴۵:۶، خلاصة تهذیب الکمال:۱۸۳۔

(4) العلاء بن صالح التیمی ویقال الأسدی الکوفی، وفی روایة سماه: علی ابن صالح ... تهذیب التهذیب۱۸۴:۸، الجرح والتعدیل ق۱ج۳۵۶:۳۔

(5) المنهال بن عمروالأسدی الکوفی ... تهذیب التهذیب۳۱۹:۱۰، خلاصة تهذیب الکمال:۳۳۲۔

(6) ابواسحاق عمروبن عبدالله بن عبیدالمتوفی ۱۲۶وهوابن۹۶، من اصحاب علی بن ابی طالب-ع-تهذیب التهذیب۶۳:۸، جامع الرواة۶۲۴:۱۔

(7) الغدیر۲۲۱:۳۔

Presented by www.ziaraat.com

ناقلین کے الفاظ کا اختلاف

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے محمد بن جعفر سے، اُس نے غندر سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے ابوحمزہ سے، اُس نے زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ سب سے پہلے جو رسول اللہ ﷺ کیساتھ اسلام لائے وہ حضرت علی علیہ السلام تھے۔

حدیث

ہم نے عبداللہ بن سعید سے، اُس نے ابن ادریس سے، اُس نے ابوحمزہ مولیٰ انصار سے، اُس نے حجرت زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ سب سے پہلے جس نے رسول ﷺ کیساتھ نماز پڑھی وہ حضرت علیؑ ہیں۔ اُس نے ایک دوسرے مقام پر لفظ "اَسْلَمَ" کا استعمال یعنی حضرت علی علیہ السلام سب سے پہلے اسلام لائے۔

حدیث

ہم نے محمد بن عبید بن محمد کوفی سے، اُس نے سعید بن خثیم سے، اُس نے اسد بن وداعہ سے، اُس نے ابویحییٰ بن عفیف سے، اُس نے اپنے دادا عفیف سے، اُس نے کہا کہ زمانۂ جاہلیت میں مَیں ایک دفعہ اپنے گھر والوں کیلئے کپڑے اور عطر خریدنے کیلئے مکہ آیا، مَیں حضرت عباس بن عبدالمطلب کے پاس آیا، کیونکہ وہ تاجر تھے، مَیں ان کے پاس ایک ایسے مقام پر بیٹھا تھا کہ جہاں سے کعبہ بالکل سامنے تھا، اُس وقت سورج کے اردگرد ہالہ پڑا

Presented by www.ziaraat.com

ہوا تھا، پس وہ بلند ہوا اور آخر ختم ہو گیا۔

مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک ایک نوجوان آیا، آسمان کیطرف نگاہ کی پھر کعبہ کی طرف اپنا رُخ کر کے کھڑا ہو گیا، تھوڑی دیر بعد ایک لڑکا آیا اور اُس نوجوان کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا، پھر تھوڑی دیر بعد ایک خاتون آئی اور وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ جب نوجوان نے رکوع کیا تو اُس لڑکے اور عورت نے رکوع کیا، نوجوان نے رکوع سے سَر اُٹھایا تو انھوں نے بھی اپنے سر اُٹھائے، پھر اس نوجوان نے سجدہ کیا تو ان دونوں نے بھی سجدہ کیا۔

تو اُس وقت مَیں نے کہا اے عباس! یہ تو کوئی امرِ عظیم معلوم ہوتا ہے؟ جناب عباس نے کہا جی ہاں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ نوجوان کون ہے؟ مَیں نے جواب دیا نہیں۔ کہنے لگے یہ محمدؐ ابن عبداللہ، میرا بھتیجا ہے، کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ لڑکا کون ہے؟ یہ بھی میرا بھتیجا ہے اس کا نام علیؑ ہے۔ کیا جانتے ہو کہ وہ خاتون کون ہے؟ میں نے کہا نہیں، کہا یہ خدیجہ بنت خویلد ہے جو اس نوجوان کی زوجہ ہے، میرے اس بھتیجے نے بتایا ہے کہ اس کا ربّ زمین و آسمان کا ربّ ہے اور وہ جس دین کا پیروکار ہے اُس کے ربّ نے اُسے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، قسم بخدا روئے زمین پر ان تینوں کے سوا کوئی اس دین کا پیروکار نہیں ہے۔

حدیث

ہمیں احمد بن سلیمان رھاوی نے، اُس نے عبداللہ بن موسیٰ سے، اُس نے علاء بن صالح سے، اُس نے منہال سے، اُس نے عمر بن عباد بن عبداللہ سے، اُس نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا مَیں اللہ کا بندہ ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں ہی صدیقِ اکبر ہوں، میرے بعد جو بھی اس لقب کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہو گا، مَیں تمام لوگوں سے سات سال پہلے اسلام لایا ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

عبادته

(أخبرنا) علی بن نزار الکوفی [1] قاله: اخبرنا ابن فضل [2] قال: اخبرنا الاصلح [3] عن عبداللّٰه ابن ابی الهذیل [4] عن علی رضی اللّٰه عنه قال: ماعرف احداً من هذه الامة عبداللّٰه بعد نبیا غیری عبدت اللّٰه قبل ان یعده احد من هذه الامة تسع سنین [5]۔

عبادت

حدیث

ہم نے علی بن زار کوفی سے، اُس نے ابن فضل سے، اُس سے اصلح سے، اُس نے عبداللہ بن ابی ھذیل سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، آپؑ نے فرمایا: مَیں اس اُمت کے کسی ایک فرد کو بھی نہیں جانتا کہ جس نے رسول ﷺ کے بعد میرے علاوہ اللہ تعالیٰ کی بندگی وعبادت کی ہو۔ مَیں نے اس اُمت کے ہر فرد کی عبادت سے نو سال پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

---

[1] علی بن نزار بن حیان الاسدی الکوفی ـ تهذیب التهذیب۷:۳۸۹۔

[2] محمد بن فضیل بن غزوان بن جریر الضی المتوفی ۱۹۵ ـ تهذیب التهذیب۹:۴۰۵، تقریب التهذیب:۳۳۵، الجرح والتعدیل ج۴ق۱:۵۷۔

[3] لم اهتدالی اسمه فی کتب الرجال۔

[4] ابوالمغیرة عبدالله بن ابی الهذیل الغنزی الکوفی توفی فی ولایة خالد القسری تهذیب التهذیب۶:۶۲، خلاصة تهذیب الکمال۱۸۴، تقریب التهذیب:۲۱۹۔

[5] الغدیر۳:۲۲۲ نقلا عن الخصائص

Presented by www.ziaraat.com

منزلة علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اخبرنا هلال بن بشير البصری (1) قال: حدثنا محمد بن خالد (2) قال: حدثنی موسی بن یعقوب (3) قال: حدثنا مهاجر بن سمار بن سلمة (4) عن عائشة بنت سعد (5) قالت: سمعت أبي يقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الجحفة فأخذ بیدعلی، فخطب فحمد الله وأثنی علیه، ثم قال: أیهاالناس انی ولیکم، قالوا: صدقت یارسول الله، ثم اخذ بیدعلی فرفعها فقال: هذا ولي یویؤدی عنی دینی، وأنا موالی من والاه ومعادی من عاداه۔ (6)

---

(1) (۱)ابوالحسن هلال بن بشیر بن محبوب بن هلال بن ذکوان المزنی المتوفی۲٤٦۔ تهذیب التهذیب۱۱:۷٥۔

(2) (۲)ابوالحسین محمد بن خالد الکلاعی الحمصی ۔۔ تهذیب التهذیب۹:۱٤٠، تقریب التهذیب۲:۱٥۷، الجرح والتعدیل۳ق۲:۲٤۳۔

(3) (۳)ابومحمد موسی بن یعقوب بن عبدالله بن وهب الأسدی الزمعی، مات فی آخر خلافة ابی جعفر المنصور تهذیب التهذیب۱۰:۳۷۸، تقریب التهذیب۲:۲۸۹، میزان الاعتدال٤:۲۲۷۔

(4) (٤)الصحیح مهاجر بن مسمار الزهری مولی سعد المتوفی ۱۰٥۔ تهذیب التهذیب۱۰:۳۲٤، تقریب التهذیب۲:۲۷۸، الجرح والتعدیل٤ق۱:۲٦۱۔

(5) (٥)عائشة بنت سعد بن ابی وقاص توفیت۱۱۲، روت عن ابیها وعدة من ازواج النبی(ص) اعلام النساء۳:۱۳٥۔

(6) (٦)الغدیر۱:۳۸۔

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا قتیبة بن سعید البلخی (1)، وهشام بن عمار الدمشقی (2) قالا: حدثنا حاتم (3) عن بکیر بن مسمار (4) عن عامر بن سعد بن ابی وقاص (5) قال: أمر معاویة سعداً فقال: مایمنعك ان تسب أباتراب؟ فقال أنا ذكرت ثلاثاً قالهن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فلن أسبه لئن یكون لی واحدة منها احب الی من حمر النعم، سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول له وخلفه فی بعض مغازیه، فقال له علی: یارسول اللّٰہ أتخلفنی مع النساء والصبیان؟ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: أما ترضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی۔ وسمعته یقول یوم خیبر: لأعطین الرایة غداً رجلاً یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله فتطاولنا الیها، فقال: ادعوا الی علیاً، فأتی به أرمد، فبصق فی عینیه ودفع الرأیة الیه۔ ولما نزلت: ((انما یرید اللّٰہ لیذهب عنكم الرجس اهل البیت ویطهركم تطهیراً)) (6) دعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علیاً وفاطمة وحسناً

---

(1) فی المعاجم ان اسمه علی بن سعید بن جمیل بن طریف بن عبدالله الثقفی المتوفی ۲٤۰، ۲٤۱ تهذیب التهذیب۸۰۳٦۰، تقریب التهذیب۲۰۲۲۱۔

(2) ابوالولید هشام بن عمار بن نصیر بن میسرة بن ابان السلیمی المتوفی۲٤۵ تهذیب التهذیب۱۱۰۵۱، الجرح والتعدیل٤ق۲۰٦٦، میزان الاعتدال٤۰۲۰۳، تقریب التهذیب۲۰۰۲۳

(3) ابواسماعیل حاتم بن اسماعیل المدنی المتوفی۱۸٦ تهذیب التهذیب۲۰۱۲۸، میزان الاعتدال۱۰۲۸٤، تقریب التهذیب۱۰۱۳۷۔

(4) ابومحمد بکیر بن مسمار الزهری المتوفی۱۵۳ تقریب التهذیب ۱۰۱۰۸، الجرح والتعدیل۱ق۱۰۳۰٤، میزان الاعتدال۱۰۰۳۵۔

(5) توفی۱۰٤ تهذیب التهذیب۵۰٦٤، تقریب التهذیب۱۰۳۸۷

(6) سورة الأحزاب۳۳۔

وحسیناً فقال: اللهم هؤلاء اهل بیتی. 1

اخبرنا حرمی بن یونس بن محمد الطرسوسی 2 قال: أخبرنا ابوغسان 3 قال: أخبرنا عبدالسلام 4 عن موسی الصغیر 5 عن عبدالرحمان بن سابط 6 عن سعد قال: کنت جالساً فتنقصوا علی بن ابی طالب رضی الله عنه فقلت: لقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی علی خصال ثلاث لئن یکون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم، سمعته یقول: انه منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لانبی بعدی،

---

1 (١٣) الغدیر ١:٣٨، بألفاظ مختلفة واسانید رجالها ثقات کمافی سنن ابن ماجه ١:٣٠، المستدرک ٣:١١٦، حلیة الأولیاء ٤:٣٥٦، کفایة الطالب ١٦

2 (١٤) اسمه الصحیح: ابراہیم بن یونس بن محمد البغدادی نزیل مارسوس ویلقب بحرمی تهذیب التهذیب ١:١٧٥، تقریب التهذیب ١:٤٧، الجرح والتعدیل ١ ق ١:١٤٦

3 (١٥) ابوغسان یوسف بن موسی التستری الیشکری نزیل الری تهذیب التهذیب ١١:٤٢٥، تقریب التهذیب ٢:٣٨٣، خلاصة تهذیب الکمال ٣٨٧

4 (١٦) الحافظ ابوبکر عبدالسلام بن حرب بن سلم النهدی المسلائی الکوفی البصری المتوفی ١٨٧ تهذیب التهذیب ٦:٣١٦، تذکرة الحفاظ ١:٢٢١، میزان الاعتدال ٢:٦١٤، تقریب التهذیب ١:٥٠٥

5 ابو عیسی موسی بن مسلم الخرامی الطحان المعروف بموسی الصغیر تهذیب التهذیب ١٠:٣٧٢، تقریب ٢:٢٨٨، میزان الاعتدال ٤:٢٧١، میزان الاعتدال ٢:٦١١، تقریب التهذیب ١:٥٠٥

6 (١٨) عبدالرحمان بن عبدالله بن عبدالرحمان بن سابط بن ابی حمیضة بن عمرو ابن اهیب الجمحی المکی تهذیب التهذیب ٦:١٨٠، الجرح والتعدیل ٢:٢٤٠ اسد الغایة ٣:٢٩٥، تقریب التهذیب ١:٤٨٠

Presented by www.ziaraat.com

وسمعته يقول: لأعطين الراية غلاًرجلاً يحب اللّٰه ورسوله ويحبه اللّٰه ورسوله۔ وسمعته يقول: من كنت مولاه فعلى مولاه۔ (1)

اخبرنا زكريا بن يحيى السجستانى (2) قال: اخبرنا نصر بن على (3) قال: حدثنا عبداللّٰه بن داود (4) عن عبدالواحد بن أيمن (5) عن ابيه، أن سعداً قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: لأدفعن الراية الى رجل يحب اللّٰه ورسوله ويحبه اللّٰه ورسوله ويفتح اللّٰه بيده۔ فاستشرف لها اصحابه فدفعها الى على۔ (6)

اخبرنا زكريا بن يحيى، قال حدثنا الحسن بن حماد (7)، قال:

---

(1) (١٩)الغدير١:٣٨، ٤١، عن البداية والنهاية٧:٣٤٠، المناقب للخوارزمى ١٩وفيه:عن عمربن الخطاب۔

(2) الحافظ ابوعبدالرحمان زكريا بن يحيى بن اياس بن سلمة السجزى المتوفى٢٨٩، تهذيب التهذيب٣:٣٣٤، تذكرة الحفاظ٢:٦٥٠، تاريخ ابن عساكر٥:٣٧٧، خلاصة تهذيب الكمال٤:١٠١، شذرات الذهب٢:١٩٦۔

(3) الحافظ ابوعمرونصر بن على بن صهبان الازدى الجهضمى البصرى المتوفى٢٥٠ تهذيب التهذيب١٠:٤٣٠، تقريب التهذيب٢:٣٠٠، تذكرة الحفاظ٢:٥١٩، الجرح والتعديل٤ ق١:٤٧١ تاريخ بغداد١٣:٢٨٧۔

(4) الحافظ ابوعبدالرحمان عبدالله بن داود بن عامر بن الربيع الهمدانى مات ٢١٣۔ تهذيب التهذيب٥:٢٠٠، تذكرة الحافظ١:٣٣٧، خلاصة تهذيب الكمال:١٦٦، شذرات الذهب٢:٢٩۔

(5) عبدالواحد بن أيمن المخزومى، تهذيب التهذيب٦:٤٣٣، تقريب التهذيب١:٥٢٥، الجرح والتعديل٣ق١:١٩۔

(6) الغدير١:٣٨بأسانيد مختلفة۔

(7) ابوعلى الحسن حماد الضبى الوراق الكوفى الصيرفى المتوفى٢٣٨ تهذيب التهذيب٢:٢٧٢، تقريب التهذيب١:١٦٥، خلاصة تهذيب الكمال:٦٦، الجرح والتعديل١ق٢:٩۔

Presented by www.ziaraat.com

أخبرنا مسهر بن عبدالمللك (1)، عن عيسى بن عمر (2)، عن السدی (3) عن أنس بن مالك (4)، ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم كان عنده طائر فقال: اللهم ائتی بأحب خلقك اليك يأكل معی من هذا الطير۔ فجاء ابوبكرفرده، ثم جاء عمرفرده، ثم جاء علی وأذن له۔ (5)

اخبرنا احمد بن سليمان الرهاوی، (6) حدثنا عبداللّٰه (7) اخبرنا ابن ابی ليلی (8)، عن الحكم بن منهال، (9) عن عبدالرحمان

---

(1) ابومحمد مسهر بن عبدالملك بن سلع الهمدانی، تهذيب التهذيب ۱۰: ۴۹، ميزان الاعتدال ۴: ۱۱۳، تقريب التهذيب ۲: ۲۴۹، الجرح والتعديل ۴ ق ۱: ۴۰۱۔

(2) ابوعمرعيسى بن عمر الأسدی الهمدانی الكوفی القاریء الأعمی صاحب الحروف مات ۱۵۶، تهذيب التهذيب ۷: ۲۲۲، شذرات الذهب ۱: ۲۴۲، بغية الوعاة ۲: ۲۳۷، تقريب التهذيب ۲: ۱۰۰۔

(3) اسماعيل بن عبدالرحمان بن ابی كريمة ابومحمد السدی القرشی مات ۱۲۷۔ تهذيب التهذيب ۱: ۳۱۳، شذرات الذهب ۱: ۱۷۴۔

(4) ابوحمزة مات ۹۲۔۹۳ التهذيب ۱: ۳۷۶، شذرات الذهب ۱: ۱۰۰، الاشتقاق: ۳۴۳، الجرح والتعديل ۱ ق ۱: ۲۸۶، اسدالغابة ۱: ۱۲۷۔

(5) كفاية الطالب: ۵۶، الغدير ۳: ۲۱۸۔

(6) الحافظ ابوالحسن احمد بن سليمان بن عبدالملك بن ابی شيبة الجزری الرهاوی مات ۲۶۱۔ تذكرة الحفاظ ۲: ۵۵۹، تهذيب التهذيب ۱: ۳۳، الجرح والنعديل ۱ ق ۱: ۵۲، شذرات الذهب ۲: ۱۴۱۔

(7) ابومحمد عبداللّٰه بن عيسى بن عبدالرحمان بن أبی ليلی الانصاری الكوفی المتوفی ۱۳۵، تهذيب التهذيب ۵: ۳۵۲، خلاصة تهذيب الكمال: ۱۷۷۔

(8) ابوعبدالرحمان محمدبن عبدالرحمان بن ابی ليلی الانصاری الفقيه قاضی الكوفة ۱۴۸، تهذيب التهذيب ۹: ۳۰۱، خلاصة تهذيب الكمال: ۲۷۸، تقريب التهذيب ۱: ۴۳۹، شذرات ۱: ۲۲۴۔

(9) الصحيح المنهال بن عمروالأسدی كافی تهذيب التهذيب ۱۰: ۳۱۹، وقدمرت الاشارة اليه ص ۴۷۔

Presented by www.ziaraat.com

ابن ابی لیلی، عن ابیه [1] قال لعلی و کان یسیر معه: ان الناس قد انکروا منك شیئاً تخرج فی البرد فی الملاء تین، وتخرج فی الحر فی الخشن والثوب الغلیظ۔ فقال: ألم تکن معنا بخیبر؟ قال: بلی۔ قال: بعث رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ابابکر وعقدله لواء فرجع، وبعث عمر وعقد له لواء فرجع، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: لأعطین الرایة رجلاً یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله لیس بفرار۔ فأرسل الی وأنا أرمد فتفل فی عینی فقال: اللهم اکفه أذی الحر والبرد۔ قال: ماوجدت حراً بعد ذلك ولابرداً۔ [2]

اخبرنا محمد بن علی بن هبة الواقدی، [3] قال: أخبرنا معاذ بن خالد، [4] قال: اخبرنا الحسین بن واقد، [5] عن عبداللّٰہ بن بریدة [6]

---

[1] ابوعیسی عبدالرحمان بن ابی لیلی مات۸۳، وفی اسم ابیه اختلاف تهذیب التهذیب۶:۲۶۰، شذرات الذهب۱:۹۲، میزان الاعتدال۲:۵۸۴، الجرح والتعدیل۲ق۲:۳۰۱، اسد الغابة۵:۲۳۱۔

[2] حلیة الأولیاء۴:۳۵۶، المستدرک۳:۳۷، الغدیر۱:۳۸، تذکرة الخواص ۲۵

[3] لیس فی کتب الرجال من یعرف بهذا الاسم، والذی یروی عن معاذ هو محمد بن علی بن حرب کافی التهذیب۱۰:۱۸۹ ولعله تصحیف وفیه سقط

[4] ابوبکر معاذ بن خالد بن شفیق بن دینار بن مشعب المبدی مات قبل المائتین تهذیب التهذیب ۱۰:۱۸۹، الجرح والتعدیل۴ق۱:۲۵۰

[5] ابوعبداللّٰہ الحسین بن واقد المروزی قاضی مروالمتوفی ۱۵۹، تهذیب التهذیب۲:۳۷۳، اخبار القضاة ۲:۳۰۸، ۴۲۶۔

[6] ابوسهل عبداللّٰہ بن بریدة بن الحصیب الاسلمی المروزی قاضی مرو مات۱۱۰ تهذیب التهذیب۵:۱۵۷، اخبار القضاة۱:۱۴، ۱۵، ۱۶، میزان الاعتدال۲:۳۹۶۔

Presented by www.ziaraat.com

قال: سمعت ابی بريدة (1) يقول: حاصرنا خيبر فأخذ الراية ابوبكر ولم يفتح له، فأخذه من الغد عمر فانصرف ولم يفتح له، وأصاب الناس شدة وجهد، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اني دافع لوائي غداً الى رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله لا يرجع حتى يفتح له. وبتنا طيبة أنفسنا ان الفتح غداً، فلما أصبح رسول الله ﷺ صلى الغداة، ثم جاء قائماً ورمى اللواء والناس على أقصافهم، في منا انسان له منزلة عندالرسول صلى الله عليه وسلم الا وهو يرجو أن يكون صاحب اللواء، دعا علي بن أبي طالب رضي الله عنه وهو أرمد فتفل ومسح في عينيه، فدفع اليه اللواء وفتح عليه.

قالوا: أخبرنا ممن تطاول بها. (2)

اخبرنا محمد بن بشار بن دار البصرى (3)، اخبرنا محمد بن جعفر، (4) قال: حدثنا عوف، (5) عن ميمون، (6) عن أبي عبدالله عبدالسلم (7):

---

(1) ابوعبدالله بريدة بن الحصيب بن عبدالله بن الحارث شهد خيبر وفتح مكة توفى ٦٣ تهذيب التهذيب ١ ٤٣٢، اسد الغاية ١ ١٧٥، تجريد اسما، الصحابة ١ ٥٠

(2) الغدير ١ ٢٠٠، بأسانيد مختلفة رجالها ثقات

(3) الصحيح الحافظ ابوبكر محمد بن بشار بن عثمان بن داود بن كيسان العبدى البصرى بندار المتوفى ٢٥٢ تهذيب التهذيب ٩ ٧٢، تذكرة الحفاظ ٢ ٥١١، شذرات الذهب ٢ ١٢٦، ميزان الاعتدال ٣ ٤٩، الجرح والتعديل ٣ ق ٢ ٢١٤

(4) (٤٤) مرت الاشارة الى ترجمته ص ٤٥

(5) ابوسهل عوف بن ابى جفيلة العبدى الهجرى مات ١٤٧، تهذيب التهذيب ٨ ١٦٧، شذرات الذهب ١ ٢١٧، ميزان الاعتدال ٣ ٣٠٥، الجرح والتعديل ٣ ق ٢ ١٥

(6) ابوعبدالله ميمون البصرى الكندى القرشى تهذيب التهذيب ١٠ ٣٩٣، خلاصة تهذيب الكمال ٣٣٨

(7) ابوطالوت عبدالسلام بن ابى حازم شداد العبدى القيسى - تهذيب التهذيب ٦ ٣١٦، تقريب التهذيب ١ ٥٠٥، الجرح والتعديل ٣ ق ١ ٤٥

Presented by www.ziaraat.com

ان عبدالله بن بريدة حدثه عن بريدة الأسلمی، قال: لما كان يوم خيبر نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم بحصن أهل خيبر، أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم اللواء عمر، فنهض فيه من نهض من الناس فلقوا أهل خيبر، فانكشف عمر واصحابه فرجعوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لأعطين اللواء رجلاً يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله۔ فلما كان من الغد تصادر ابوبكر وعمر، فدعا علياً وهو أرمد فتفل فی عينيه ونهض معه من الناس من نهض فلقى اهل خيبر، فاذا مرحب يرتجز:

قد علمت خيبر انی مرحب شاكی السلاح بطل مجرب

اذا الليوث أقبلت تلهب أطعن احياناً وحيناً أضرب (1)

فاختلف هو وعلی ضربتين فضربه على هامته، حتى مضى السيف منها منتهى رأسه، وسمع اهل السكر صوت ضربته، فما تتام آخر الناس مع علی حتى فتح لأولهم۔ (2)

اخبرنا قتيبة بن سعيد، (3) قال حدثنا يعقوب بن عبدالرحمان

---

(1) فی نسخة: اذا الحروب اقبلت تلهب، وفی المناقب الخوارزمی:۱۰۳ مع حذف الشطر الثانی من البيت الثانی، وفيه ان الامام أجابه:

أنا الذی سمتنی امی حيدرة ❁ ضرغام آجام وليست قسورة

اكيلكم بالسيف كيل السندرة

(2) المستدرك ۳:۳۹، كفاية الطالب: ۳۷، تذكرة الخواص:۲۶۔

(3) الحافظ قتيبة بن سعيد بن جميل بن طريف بن عبدالله الثقفی المتوفى ۲٤۰۔ تهذيب التهذيب۸:۳۵۹، شذرات الذهب۲:۹٤، تاريخ بغداد۱۲:٤٦٤

Presented by www.ziaraat.com

الزهری، [1] عن ابی حازم، [2] قال: اخبرنی سهیل بن سعد [3] أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال یوم خیبر: لأعطین هذه الرایة غداً رجلاً یفتح اللّٰہ علیه یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله۔ فلما اصبح الناس غدو علی رسول اللّٰہ علیه وسلم کلهم یرجو ان یعطی، فقال: أین علی بن أبی طالب: فقالوا: علی یارسول اللّٰہ یشتیکی عینیه، قال! فارسلواالله: فاتی به ،فیصق رسول الله صلی علیه وسلم فی عینیه ودعا له، فبرأ حتی کأن لم یکن به وجع فأعطاه الرایة، فقال علی: یارسول اللّٰہ أقاتلهم حتی یکونو مثلنا، فقال: انفذ علی رسلك حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام، واخبرهم بما یجب علیهم من اللّٰہ، فواللّٰہ لئن یهدی اللّٰہ بك رجلاً واحداً خیر من أن یکون لك حمر النعم۔ [4]

---

[1] یعقوب بن عبدالرحمان بن محمد بن عبداللّٰہ بن عبدالقاری المدنی۔ تهذیب التهذیب ۱۱: ۳۹۱، الجرح والتعدیل ٤ ق ۲، رجال الصحیحین ۲: ٥۸۸۔

[2] ابوحازم سلمة بن دینار الاعرج الافزرالتمار المدنی القاص مات ۱٤٤۔ تهذیبالتهذیب ٤: ۱٤۳، رجال الصحیحین ۱: ۱۹۱۔

[3] أبوالعباس سهل بن سعد بن مالك بن خالد الساعدی الخزرجی الانصاری مات سنة ۹۱۔ تهذیب التهذیب ٤: ۲٥۲، تقریب التهذیب ۱: ۳۳٦، خلاصة تهذیب الکمال ۱۳۳، رجال الصحیحین ۱: ۱۸٦۔

[4] کفایة الطالب ۳۷-۳۸، المستدرك ۳: ۳۹، الغدیر ۱: ٤٥، حلیة الأولیا ۱: ٦۲، المناقب للخوارزمی: ۱۰٥۔

Presented by www.ziaraat.com

نگاہِ پروردگار میں منزلت امیر کائنات علیہ السلام

حدیث

ہم نے ھلال بن بشیر بصری سے، اُس نے محمد بن خالد سے، اُس نے موسیٰ بن یعقوب سے، اُس نے مہاجر بن سمار بن سلمہ سے، اُس نے عائشہ بنت سعد سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا "جحفہ کے روز رسول اللہ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد خطبہ دیا" اے لوگو! میں تمہارا ولی ہوں تو حاضرین نے کہا یا رسول اللہ آپ سچ فرما رہے ہیں، پھر آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور فرمایا "یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے میرا قرض ادا کرے گا، جو اس کو دوست رکھے گا میں اُس کو دوست رکھوں گا جو اس سے دشمنی کرے گا میں اس کا دشمن ہوں گا۔

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید بلخی سے اور ھشام بن عمار دمشقی سے، انہوں نے حاتم سے، اُس نے بکیر بن مسمار سے، اُس نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، اُس نے کہا معاویہ نے سعد سے کہا کہ ابوتراب کو گالیاں دینے سے تجھے کونسی بات مانع ہے؟ حضرت سعد نے جواب دیا کہ مجھے رسول اللہ کی تین باتیں یاد ہیں کہ جن کی بنا پر میں انہیں ہرگز گالیاں نہیں دوں گا، اگر ان میں سے ایک بھی بات مجھ میں پائی جائے تو وہ مجھے سُرخ اونٹوں سے، زیادہ پسند ہے۔ میں نے حضرت علیؑ کے بارے میں رسولؐ اللہ سے سُنا کہ کسی غزوہ میں میں آپؐ

Presented by www.ziaraat.com

نے حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں چھوڑا تو حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ مجھے عورتوں اور بچّوں میں پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے علی کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

جنگ خیبر کے موقع پر مَیں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کل مَیں اُس مرد کو علم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت رکھتے ہیں، پس ہم سب اپنی اپنی گردنیں بلند کر کے علم کی طرف دیکھتے تھے، آپؐ نے فرمایا علیؑ کو میرے پاس بلاؤ، جب آپ تشریف لائے تو آپ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں، آپؐ نے حضرت علیؑ کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور علم بھی انھیں عطا فرمایا۔

جب آیت تطہیر "**انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا**" نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمۃ زہراؑ، حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو بلایا اور فرمایا: "اے میرے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔"

حدیث

ہم نے حرمی بن یونس بن محمد طرطوسی سے، اُس نے ابوغسان سے، اُس نے عبدالسلام سے، اُس نے موسیٰ صغیر سے، اُس نے عبدالرحمان بن سابط سے، اُس نے سعد سے، انہوں نے کہا کہ مَیں بیٹھا ہوا تھا کہ اس مجلس میں لوگ حضرت علیؑ کے عیب بیان کرنے لگے، تو مَیں نے اُن سے کہا (تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟) حالانکہ مَیں نے حضرت رسول خداؐ سے حضرت علیؑ کے تین فضائل اپنے کانوں سے سُنے ہیں، اگر ان میں سے کوئی ایک فضیلت مجھے حاصل ہو جائے تو وہ مجھے سُرخ اونٹوں سے زیادہ بھلی لگتی۔

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ فرما رہے تھے کہ علیؑ کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرے بعد نبی نہیں۔

آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ کل مَیں علم اُس مرد کو عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں۔

مَیں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سُنا ''جس کا مَیں مولا ہوں علیؑ اُس کا مولا ہے۔''

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ بجستانی سے اُس نے نصر بن علی سے، اُس نے عبداللہ بن داؤد سے، اُس نے عبدالواحد بن ایمن سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے سعد سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا آپؐ نے فرمایا: ''کل مَیں علم اُس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اللہ اور اُس کے رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اُس کے ذریعے (خیبر) کی فتح عطا فرمائے گا، اُس وقت تمام اصحاب علم کی طرف نظریں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے لیکن آپؐ نے وہ علم حضرت علیؑ کو عطا فرمایا۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے حسن بن حماد سے، اُس نے مسھر بن عبدالمالک سے، اُس نے عیسیٰ بن عمر سے، اُس نے سدی سے، اُس نے انس بن مالک سے، اُس نے کہا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پرندہ تھا، آپؐ نے فرمایا: اے میرے اللہ! تجھے اپنی مخلوق میں سے جو فرد سب سے زیادہ محبوب ہے، اُسے میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے تو اس دوران حضرت ابوبکر آ گئے تو آپؐ

Presented by www.ziaraat.com

نے اُسے واپس بھیج دیا پھر حضرت عمر آئے تو آپ نے اُسے بھی واپس بھیج دیا، پھر حضرت علیؑ آئے تو آپ نے انھیں اجازت دی (انھوں نے آپ کے ساتھ اُس پرندے کا گوشت تناول فرمایا)۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان رہاوی سے، اُس نے عبداللہ سے، اُس نے ابن ابی لیلیٰ سے، اُس نے حکم بن منہال اُس نے عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ سے، اُس نے اپنے والد سے سنا، اُس نے حضرت علیؑ سے کہا اور وہ اُس وقت ان کیساتھ چل رہے تھے، اس کی کیا وجہ ہے کہ لوگ آپ کی کچھ باتوں کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، موسم سرما ہوتا ہے، آپ باریک سی دو چادروں میں ہوتے ہیں، جب موسم گرما آتا ہے تو آپ موٹے کھردرے لباس میں باہر آتے ہیں، تو اُس وقت آپ نے فرمایا کیا تم جنگِ خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھا، انھوں نے جواب دیا جی ہاں میں ساتھ تھا تو آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر کو خیبر فتح کرنے کیلئے بھیجا تو وہ بغیر فتح کے واپس آئے تو پھر حضرت عمر کو علم دیا وہ بھی بغیر فتح کے واپس آئے پھر رسول ﷺ نے فرمایا اب میں یہ علم اُس مرد کو عطا کروں جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اللہ اور اُس کا رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہیں، وہ فرار ہونیوالا نہیں، پھر آپؐ نے میری طرف اپنا پیغام بھیجا۔

اُس وقت میری آنکھیں دُکھ رہی تھیں تو آپؐ نے میری آنکھوں میں اپنا مبارک لعاب دہن ڈالا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے اللہ! علیؑ کی گرمی اور سردی کے نقصان سے حفاظت فرما۔ حضرت علیؑ نے فرمایا! اس دعا کے بعد مجھے نہ کبھی گرمی کا احساس ہوا اور نہ سردی محسوس ہوئی۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث

ہم نے محمد بن علی بن حمبہ واقدی سے، اُس نے معاذ بن خالد سے، اُس نے حسین بن واقد سے، اُس نے عبداللہ بن بریدہ سے، اُس نے ابو بریدہ سے، اُس نے کہا کہ جب ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت ابوبکر نے علم لیا لیکن خیبر فتح نہ ہوا، دوسرے روز حضرت عمر نے علم لیا پھر بھی خیبر فتح نہ ہوا، لوگوں نے شدت کیساتھ سختی محسوس کی تو رسول خداؐ نے فرمایا عمر کل میں اس مرد کو اپنا یہ علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں وہ فتح کے بغیر واپس نہیں آئے گا۔

جب دوسرے روز رسول اللہ نے نماز صبح پڑھی پھر کھڑے ہوئے علم عطا کرنے کا ارادہ فرمایا کہ لوگ اپنی اپنی ٹولیوں میں تھے، ہم میں سے ہر آدمی جو رسول اللہ کی نگاہوں میں کوئی مقام رکھتا تھا وہ یہی خیال کیے ہوئے تھا کہ علم اُسے ملنے والا ہے مگر آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا، انہیں آشوبِ چشم تھا، آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور آنکھوں پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور علم عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فتح عطا فرمائی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات ہمیں ان لوگوں نے بتائی جو گردنیں لمبی کر کے علم کو دیکھ رہے تھے۔

حدیث

ہم نے محمد بن بشار بن دار بصیری سے، اُس نے محمد بن جعفر سے، اُس نے عوف سے، اُس نے میمون سے، اُس نے ابوعبداللہ عبدالسلام سے، اُس نے عبداللہ بن بریدہ سے، اُس نے بریدہ اسلمی سے، انھوں نے کہا کہ جنگ خیبر کے روز رسول اللہ اہلِ خیبر کے ایک قلعہ میں اترے، آپؐ نے حضرت عمر کو علم عطا کیا کچھ لوگ حضرت عمر کیساتھ میدان میں گئے اور اہلِ خیبر کیساتھ جنگ کی پس حضرت عمر اور ان کے ساتھی بغیر فتح کے واپس آگئے تو

Presented by www.ziaraat.com

رسولؐ اللہ نے فرمایا! اب میں علم اُس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں جب دوسرا دن ہوا تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے اصرار کیا، آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا۔ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں رسول اکرمؐ نے آپ کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا۔ کچھ افراد آپ کیساتھ گئے، اہلِ خیبر سے آمنا سامنا ہوا جب مرحب میدان میں آیا تو یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

''خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، مسلح ہوں، تجربہ کار بہادر ہوں، جب شیر میری طرف آتے ہیں تو مَیں غضبناک ہو کر ان پر نیزہ سے، کبھی تلوار سے حملہ آور ہوتا ہوں۔''

حضرت علی علیہ السلام سے اس کی دو جھڑپیں ہوئیں۔ آپ نے اس کی کھوپڑی پر تلوار ماری جو اُس کے سر سے پار ہو گئی، آپ کی شمشیر کی ضرب اتنی بلند تھی کہ تمام فوج نے سُنی۔ حضرت علیؑ کے لشکر کے آخری فرد کو ابھی اونگھ بھی نہ آئی تھی کہ پہلے نے تو فتح کی خبر سن لی۔

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے یعقوب بن عبدالرحمٰن زھری سے، اُس نے ابو حازم سے، اُس نے سھل بن سعد سے، اُس نے کہا رسولؐ اللہ نے خیبر کے دن فرمایا: میں کل یہ علم اُس کو مرد کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں۔

جب صبح ہوئی تو لوگ رسولؐ اللہ کے پاس گئے۔ ہر آدمی کی یہی خواہش تھی کہ علم اُسے ملے۔ آپؐ نے فرمایا۔ علیؑ کہاں ہیں! تو کہا گیا انہیں آشوبِ چشم ہے۔ آپؐ نے فرمایا: انھیں بلاؤ۔ جب آپ آئے تو رسولؐ اللہ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور آپ کیلئے دعا فرمائی تو آپ ٹھیک ہو گئے، گویا آپ کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر آپؐ نے آپ

Presented by www.ziaraat.com

کو علم دیا تو آپ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا کہ وہ اسلام لے آئیں تو رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ پورے وقار کیساتھ جایئے۔ جب ان کے صحن میں اُتر جائیں، انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ فرائضِ خداوندی جو ان پر عائد ہوتے ہیں وہ انھیں بتائیں قسم بخدا اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے، تو وہ آپ کیلئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

اختلاف ألفاظ الناقلين بخبر أبى هريره منه

اخبرنا أبوالحسين احمد بن سليمان الرهاوى قال: حدثنا يعلى بن عبيد [1] قال: حدثنا يزيد بن كيسان، [2] عن أبى حازم، عن أبى هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لأدفعن الراية اليوم الى رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله۔ فتطاول القوم، فقال: أين على بن أبى طالب؟ فقالوا: يشتكى عينيه، قال: فبصق نبى الله فى كفيه ومسح بهما عينى على ودفع اليه الراية ففتح الله على يديه۔ [3]

اخبرنا قتيبة بن سعيد، قال: اخبرنا يعقوب، عن سهل، عن أبيه، عن أبى هريرة: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر: لأعطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله، يفتح الله عليه۔ قال عمر ابن الخطاب: ما أحببت الامارة الا يومئذ۔ فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم على بن أبى طالب

---

[1] يعلى بن عبيد بن أبى امية الأيادى الحنفى مات ۲۰۹۔ تهذيب التهذيب ۱۱:۴۰۲، رجال الصحيحين ۲:۵۸۷، الجرح والتعديل ٤ ق ۲:۳۰٤، تذكرة الحفاظ ۲:۳۳٤، تقريب التهذيب ۲:۳۷۸.

[2] ابواسماعيل يزيد بن كيسان اليشكرى الكوفى۔ تهذيب التهذيب ۱۱:۳۵٦، رجال الصحيحين ۲:۵۷۹، ميزان الاعتدال ٤:٤۳۸، الجرح والتعديل ٤ ق ۲:۲۸۵، خلاصة تهذيب الكمال: ۳۷۳، تقريب التهذيب ۲: ۳۷٠.

[3] المستدرك ۳:۳۹، كفاية الطالب: ۳۸

Presented by www.ziaraat.com

فأعطاه اياها، وقال: امش ولا تلتفت حتى يفتح اللّٰه عليك۔ فسار على ثم وقف، فصاح يارسول اللّٰه على ماذا اقاتل الناس؟ قال: قاتلهم حتى يشهدوا ان لا اله الا اللّٰه وأن محمداً رسول اللّٰه، فاذا فعلوا ذلك قد منعوا منك دماء هم وأموالهم الا بحقها وحسابهم على اللّٰه۔ (1)

(أخبرنا) اسحاق بن ابراهيم بن راهويه، (2) قال: اخبرنا جرير، (3) عن سهيل، عن ابيه، عن ابى هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: لأعطين الراية غداً رجلا يحب اللّٰه ورسوله يفتح عليه۔ قال عمر: فما احببت الامارة قط الا يومئذ، قال: فاستشرفت لها فدعا علياً فبعثه، ثم قال: اذهب فقاتل حتى يفتح اللّٰه عليك ولاتلتفت۔ قال: فمشى ماشاء اللّٰه، ثم وقف ولم يلتفت فقال: علام نقاتل الناس؟ قال: قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا اللّٰه وأن محمداً رسول اللّٰه، فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا دماء هم واموالهم الا بحقها وحسابهم على اللّٰه۔ (4)

---

(1) الغدير ۱: ٤٥، المستدرك ۳: ۳۸، تلخيص المستدرك ۳: ۳۸، تذكرة الخواص: ۲٤۔

(2) الحافظ ابويعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم بن مطر الحنظلى المعروف بابن راهويه المروزى المتوفى ۸ ۲۳ /۲۳۷۔ تهذيب التهذيب ۱: ۲۱٦، تاريخ بغداد ٦: ۳٤٥، تقريب التهذيب ۱: ٥٤، تذكرة الحفاظ ۲: ٤۳۳

(3) الحافظ ابوالنضر جرير بن حازم بن عبداللّٰه بن شجاع الازدى المتوفى ۱۷٥۔ تهذيب التهذيب ۲: ٦۹، تقريب التهذيب ۱: ۱۲۷، تذكرة الحفاظ ۱: ۱۹۹۔

(4) (۷) المستدرك ۳: ۳۸ بعدة طرق وفيه: فلقيهم فتح اللّٰه عليه، حلية الأولياء ٤: ۲۲۔

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا محمد بن عبداللّٰه بن المباك المخرمی،[1] قال: حدثنا ابوهاشم المخزومی،[2] قال: حدثنا وهب: [3]قال: حدثنا سهل ابن ابی صالح،[4] عن ابیه، عن ابی هریرة قال:قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوم خیبر: لأدفعن الرایة الی رجل یحب اللّٰه ورسوله ویفتح اللّٰه علیه۔ قال عمر: فما أحببت الامارة قط قبل یومئذ۔ فدفعها الی علی رضی اللّٰه عنه۔ قال: قال: ولا تلتفت، فسار قریباً قال: یارسول اللّٰه علام نقاتل؟ قال: علی أن یشهدوا أن لا الا اللّٰه وأن محمداً رسول اللّٰه، فاذا فعلوا ذلك عصموا دماء هم وأموالهم الا بحقها وحسابهم علی اللّٰه تعالیٰ۔[5]

---

[1] الحافظ ابوجعفر محمد بن عبداللّٰه المدائنی قاضی حلوان مات ۲۵۵/۲۵٤۔ تهذیب التهذیب۹:۲۷۲، تذکرة الحفاظ۲:۵۱۹، تاریخ بغداد۵:٤۲۳، الجرح والتعدیل۳ق۲:۳۰۵۔

[2] ابوهشام المغیرة بن سلمة المخزومی القرشی البصری مات ۲۰۰۔ تهذیب التهذیب۱۰:۲٦۱، الجمع بین رجال الصحیحین۲:۵۰۰ الجرح والتعدیل ٤ق۱:۲۲۳، خلاصة تهذیب الکمال:۳۲۹

[3] الحافظ ابوالعباس وهب بن جریر بن حازم الازدی مات ۲۰٦۔ تهذیب التهذیب۱۱:۱٦۱، رجال الصحیحین ۲:۵٤۲، میزان الاعتدال٤:۳۵۰، شذرات الذهب۲:۱٦۔

[4] الصحیح سهل بن صالح بن حکیم الانطاکی ابوسعید البزاز تهذیب التهذیب٤:۲۵۳، خلاصة تهذیب الکمال:۱۳۳۔

[5] المستدرك ۳:۳۸وفیه: فاذا فعلوا ذلك فقد حقنوا منی دماء هم وأموالهم

Presented by www.ziaraat.com

ناقلین کا اختلاف

حدیث

ہم نے ابوالحسین احمد بن سلیمان رہاوی سے، اُس نے یعلی بن عبید سے، اُس نے یزید بن کیسان سے، اُس نے ابوحازم سے، اُس نے ابوھریرہ سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے رسولؐ اللہ سے سُنا، آپؐ نے فرمایا "کل مَیں علم اُس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محب ہے اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محبوب بھی ہے" تو لوگ گردنیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے، تو آپؐ نے فرمایا علیؑ کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کی کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، راوی کہتا ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر لعابِ دہن لگایا اور حضرت علیؑ کی آنکھوں پر پھیر دیا اور انھیں علم عطا فرمایا، اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا کی۔

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے یعقوب سے، اُس نے سہل سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے ابوھریرہ سے کہ رسولؐ اللہ نے خیبر کے دن فرمایا کہ مَیں علم ایک مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کا محب ہے اور وہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محبوب ہے، اللہ تعالیٰ اُسے فتح عطا کرے گا۔ حضرت عمر نے کہا کہ مَیں نے اُس دن کے علاوہ کبھی امارت کو پسند نہیں کیا، پس اللہ کے نبیؐ نے علیؑ کو بُلایا اور انھیں علم عطا فرمایا اور فرمایا جاؤ جب تک اللہ آپ کو فتح نہ دے کسی دوسری طرف توجہ نہ کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت چلتے ہوئے رُک گئے اور بلند آواز سے دریافت کیا یا رسولؐ اللہ! ان سے کس چیز پر جنگ کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے دیں، جب وہ یہ گواہی دے دیں تو ان کا مال اور خون محفوظ ہو جائے گا سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا برحق ہو ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

حدیث

ہم نے اسحاق بن ابراھیم بن راھویہ سے، اُس نے جُریر سے، اُس نے سھیل سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے ابوھریرہ سے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ مَیں اُس مرد کو علَم دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محب ہے، اللہ اور اس کے رسولؐ کا محبوب بھی ہے۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اس دن کے سوا مَیں نے امارت کو کبھی پسند نہیں کیا تھا، کہتے ہیں کہ مَیں نے علَم کی طرف دیکھا تو رسولؐ اللہ نے حضرت علیؑ کو بلایا، فرمایا جاؤ جنگ کرو، اللہ آپ کو فتح دے کسی دوسری طرف توجہ نہ کرنا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ چلے پھر رُک گئے، عرض کیا یا رسولؐ اللہ! ہم کس بات پر ان سے جنگ کریں؟ آپؐ نے فرمایا اس وقت تک جب تک کلمہ نہ پڑھ لیں، جب کلمہ پڑھ لیں تو ان کے مال، خون محفوظ ہو جائیں گے، پھر ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔

حدیث

ہمیں محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی نے، اُس نے ابوہاشم مخزومی سے، اُس نے وھب سے، اُس نے سھل سیابن ابی صالح سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے ابوھریرہ سے، اُس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ علَم میں اُس مرد کو دوں گا کہ وہ اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتے ہیں، اللہ اُسے فتح عطا فرمائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے قبل کبھی اس طرح امارت کی خواہش نہ کی جتنی اُس دن خواہش ہوئی، پس آپؐ نے حضرت علیؑ کو علم دے دیا، حضرت عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ کسی طرف متوجہ نہ ہونا آپ تھوڑی دُور گئے اور وہاں سے بآواز بلند پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! ہم ان سے کس بات پر جنگ کریں؟ آپ نے فرمایا اس بات پر کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں، جب وہ گواہی دے دیں تو ان کا مال اور خون محفوظ ہو جائے گا، سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا حق ہو اور ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

خبر عمران بن حصین [1] فی ذلک

اخبرنا العباس بن عبدالعظیم العبدی البصری، [2] قال: اخبرنا عمر بن عبدالوهاب ، [3] قال: اخبرنا معتمر بن سلیمان [4] عن ابیه، عن منصور ، [5] عن وبعی، [6] عن عمران ابن الحصین: ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال: لاعطین الرایة رجلا یحب الله ورسوله، او قال: یحبه الله ورسوله۔ فدعا علیاً وهو اَرمد ففتح الله علی یدیه۔ [7]

---

[1] ابو نجید عمران بن حصین الخزاعی المتوفی ٥٢ بالبصرة المستدرک ٣: ٤٧، الغدیر ١: ٥٧، اسدالغابة ٤: ١٣٧، الکنی والاسماء ٢: ٥٩، انساب الاشراف ١: ٤٩١، تهذیب الاسماء ٢: ٣٥، تجرید اسماء الصحابة ١: ٤٥٠

[2] الصحیح الحافظ ابو الفضل عباس بن عبدالعظیم بن اسماعیل بن ثویة العنبری البصری مات ٢٤٦، تهذیب التهذیب ٥: ١٢١، تذکرة الحفاظ ٢: ٥٢٤، شذرات الذهب ٢: ١١٢، رجال الصحیحین ١: ٣٦١، تاریخ بغداد ١٢: ١٣٧

[3] ابو حفص عمر بن عبدالوهاب بن رباح بن عبیدة الریاحی المتوفی ١٢١ تهذیب ٧: ٤٧٩، خلاصة تهذیب الکمال ١: ٢٤١، الجرح والتعدیل ٣، ١: ١٢٢

[4] الحافظ ابو محمد معتمر، بن سلیمان بن طرخان التیمی، رجال الصحیحین ٢: ٥٢٠، میزان الاعتدال ٤: ١٤٢، تهذیب التهذیب ١: ٢٢٧، تذکرة الحفاظ ١: ٢٦٦۔

[5] ابو عتاب منصور بن المعتمر بن عبدالله بن ربیعة مات ١٣٢۔ تهذیب التهذیب ١٠: ٣١٢، رجال الصحیحین ٢: ٤٩٥، الجرح والتعدیل ٤ ق ١: ١٧٧، شذرات الذهب ١: ١٨٩

[6] ابو ربعی بن حراش بن حجش بن عمرو العبسی توفی ١٠١/١٠٤۔ تهذیب التهذیب ٣: ٢٣٦، خلاصة تهذیب الکمال: ٩٧، تقریب التهذیب ١: ٢٤٣، رجال الصحیحین ١: ١٤٠۔

[7] الغدیر ١: ٥٧، نظم درر السمطین ص ٩٨۔

Presented by www.ziaraat.com

عمران بن حصین کی حدیث

حدیث

ہم نے عباس بن عبدالعظیم عبدی بصری سے، اُس نے عمر بن عبدالوہاب سے، اُس نے معتمر بن سلیمان سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے منصور سے، اُس نے ربعی سے، اُس نے عمران بن حصین سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مَیں اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے حضرت علیؑ کو بُلایا، آپ کو آشوبِ چشم تھا، پس اللہ نے آپ کے ہاتھ پر اہلِ اسلام کو فتح عطا فرمائی۔

❀ ❀ ❀

Presented by www.ziaraat.com

خبر الحسن بن علی علیہ السلام عن النبیؐ فی ذلک وان جبریل یقاتل عن یمینه ومیکائیل عن یساره

اخبرنا اسحاق بن ابراهیم بن راهویه، اخبرنا النضر بن شمیل (1) قال: اخبرنا قتلتم یونس، (2) عن ابی اسحاق، (3) عن هبیرة بن هدیم (4) قال: جمع الناس الحسن بن علی وعلیه عمامة سوداء لما قتل ابوه فقال: لقد کان قتلتم بالامس رجلا ما سبقه الاولون، ولا یدرکه الآخرون، وان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: لأعطین الرایة غدا رجلا یحب الله ورسوله، ویحبه الله ورسوله، فیقاتل وجبریل عن یمینه ومیکائیل عن یساره، ثم لاترد رایته حتی یفتح الله علیه۔ ما ترک دیناراً ولا درهما الا تسعمائة (5) اخذها عیاله من عطاء کان اراد ان یبتاع بها خادماً لاهله۔ (6)

---

(1) الحافظ ابوالحسن النضر بن شمیل المازنی البصری نزیل مرومات ۲۰۴۔ تهذیب التهذیب ۱۰: ۴۳۷، تذکرة الحفاظ ۱: ۳۱۴، رجال الصحیحین ۲: ۵۳، معجم الادباء ۱۹: ۲۳۸، نزهة الالبا ۱۱۰، کشف الظنون ۸۲۳، هدیة العارفین ۲: ۴۹۵، فهرست ابن الندیم ۱۱: ۵۲، معجم المؤلفین ۱۳: ۱۰۱۔

(2) ابواسرائیل یونس بن ابی اسحاق عمرو بن عبدالله الهمدانی السبیعی المتوفی ۱۵۸، تهذیب التهذیب ۱۱: ۴۳۳، تقریب التهذیب ۲: ۳۸۴، خلاصة تهذیب الکمال: ۳۷۹، رجال الصحیحین ۲: ۵۸۵۔

(3) ابو اسحاق ابراهیم بن محمد بن الحارث الفزاری الکوفی مات ۱۸۸، ۱۸۶۔ تهذیب التهذیب ۱: ۱۵۱ تقریب التهذیب ۱: ۴۱، رجال الصحیحین ۱: ۱۷۔

(4) ابوالحارث الشیبانی الکوفی توفی ٦٦۔ تهذیب التهذیب ۲: ۲۰۵، الجرح والتعدیل ٤ ق ۲: ۱۰۹، میزان الاعتدال ٤: ۲۹۳۔

(5) فی المستدرک هکذا: وما ترک علی اهل الارض صفرا، ولا بیضاء الا سبع مائة درهم فضلت من عطایاه۔

(6) المستدرک ۳: ۱۷۲ بتغیر بسیط فی الالفاظ، حلیة الولیاء ۱: ٦٥

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام حسن علیہ السلام کی حدیث

جبرئیل دائیں اور میکائیل آپ کے بائیں طرف

حدیث

ہم نے اسحاق بن ابراہیم بن راھویہ سے، اُس نے نضر بن شمیل سے، اُس نے یونس سے، اُس نے ابو اسحاق سے، اُس نے ھبیرہ بن حدیم سے، اُس نے کہا کہ جب حضرت علیؑ کی شہادت ہوئی تو امام حسن علیہ السلام سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے، آپ نے لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا۔

"کل تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے جس سے قبل لوگ سبقت لے جاسکتے تھے اور نہ بعد میں آنے والے اس کے مقام کو پاسکیں گے۔"

اللہ کے رسولؐ نے ان کی شان میں فرمایا کہ کل مَیں اُس مرد کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں، جبرئیل اس کے دائیں اور میکائیل اس کے بائیں جنگ کرتے ہیں، پھر اس کا علم واپس نہیں آئے گا مگر جب تک اللہ اُسے فتح نہ عطا کر دے، اُس نے اپنے ترکہ میں صرف نو صد درہم کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا اور وہ بھی ان کے گھر والوں نے عطیہ سے لئے تھے، آپ کا ارادہ تھا کہ آپ اس رقم سے اپنے گھر والوں کیلئے غلام خریدیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه و آله وسلم في علي: ان الله جل ثناؤه لا یخزیه ابداً

اخبرنا میمون بن المثنی (1)، قال: حدثنا الوضاح وهو ابو عوانة (2) قال: حدثنا ابو بلج بن ابی سلیم، (3) قال: حدثنا عمرو بن میمونة (4) قال: انی لجالس الی ابن عباس اذا اتاه تسعة رهط فقالوا: یا ابن عباس اما ان تقوم معنا، واما ان تخلوبنا من بین هؤلاء۔ فقال ابن عباس: بل انا أقوم معکم قال وهو یومئذ صحیح قبل أن یعمی، (5) قال: فانتدؤا فتحدثوا فلا ندری ما قالوا، قال: فجاه وهو ینفض ثوبه وهو یقول: اف وتف وقعوا فی رجل له بضع عشر (6) وقعوا فی رجل قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: لابعثن

---

(1) اظنه علی الاکثر محمد بن المثنی. اذا لم یکن فی کتب الرجال من یسمی: میمون بن المثنی.

(2) ابو عوانة الوضاح بن عبدالله الیشکری الواسطی البزاز، کان من سبی جرجان. تهذیب التهذیب ١١: ١١٦، تقریب التهذیب ٢: ٣٣١، خلاصة تهذیب الکمال: ٣٥٠.

(3) فی اسمه اختلاف کما فی تهذیب التهذیب ١٢: ٤٧، الکنی والاسماء ١: ١٣٠.

(4) الحافظ ابو عبدالله عمروب ن میمون الاودی تهذیب التهذیب ٨: ١٠٩، تذکرة الحفاظ ١: ٦٥، اسدالغابة ٤: ١٣٤، الجرح والتعدیل ٣ ق ١: ٢٥٨.

(5) کف بصره من شدة بکائه علی علی بن ابی طالب ع، اخبار شعراء الشیعة: ٣١، شذرات الذهب ١: ٥٧.

(6) فی نسخة: فضائل لیست لاحد غیره.

Presented by www.ziaraat.com

رجلا يحب الله ورسوله،لا يخزيه الله ابدا، قال: فاستشرف لها من استشرف فقال: اين ابن ابى طالب؟ قيل: هو فى الرحى يطحن، قال: وما كان احدكم ليطحن، قال: فجاء وهو ارمد لا يكاد يبصر، فتفل (1) فى عينيه ثم هز الراية ثلاثا فدفعها اليه وجاء على بصفية بنت حى (2) وبعث ابا بكر بسورة التوبة، وبعث عليا خلفه فاخذها منه، فقال: لا يذهب بها الا رجل منى وانا منه۔ قال: وقال النبى عمه: ايكم يوالينى فى الدنيا والآخرة، فابوا۔ قال: وعلى معهم جالس فقال على: انا او اليك فى الدنيا والآخرة قال: وكان اول من اسلم من الناس بعد خديجة۔ قال: واخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبه فوضعه على على وفاطمة وحسن وحسين فقال: (انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهر كم تطهيرا)۔ وقال: وشرى على نفسه فلبس ثوب النبى صلى الله عليه وسلم ثم نام مكانه، قال: وكان المشركون يرمون رسول الله صلى الله عليه وسلم، فجاء ابوبكر وعلى نائم، قال: وابو بكر يحسبه انه نبى الله، قال: فقال له على: ان نبى الله صلى الله عليه وسلم قد انطلق نحو بئر ميمونة (3) فادركه، قال: فانطلق ابوبكر فدخل معه الغار۔ قال: وجعل على يرمى بالحجارة كما كان يرمى فى الله وهو يتضور (4) وقد لف رأسه

(1) فى رواية: فنفث

(2) اعلام النساء ٢ ٣٣٣، اسد الغابة ٥ ٤٩٠، الدر المنثور ١ ٢٦٣٠ توفيت سنة ٣٦.

(3) بئر ميمونة: منسوبة الى ميمون بن خالد بن عامر بن الحضرمى، حفرها باعلى مكة فى الجاهلية وعندها قبر ابى جعفر المنصور، معجم البلدان ١: ٤٣٦ ط ايران افست ١٩٦٥۔

(4) التضور: التلوى والتقلب ظهر البطن

Presented by www.ziaraat.com

فی الثوب لا یخرجه حتی اصبح، ثم کشف عن راسه فقالوا: انك للئیم کان صاحبك نرهیه فلا یتضور وانت تتضور وقد استنکرنا ذلك۔ قال: وخرج بالناس فی غزوة تبوك، قال: فقال له علی: اخرج معك؟ فقال له نبی الله: لا، فبکی علی، فقال له اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انك لست بنبی، انه لا ینغی ان اذهب الا وانت خلیفتی۔ وقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: انت ولی کل مؤمن بعدی۔ [1] قال: وسد ابواب المسجد غیر باب علی، قال: فقال: فیدخل المسجد جنباً وهو طریقه لیس له طریق غیره۔ قال: وقال: من کنت مولاه فان مولاه علی قال: واخبرنا الله عزوجل فی القرآن انه قد رضی عن اصحاب الشجرة فعلم ما فی قلوبهم [2] فهل حدثنا انه سخط علیهم بعده۔ قال وقال: نبی الله صلی الله علیه وسلم لعمر حین قال: ایذن لی فاضرب عنقه، قال: او کنت فاعلا وما یدریك لعل الله قد اطلع علی اهل بدر، فقال: اعملوا ما شئتم۔ [3]

---

[1] فی روایة ومؤمنة

[2] سورة الفتح ٤٨

[3] مسند احمد ١: ٣٣١، المستدرك ٣: ١٣٢، الریاض النضرة ٢: ٢٠٣، ذخایر العقبی: ١٧ البدایة والنهایة ٧: ٣٣٧، مجمع الزوائد ٩: ١٠٨، کفایة الطالب ١١٥، الاصابة ٢: ٥٠٩، الغدیر ١: ٥٠

Presented by www.ziaraat.com

قولِ نبی ﷺ: علی علیہ السلام
کبھی ناکام نہیں ہوں گے

حدیث

ہم نے میمون بن مثنٰی سے، اُس نے الوضاح سے یعنی ابوعوانہ سے، اُس نے ابوبلج بن ابی سلیم سے، اُس نے عمرو بن میمونہ سے، اُس نے کہا کہ مَیں حضرت عبداللہ ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں نو گروہ حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا کہ اے ابن عباس! کیا آپ ہمارے ساتھ ان لوگوں میں بات کرنا پسند کرو گے یا خلوت پسند کرو گے؟ ابن عباس نے کہا کہ مَیں تمہارے ساتھ انھیں میں کھڑا ہونا پسند کروں گا۔ اس وقت آپ تندرست تھے اور یہ واقعہ ان کی بینائی ضائع ہونے سے پہلے کا ہے، آپ نے کہا۔ اپنی بات شروع کرو، پس ان لوگوں نے جو بات کی ہم نہیں جانتے کہ کیا بات تھی، پھر ایک شخص آیا اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے اُف تف کرنے لگا اور وہ لوگ ایسے شخص کے متعلق جھگڑا کرنے لگے جس کے فضائل تک کسی کو رسائی نہیں جس کیلیے رسول اللہ نے فرمایا ہے:

۱) "مَیں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کا محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے کبھی ناکام نہیں کرے گا۔" اس ارشاد کے بعد لوگ نظریں اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے تو آپؐ نے فرمایا! جس نے دیکھنا تھا دیکھا، پھر فرمایا! علیؑ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ آٹا پیس رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کام کوئی اور نہیں کر سکتا تھا، جب وہ تشریف لائے۔ ان کی آنکھیں دُکھتی تھیں، پس ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا علم کو تین بار لہرایا اور

Presented by www.ziaraat.com

حضرت علیؑ کے حوالے کیا، پس حضرت علیؑ صفیہ بنت حی کو لائے۔

۲) رسول اکرم نے حضرت ابو بکر کو سورہ توبہ دے کر بھیجا، پھر ان کے پیچھے حضرت علیؑ کو روانہ فرمایا تو حضرت علیؑ نے ان سے سورہ توبہ لے لی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے صرف وہی شخص لے جا سکتا ہے جو مجھ سے ہو اور مَیں اُسی سے ہوں۔

۳) رسول اکرمؐ نے اپنے چچازاد بھائی کیلئے یہ فرمایا۔ جب آپ نے لوگوں سے سوال کیا تم میں وہ کون ہے جو دنیا و آخرت میں مجھ سے محبت کرتا ہے؟

حضرت علیؑ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی مَیں آپؐ سے دنیا و آخرت میں محبت کرتا ہوں۔

۴) اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ خدیجۃ الکبریٰؑ کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔

۵) اُس نے کہا کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ اور حسنینؑ کریمین کو ایک کپڑے میں ڈھانپ کر فرمایا کہ اے اہل بیت، اللہ تم سے یہ چاہتا ہے کہ ہر بُرائی تم سے دُور رکھے اور تمہیں پاک و پاکیزہ بنا دے جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔

۶) اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ نے اپنی جان کو بیچ دیا اور رسول اللہؐ کی چادر اوڑھ لی اور آپ کی جگہ پر سو گئے اور مشرکینِ مکّہ آپ کو پتھر مارتے تھے۔ اس دوران حضرت ابو بکر تشریف لائے تو حضرت علیؑ سوئے ہوئے تھے، حضرت ابو بکر نے خیال کیا کہ حضرت رسولؐ خدا سو رہے ہیں تو حضرت علیؑ نے انھیں بتا دیا کہ رسولِؐ خدا بئر میمونہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں، آپ انھیں وہاں تلاش کریں۔ حضرت ابو بکر چلے گئے اور آپ ﷺ کیساتھ غار میں داخل ہو گئے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؑ پر کفار نے اس طرح پتھر برسانے شروع کر دیئے جس طرح رسولِ اکرمؐ پر برساتے تھے، حضرت علیؑ غضبناک ہو گئے، آپ نے سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا

Presented by www.ziaraat.com

اسی صورت میں باہر نہ نکلے، حتیٰ کہ صبح ہوگئی، تو آپ نے سر سے کپڑا اُتار دیا، جب کفار نے حضرت علیؑ کو رسولؐ کے بستر پر دیکھا تو کہا کہ تو لئیم ہے (نعوذ باللہ) ہم تمہارے ساتھی کو پتھر مارتے تو وہ خاموش رہتے اور تم چلاتے ہو، ہم نے آپ کو عجیب پایا۔

۷) رسولؐ اللہ جب غزوہ تبوک کیلئے نکلے تو حضرت علیؑ نے پوچھا میں بھی آپ کیساتھ چلوں گا، تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں جب حضرت علیؑ نے سُنا تو رونے لگے۔ یہ دیکھ کر رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر تم تک نبوت نہیں پہنچے گی، مگر تم میرے خلیفہ ہو۔

۸) رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علیؑ! تم میرے بعد تمام مومنوں کے مولا ہو۔

۹) راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؑ کے دروازہ کے علاوہ باقی جتنے اصحاب کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے، بند کر دیئے گئے۔

۱۰) راوی نے کہا کہ حضرت علیؑ حالتِ جنابت میں بھی مسجدِ نبویؐ میں تشریف لاتے تھے اور آپ کے گھر کا دروازہ صرف مسجدِ نبوی میں ہی کھلتا تھا، اس کے علاوہ کوئی دروازہ نہیں تھا۔

۱۱) رسول اللہؐ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے۔

۱۲) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ بے شک ہم اصحاب الشجرہ پر راضی ہوئے، پس ہم جانتے ہیں جو ان کے قلوب میں ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اس فرمان کے بعد وہ ان پر ناراض ہے۔

جب حضرت عمر نے اہلِ مکہ کیلئے جاسوسی کرنے والے "بدری صحابی" کی گردن مارنے کی اجازت مانگی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "تم یہ کام کرنے والے ہو، کیا تو یہ نہیں جانتا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کیلئے خبر دی ہے کہ "پس تم جو چاہو کرو۔"

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی ؐ لعلی: انك مغفور لك

اخبرنا هارون بن عبدالله الحمال البغدادی، (1) قال: حدثنا محمد بن عبدالله الزبیری الاسدی، (2) قال: حدثنا علی بن صالح (3) عن ابی اسحاق، (4) عن عمرو بن مرة، (5) عن عبدالله ابن سلمة (6)، عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الا اعلمك كلمات اذا قلتهن غفر لك مع انه مغفور لك، تقول: لا اله الا الله الحلیم الكریم، لا اله الا الله العلی العظیم، الحمد لله رب العالمین۔ (7)

---

(1) الحافظ ابو موسی المتوفی ۲۴۳. تهذیب التهذیب ۱۱: ۸، تذکرة الحفاظ ۲: ۴۷۸، تاریخ بغداد ۱۴: ۲۲، الجرح والتعدیل ۴ق ۲: ۹۲۔

(2) الحافظ محمد بن عبدالله بن الزبیر بن عمر الزبیری مات ۲۰۲. تذکرة الحافظ ۱: ۳۵۷، تهذیب التهذیب ۹: ۲۵۴۔

(3) ابو محمد الهمدانی المتوفی ۱۵۱. تهذیب التهذیب ۷: ۳۳۲، خلاصة تهذیب الکمال ۱۳۲، شذرات الذهب ۱: ۲۶۳۔

(4) ابواسحاق السبیعی عمرو بن عبد الله. الکنی والاسماء ۱: ۱۰۰، تهذیب التهذیب ۸: ۶۳، میزان الاعتدال ۳: ۲۷۰، تقریب التهذیب ۲: ۷۳، رجال الصحیحین ۱: ۳۶۶. الجرح والتعدیل ۳ق ۱: ۲۴۲، اللباب ۱: ۵۳۱۔

(5) ابوعبدالله عمروبن مرة بن عبدالله المرادی الکوفی توفی ۱۱۶. ۱۱۸. تهذیب التهذیب ۸: ۱۰۲، میزان الاعتدال ۳: ۲۸۸، تقریب التهذیب ۱: ۴۴۹، رجال الصحیحین ۱: ۳۶۹، شذرات الذهب ۱: ۱۵۲۔

(6) ابو العالیة المرادی الکوفی. تهذیب التهذیب ۵: ۲۴۱، تقریب التهذیب ۱: ۴۲۰، الکنی والاسماء ۲: ۲۰، رجال الطوسی: ۵۱، تجوید اسماء الصحابة ۱: ۳۳۹۔

(7) قاموس الرجال ۵: ۴۷۱

Presented by www.ziaraat.com

امام علی علیہ السلام کے لیے فرمانِ مغفرت

حدیث

ہم نے ہارون بن عبداللہ حمال بغدادی سے، اُس نے محمد بن عبداللہ زبیری اسدی سے، اُس نے علی بن صالح سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے عبداللہ بن سلمہ سے، اُس نے حضرت علیؑ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! مَیں تمہیں ان کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ جب بھی تو انہیں پڑھے تو تیرے لئے مغفرت کا سامان ہو جائے، حالانکہ تم بخشے ہوئے ہو، پھر آپ نے وہ کلمات بتائے:۔

لا الٰہ الا اللّٰہ العلیّ العظیم لا الٰہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم

الحمد لِلّٰہ ربِّ العالمین

Presented by www.ziaraat.com

الاختلاف على ابى اسحاق فى هذا الحديث

اخبرنا احمد بن عثمان بن حكيم الكوفى، (1) قال: حدثنا خالد (2)، قال: اخبرنا على بن صالح، عن ابى اسحاق الهمدانى، عن عمرو بن مرة، عن عبدالله بن سلمة، عن على رضى الله عنه: ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: يا على الا اعلمك كلمات الفرج: لا اله الا الله العلى العظيم، سبحان الله رب السماوات السبع ورب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين۔

اخبرنا صفوان بن عمرو الحمصى، (3) قال: حدثنا احمد بن خالد، (4) قال: اخبرنا اسرائيل، (5) عن ابى اسحاق، عن عبدالرحمان ابن ابى ليلى، عن على رضى الله عنه قال: كلمات الفرج۔

---

(1) ابوعبدالله الكوفى المتوفى ٢٦١، تهذيب التهذيب ١: ٦١، تقريب التهذيب ١: ٢١، رجال الصحيحين ١: ٧، الجرح والتعديل ١ق١: ٦٣۔

(2) خالد بن مخلد البجلى القطوانى الكوفى مات ٢١٣. رجال الصحيحين ١: ١٢١ تقريب التهذيب ١: ٢١٨، ميزان الاعتدال ١: ٦٤۔

(3) تهذيب التهذيب ٤: ٤٢٨، رجال الصحيحين ١: ٢٢٤، تقريب التهذيب ١: ٣٦٨۔

(4) احمد بن خالد بن موسى الوهبى الكندى المتوفى ٢١٤. تهذيب التهذيب ١: ٢٦، تقريب التهذيب ١: ١٤، الجرح والتعديل ١ق١: ٤٩۔

(5) ابويوسف اسرائيل بن يونس بن ابى اسحاق الكوفى مات ١٦٠/١٦٢/١٦١۔ تهذيب التهذيب ١: ٢٦١، ميزان الاعتدال ١: ٢٠٨، رجال الصحيحين ١: ٤٢، الجرح والتعديل ١ق١: ٣٣۔

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا احمد بن عثمان بن حکیم، قال: حدثنا ابو غسان [1] قال: اخبرنا اسرائیل، عن ابی اسحاق، عن عبدالرحمان بن ابی لیلی عن علی، عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه۔ یعنی نحو حدیث خالد۔

اخبرنا علی محمدبن علی المصیصی، [2] قال: اخبرنا خلف ابن تمیم [3] قال: اخبرنا اسرائیل، قال: حدثنا ابو اسحاق، عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، عن علی رضی اله عنه قال: قال النبی ﷺ: الا اعلمك کلمات اذا قلتهن غفرلك علی انه مغفور لك، لا اله الا الله العلی العظیم، لا اله الا الله الحلیم الکریم، سبحان رب العرش العظیم، الحمد لله رب العالمین۔

اخبرنا الحسین بن حارث، [4] قال: اخبرنا الفضل بن موسی، [5] عن الحسین بن واقد، [6] عن ابی اسحاق، عن الحرث [7]، عن علی

---

[1] تہذیب التہذیب ۱: ۱۹۸۔

[2] القاضی۔ تہذیب التہذیب ۷: ۳۸، تقریب التہذیب ۲: ٤٤۔

[3] ابوعبدالرحمن خلف بن تمیم بن ابی عتاب مالك التمیمی الکوفی المتوفی ۲۱۳/۲۰٦۔ تہذیب التہذیب ۳: ۱٤۸، خلاصة تہذیب الکمال: ۹۰، تقریب التہذیب ۱: ۲۲٤۔

[4] ابوالقاسم الحسین بن الحارث الکوفی الجدلی۔ تہذیب التہذیب ۲: ۳۳۳، تقریب التہذیب ۱: ۱۷٤۔

[5] الحافظ ابوعبدالله فضل بن موسی السینانی مات ۱۹۱۔ تہذیب التہذیب ۸: ۲۸٦، تذکرة الحفاظ ۱: ۲۹٦، رجال الصحیحین ۲: ٤۱۱، میزان الاعتدال ۳: ۳٦۰، شذرات الذهب ۱: ۳۲۹۔

[6] ابوعبدالله الحسین بن واقد المروزی القاضی المتوفی ۱۵۹/۱۵۷۔ تہذیب التہذیب ۲: ۳۷۳، الجرح والتعدیل ۱ ق ۲: ٦٦، رجال الصحیحین ۱: ۸۸۔

[7] رجال العلامة: ۵٤۔

Presented by www.ziaraat.com

کرم الله وجهه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: الا اعلمك دعاء اذا دعوت به غفرلك وان کنت مغفورا لك، قلت: بلی۔ قال: لا اله الا الله العلی العظیم، لا اله الا الله الحلیم الکریم، لا اله الا الله، سبحان الله رب العرش العظیم۔

قال ابواسحاق: لم یسمع من الحرث الا اربعة احادیث لیس ذا منها وانما اخرجناه لخالفة الحسین بنوواقد الاسرائیلی، ولعلی بن صالح والحرث الاعور، لیس بذلك فی الحدیث عاصم بن ضمزة اصلح منه۔

ابواسحاق کا اس حدیث میں اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن عثمان بن حکم کوفی سے، اُس نے خالد سے، اُس نے علی بن صالح سے، اُس نے ابواسحاق ہمدانی سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے عبداللہ بن سلمٰی سے، اُس نے حضرت علیؑ سے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ کیا! میں تمہیں کلمات فرج کی تعلیم نہ دے دوں جن کے ذریعے تمہارے غم غلط ہو جائیں، پھر آپ نے یہ کلمات فرمائے:

لا اله الا الله العلی العظیم

سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش العظیم

الحمد لله رب العالمین

حدیث

ہم نے صفوان بن عمرو حمصی سے، اُس نے احمد بن خالد سے، اُس نے اسرائیل

Presented by www.ziaraat.com

سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، آپ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے مجھے کلماتِ فرج کی تعلیم دی۔

حدیث

ہم نے احمد بن عثمان بن حکیم سے، اُس نے ابوغسان سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے ابوعبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے، اُس نے حضرت علیؑ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یعنی وہی حدیث خالد ہے۔

حدیث

ہم نے علی محمد بن علی مصیصی سے، اُس نے خلف بن تمیم سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے، اُس نے حضرت علیؑ سے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ان کلمات کی تعلیم نہ دوں جب تو ان کو پڑھے تو تیرے لئے مغفرت ہو جائے، حالانکہ تو مغفور ہے۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔

لا اله الا اللّٰہ الحلیم الکریم سبحان الله ربّ العرش العظیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین

حدیث

ہم نے حسین بن حارث سے، اُس نے فضل بن موسیٰ سے، اُس نے حسین بن واقد سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے حرث سے، اُس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے، آپؑ کو نبی کریمؐ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایک ایسی دعا نہ بتاؤں کہ جب تو وہ دعا مانگے تو تیرے لئے مغفرت ہو جائے، حالانکہ تو بخشا ہوا ہے، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض: کی فرمایئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

Presented by www.ziaraat.com

لا اله الا اللّٰہ العلیّ العظیم   لا اله ال الله الحلیم الکریم

لا اله الا اللّٰه سبحان الله ربّ العرش العظیم

ابواسحاق کہتے ہیں کہ حرث سے صرف چار احادیث سُنی گئی ہیں اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے، مَیں نے اُسے حسین بن واقد اسرائیلی، علی بن صالح اور حرث الاعور کی مخالفت میں بیان کیا ہے اور یہ عاصم بن ضمرہ کی روایت نہیں ہے، حالانکہ وہ اس سے بہت زیادہ صالح ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

قد امتحن اللہ قلب علی لایمان

اخبرنا ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن المبارک المخزومی، قال: حدثنا الاسود بن عامر، 1 قال: اخبرنا شریک، 2 عن منصور، 3 عن ربعی، 4 عن علی، قال: جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناس من قریش، فقالوا: یا محمد، انا جیرانک وحلفاؤک وان من عبیدنا قد اتوک لیس بھم رغبة فی الدین ولا رغبة فی الفقه، انما فروا من ضیاعنا واموالنا فارددھم الینا، فقال لابی بکر: ما تقول؟ فقال: صدقوا انھم لجیرانک وحلفاوک۔ فتغیر وجه النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم قال لعمر: ما تقول؟ قال: صدقوا لھم لجیرانک وحلفاؤک۔

---

1 الحافظ ابوعبدالرحمن الشامی البغدادی مات ۲۰۸۔ تہذیب التہذیب ۱: ۳٤۰، رجال الصحیحین ۱: ۳۸، تذکرة الحفاظ ۱: ۳٦۹، تاریخ بغداد ۳٤۰۷۔

2 القاضی ابوعبداللہ شریک بن عبداللہ بن ابی شریک النخعی المتوفی ۱۸۸۔ تہذیب التہذیب ٤: ۳۳۳، شذرات الذهب ۱: ۲۸۷، میزان الاعتدال ۲: ۲۷ الجرح والتعدیل ۲ ق ۱: ۳٦۵۔

3 منصور بن مزاحم بن بشیر الترکی ابوعرالبغدادی الکاتب مات ۱۳۵۔ تہذیب التہذیب ۱۰: ۳۱۱، خلاصة تہذیب الکمال: ۳۳۲، تاریخ بغداد ۱۳: ۸۰ وفیه: منصور بن ابی مزاحم ابونصر، رجال الصحیحین ۲: ٤۹۷

4 ابومریم ربعی بن حراش بن جحش الکوفی مات ۱۰٤۔ تہذیب التہذیب ۳: ۲۳٦، رجال الصحیحین ۱: ۱٤۰، تنقیح المقال ۱: ۲٤۳، تجرید اسماء الصحابة ۱: ۱۸۸، اسد الغابة ۲: ۱٦۲۔

Presented by www.ziaraat.com

فتغیروجه النبی صلی الله علیه وسلم، ثم قال: یا معشر قریش۔ والله لیبعثن الله علیکم رجلًا منکم امتحن الله قلبه للایمان فیضربکم علی الدین اویضرب بعضکم قال ابوبکر: انا هو یا رسول الله؟ قال: لا قال عمر: انا هو یا رسول الله؟ قال: لا، ولکن ذلك الذی یخصف النعل۔ وقد کان اعطی علیا نعلا یخصفها۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے دل کا امتحان لے لیا ہے

حدیث

ہم نے ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی سے، اُس نے اسود بن عامر سے، اُس نے شریک سے، اُس نے منصور سے، اُس نے ربعی سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، آپؑ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قریش کے کچھ لوگ آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں، ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آئے ہیں حالانکہ انھیں دین اور فقہ سے کچھ رغبت نہیں بلکہ وہ ہمارے نقصان اور خسارے کی وجہ سے فرار ہو کر آپؐ کے پاس آئے ہیں وہ ہمیں واپس کر دیجئے۔

رسول اکرمؐ نے حضرت ابوبکر سے پوچھا کہ ان کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ حضرت ابوبکر نے جواب میں کہا وہ سچ کہتے ہیں، وہ آپؐ کے ہمسائے اور حلیف ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے یہ سُنا تو آپؐ کے چہرہ اقدس پر جلال برسنے لگا۔ پھر آپؐ نے یہ سوال حضرت عمر سے کیا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ وہ آپؐ کے ہمسائے اور حلیف

---

[1] تذکرة خواص الامة ۱٤۰، المستدرك ۲: ۱۳۷، کنزالاعمال ۳۹٦٦، شرح معانی الآثار ۲: ٤۰۸۲، مناقب ابن شهر اشوب ۳: ٤٤۲۔

Presented by www.ziaraat.com

ہیں، تو آپؐ کے چہرہ انور پر غضب کے آثار نمودار ہوئے، آپؐ نے فرمایا: اے گروہ قریش! مَیں تم میں سے تمھاری طرف ایک ایسے مرد کو بھیجوں گا جس کے دل کا اللہ نے امتحان لے لیا ہے، وہ دینِ خداوندی کی بنیاد پر تم سے جنگ کرے گا اور تم سے بعض کو مارے گا، تو اُس وقت حضرت ابوبکر نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ میں ہوں؟ حضور انورؐ نے فرمایا: نہیں، پھر حضرت عمر نے پوچھا کیا وہ مَیں ہوں؟ تو آپؐ نے فرمایا نہیں، بلکہ وہ شخص ہے جو جوتا مرمت کر رہا ہے اور اس وقت حضرت علیؑ رسول اکرم ﷺ کی نعلینِ مبارک کی مرمت کر رہے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

قوله صلی الله علیه و آله وسلم

لعلی رضی الله عنه: قلبك

اخبرنا ابوجعفر، عن عمرو بن البصری،[1] قال: حدثنا عمرو بن مرة، عن ابی البختری، عن علی قال: بعثنی رسول الله صلیالله علیه وسلم الی الیمن وانا شاب حدیث السن، قال: فقلت: یا رسول الله تبعثنی الی قوم یکون بینهم احداث وانا شاب حدیث السن، قال: ان الله سیهدی قلبك ویثبت لسانك۔ قال: ما شککت فی حدیث افضی بین اثنین۔[2]

اے علی علیہ السلام! خدا تیرے دل کی راہنمائی فرمائے گا

حدیث

ہم نے ابوجعفر سے، اُس نے عمرو بن بصری سے، اُس نے عمر بن مرہ سے، اُس نے ابوالبختری سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہؐ مجھے یمن کی طرف بھیج رہے تھے تو اُس وقت میں جوان تھا، تو میں نے بارگاہِ رسالتؐ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپؐ مجھے ایک قوم کی طرف ان کے فیصلے کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں، حالانکہ اس کام میں میں ابھی پختہ نہیں ہوا ہوں۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھارے دل کی راہنمائی کرے گا اور تمہاری زبان کو پُر اثر بنائے گا۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ پیغمبرؐ کے اس فرمان کے بعد فیصلہ کرنے میں مجھے کبھی کوئی تردد نہیں ہوا۔

---

1. ابویحیی عمرو بن میمون الاودی الکوفی البصری مات ۷۵/۷۴۔ تہذیب التہذیب ۸: ۱۰۹۔

2. الطبقات الکبری ۲: ۳۳۷، فتح الملك العلی: ۵۲، تاریخ بغداد ۱۲: ۴۴۴، سیرۃ الخلفاء ۱۱۵، نظم دور السمطین ص۱۲۷، المناقب للخوارزمی ۴۱ وفیہ: ما شککت بعد ذلك فی قضاہ بین اثنین

Presented by www.ziaraat.com

اختلاف الناقلين بهذا الخبر

اخبرنا على بن الحسين المروزى [1] قال: اخبرنا عيسى بن الاعمش، [2] عن عمرو بن مرة، عن ابى البخترى [3] عن على رضى الله عنه قال: بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن، فقلت: انك تبعثنى الى قوم اسن منى فكيف القضاء، عنهم، فقال: ان الله سيهدى قلبك ويثبت لسانك۔ قال لى: فما شككت فى حكومة بعد۔ [4]

اخبرنا محمد بن المثنى، [5] قال: حدثنا ابو معاوية [6] قال: حدثنا الاعمش [7] عن عمرو بن مرة، عن ابى البخترى عن على رضى الله عنه

---

[1] توفى سنة ٢١٦/٢١١/٢١٠۔ تهذيب التهذيب ٧: ٣٠٨، ميزان الاعتدال ٣: ١٢٣، خلاصة تهذيب الكمال: ١٣١۔

[2] لم اجد له ذكراً بهذا الاسم فى كتب الرجال واظنه تصحيف۔

[3] ابوالبحترى سعيد بن فيروز الطالى الكوفى قتل ٨٣، تهذيب التهذيب ٤: ٧٢، رجال الصحيحين ١: ١٦٧، خلاصة تهذيب الكمال: ١٢٠، الكنى والاسماء ١: ١٢٥، تقريب التهذيب ١: ٣٠٢.

[4] حلية الاولياء ٤: ٣٨١، تاريخ بغداد ١٢: ٤٤٣، اسد الغابة ٤: ٢٢۔

[5] ابو موسى الحافظ البصرى المعروف بالزمن۔

[6] الحافظ محمد بن حازم التيميمى السعدى الضرير الكوفى المتوفى ١١٤/١١٣۔ تهذيب التهذيب ٩: ١٣٧، رجال الصحيحين ٢: ٤٣٧، تذكرة الحفاظ ١: ٢٩٤، الجرح والتعديل ٣ ق ٢: ٢٤٦۔

[7] سفيان بن سعيد بن مسروق الثورى الكوفى تهذيب الهتذيب ٤: ١١١۔

Presented by www.ziaraat.com

قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی اهل الیمن لاقضی بینهم، فقالت: یا رسول الله لا علم لی بالقضاء، فضرب بیده علی صدری، وقال: اللهم اهد قلبه وسدد لسانه۔ فما شککت فی قضاء بین اثنین حین جلست فی مجلسی۔ [1]

قال ابو عبدالرحمان النسائی: هذا حدیث سمعته من عمرو بن مرة عن ابی البختری قال: اخبرنی من سمع علیاً رضی الله عنه، قال: ابوعبدالرحمان ابوالبختری: لم یسمع من علی شیئاً۔

اخبرنا احمد بن سلیمان الرهاوی، قال: حدثنا یحیی آدم [2] قال: حدثنا شریك، عن سماك بن حرب، [3] عن حنش بن المعتمر، [4] عن علی رضی الله عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی الیمن وانا شاب فقلت: یا رسول الله تبعثنی وانا شاب الی قوم ذوی اسنسان اقضی بینهم ولا علم لی بالقضاء فوضع یده علی صدری، ثم قال: ان الله سیهدی قلبك ویثبت لسانك، یا علی اذا اجلس الیك الخصمان فلا تقض بینهما حتی تسمع من الآخر کما سمعت من الاوّل، فانك اذا فعلت ذلك تبدی لك القضاء۔ قال علی رضی الله عنه: فما اشکل علی قضاء بعد ذلك۔ [5]

---

[1] الطبقات الکبری ۲: ۳۳۷، کنزالعمال ٦: ۱٥۸، الریاض النضرة ۲: ۱۹۸۔

[2] ابوزکریا یحیی بن آدم بن سلیمان الاموی مات ۲۰۳۔ تهذیب التهذیب ۱۱: ۱۷٥، رجال الصحیحین ۲: ٥٥۷۔

[3] ابوالمغیرة سماك بن حرب بن اوس بن خالد المتوفی ۱۲۳ تهذیب التهذیب ٤: ۲۳۲، میزان الاعتدال ۲: ۲۳۲۔

[4] ابوالمعتمر حنش ویقال ابن ربیعة الکنانی۔ تهذیب التهذیب ۳: ٥۸، میزان الاعتدال ۱/ ٦۱۹۔

[5] الطبقات الکبری ۲: ۳۳۷، تذکرة الخواص ٤٤۔

Presented by www.ziaraat.com

محدثین کے اختلاف کا بیان

حدیث

ہم نے علی بن حسین مروزی سے، اُس نے عیسیٰ بن اعمش سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے ابوالبختری سے، اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: جب رسول اللہؐ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی۔ آپؐ مجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہے ہیں، جو مجھ سے تجربہ میں زیادہ ہیں اور میں جوان ہوں، میں ان کے درمیان کیسے فیصلے کروں گا؟ حضور پُرنورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔

ابوالبختری کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے مجھے فرمایا "اس کے بعد فیصلہ کرتے وقت مجھے کبھی کوئی تردد نہیں ہوا۔"

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عمرو بن مُرہ سے، اُس نے ابوالبختری سے، اُس نے حضرت علیؑ سے سُنا، آپؑ نے فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تا کہ میں ان کے فیصلے کروں، میں نے آپؐ کی خدمت میں عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا، تو آپؐ نے میرے سینہ پر دستِ نبوتؐ سے تھپکی دی اور فرمایا اے اللہ! اس کے دل کو نورِ ہدایت سے بھر

Presented by www.ziaraat.com

دے اور اس کی زبان پر سچ جاری فرما۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اسی دعا کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ سناتے وقت جب وہ میری مجلس میں ہوں کبھی تردد نہیں ہوا۔

حدیث

ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں نے عمرو بن مرہ سے، ابوالبختری کے حوالے سے سنی ہے اور کہا کہ مجھے وہ خبر دی ہے جو حضرت علیؑ سے سُنی گئی۔ ابوعبدالرحمٰن کہتا ہے کہ ابوالبختری نے حضرت علیؑ سے کوئی چیز نہیں سُنی۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان رہاوی سے، اُس نے یحییٰ آدم سے، اُس نے شریک سے، اُس نے سماک بن حرب سے، اُس نے حنش بن معتمر سے، اُس نے حضرت علیؑ سے، آپؑ نے فرمایا: مجھے رسولؐ نے جب یمن کی طرف بھیجا تو میں بالکل نوجوان تھا، تو بارگاہِ رسالتؐ میں عرض کی، آپؐ مجھے ایک تجربہ کار قوم کی طرف بھیج رہے ہیں کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں اور مجھے اس میدان کا تجربہ نہیں ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اللہ تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثبات عطا کرے گا، ساتھ یہ بھی فرمایا: اے علیؑ! جب تک تم پہلے شخص کی طرح دوسرے شخص کی بات نہ سُن لو، ان کے درمیان فیصلہ نہ کرنا، جب طرفین کے بیانات سن لو گے تو فیصلہ تم پر واضح ہو جائے گا، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

❀ ❀ ❀

Presented by www.ziaraat.com

الاختلاف عن ابی اسحاق فی هذا الحدیث

اخبرنا احمد بن سلیمان، قال: حدثنا یحیی بن آدم، قال: حدثنا اسرائیل بن ابی اسحاق، عن حارثة بن مضرب، [1] عن علی رضی الله عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن فقلت: انك تبعثنی الی قوم أسن امن منی لأقضی بینهم، فقال: ان الله یهدی قلبك ویثبت لسانك۔ [2]

اخبرنا شبیب، [3] عن ابی اسحاق، عن عمرو بن حبشی [4] عن علی کرم الله وجهه، واخبرنی ابوعبدالرحمان زکریا بن یحیی، قال: حدثنا محمد بن العلاء، قال: حدثنا معاویة بن هشام، عن شیبان عن ابی اسحاق، عن عمرو بن حبشی، عن علی کرم الله وجهه قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی الیمن فقلت: یا رسول الله انك تبعثنی الی شیوخ [5] ذوی اسنان وانی اخاف أن لا اصلیب؟ فقال: ان الله سیثبت لسانك ویهدی قلبك [6]۔

---

[1] العبدی الکوفی تهذیب التهذیب ۲: ۱٦٦، میزان الاعتدال ۱: ٤٤٦۔

[2] الطبقات الکبری ۲: ۳۳۷، مسند احمد ۱: ۸۳، ۸۸، ۱۱۱، ۱۳٦، ۱٤۹۔

[3] شیب بن سعید التیمیمی الحبطی المتوفی ۱۸٦. تهذیب التهذیب ٤: ۳۰٦، میزان الاعتدال ۱: ۲٦۲، خلاصة تهذیب الکمال: ۱۳۸۔

[4] عمرو بن حبشی الزبیدی الکوفی تهذیب التهذیب ۷: ۱٦، میزان الاعتدال ۳: ۲٥۲، وفیه: عمرو بن حریش، تقریبا لتهذیب ۲: ٦۷۔

[5] فی نسخة الی قوم

[6] الطبقات الکبری ۲: ۳۳۷۔

Presented by www.ziaraat.com

ابواسحاق کا اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس نے یحییٰ بن آدم سے، اُس نے اسرائیل بن ابی اسحاق سے، اُس نے حارثہ بن مضرب سے، اُس نے حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے، آپ نے فرمایا جب رسول اللہؐ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا: آپؐ مجھے اس قوم کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں جو مجھ سے بہت زیادہ تجربہ کار ہے، تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمھاری زبان کو ثبات عطا فرمائے گا۔

حدیث

ہم نے شیب سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے عمرو بن حبشی سے، اُس نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجھَہُ، سے اور مجھے ابوعبدالرحمان بن زکریا بن یحییٰ نے بتایا، اُس نے محمد بن علاء سے، اُس نے معاویہ بن ھشام سے، اُس نے شیبان سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے عمرو بن حبشی سے، اُس نے حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے، آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپؐ مجھے عمر رسیدہ اور تجربہ کار لوگوں کی طرف بھیج رہے ہیں اور مجھے خوف ہے کہ میرا کوئی فیصلہ حق سے دُور نہ ہو، آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا اور تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه وآله وسلم:

امرت بسد هذه الابواب غیر باب علی علیہ السلام

اخبرنا محمد بن بشار بن بندار البصری، قال: حدثنا محمد ابن جعفر، قال: حدثنا عوف، عن میمون ابی عبدالله، عن زید ابن جعفر، قال: حدثنا عوف، عن میمون ابی عبدالله، عن زید ابن ارقم[1] قال: کان لنفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ابواب شارعة فی المسجد، قال: فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوماً: سدوا هذه الا بواب الا باب علی، فتکلم فی ذلك الناس، فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم، فحمد الله واثنی علیه ثم قال: اما بعد فانی امرت بسد هذه الابواب غیر باب علی۔ وقال فیه قائلکم، والله ما سددته ولا فتحته ولکنی امرت فاتبعته۔[2]

---

[1] ابو عامر زید بن ارقم بن قیس بن النعمان الانصاری الخزرجی المتوفی ٦٨۔ تہذیب التہذیب ٣: ٣٦٤، تہذیب الاسماء ١: ١٩٩، الاستیعاب ٢: ٥٣٥۔

[2] الغدیر ٣: ٢٠٢، مسند احمد ٤: ٣٦٩، المستدرك ٣: ١٢٥، القول المسدد: ١٧، کفایة الطالب ٨٨، فتح الباری ٧: ١٢، عمدة القاری ٧: ٥٩٢ فالحدیث بنص الحفاظ صحیح رجاله ثقات، تذکرة الخواص: ٤١۔

Presented by www.ziaraat.com

امام علی علیہ السلام کے دروازے کے سوا سب دروازے بند

حدیث

ہم نے محمد بن بشار بن بندار بصری سے، اُس نے محمد بن جعفر سے، اُس نے عوف سے، اُس نے میمون ابی عبداللہ سے، اُس نے زید ابن ارقم سے، اُس نے کہا کہ بعض صحابہ کرام کے دروازے مسجدِ نبویؐ میں کھلتے تھے تو رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت علیؑ کے گھر کے دروازہ کے علاوہ تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اس بات پر لوگوں میں کئی باتیں ہونے لگیں تو رسول ﷺ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ مَیں نے تمہیں حضرت علیؑ کے دروازہ کے باقی تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا ہے اور تم میں سے کچھ لوگوں نے اس پر کچھ کہا ہے، خدا کی قسم مَیں نے دروازے کھولے ہیں اور نہ ہی مَیں نے بند کیے ہیں، مَیں نے اس کی اتباع کی ہے جو مجھے حکم دیا گیا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قوله صلى الله عليه و آله وسلم:

ما أدخلته وأخرجتكم بل الله أدخله وأخرجكم

اخبرنا على بن محمد بن سليمان، (1) عن أبن عتيبة (2)، عن عمرو بن دينار، (3) عن ابى جعفر محمد بن على، (4) عن ابراهيم ابن سعد بن ابى وقاص، (5) عن ابيه ولم يقل مرة عن ابيه قال: كنا عند النبى صلى الله عليه و آله وسلم وعنده قوم جلوس فدخل على كرم الله وجهه، فلما دخل خرجوا، فلماخرجوا تلاوموا فقالوا: والله ما اخرجنا اذا ادخله، فرجعوا فدخلوا، فقال: والله ما انا ادخلته واخرجتكم بل الله ادخله واخرجكم۔ قال ابوعبدالرحمان: هذا اولىٰ بالصواب۔ (6)

---

(1) الصحيح: على بن محمد بن اسحاق بن شداد المتوفى ٢٣٣، تهذيب التهذيب ٧: ٣٧٨۔

(2) الصحيح: ابن عينية، وهو الحافظ ابو محمد سفيان بن عينة بن عمران الهلالى الكوفى مات ١٩٨، تهذيب التهذيب ٤: ١١٧، رجال الصحيحين ١: ١٩٥ تذكرة الحفاظ ١: ٢٦٢۔

(3) ابو محمد عمرو بن دينار المكيا لارم الجمح المتوفى ١٢٦. تهذيب التهذيب ٧: ٢٨، ميزان الاعتدال ٣: ٢٥٩، رجال الصحيحين ٣ق ١: ٢٣١، خلاصة تهذيب الكمال: ٢٤٤، تقريب التهذيب ٢: ٦٩۔

(4) الامام الباقر محمد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب ع. المتوفى ١١٨، تهذيب التهذيب ٩: ٣٥٠، مناقب ابن شهر اشوب ٤: ١٧٨ ط ايران

(5) تهذيب التهذيب ١: ١٢٣، رجال الصحيحين ٢: ١٥، الجرح والتعديل ١ق ١: ١٠١، قاموس الرجال ١: ١٣٤۔

(6) الغدير ٣: ٢٠٧ باسناد آخر عنه، المناقب لابن شهر اشوب ٢: ١٩١۔

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا احمد بن يحيى الكوفى،(1) قال: اخبرنا على وهو ابن قادم،(2) قال: اخبرنا اسرائيل، عن عبدالله بن شريك، عن الحرث بن مالك، (3) قال: اتيت مكة فلقيت سعد بن ابى وقاص فقلت له: هل سمعت لعلى منقبة؟ قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد فنودى فينا لسده ليخرج من فى المسجد الا آل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ قال: فخرجنا، فلما اصبح اتاه عمه فقال: يا رسول الله اخرجت اصحابك واعمامك واسكنت هذا الغلام۔ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما انا امرت باخراجكم ولا باسكان هذا الغلام ان الله هو امر به۔(4) قال فطر:(5) عن عبدالله بن شريك عن عبدالله بن ارقم، عن سعد ان العباس اتى النبى صلى الله عليه وآله وسلم فقال: سددت ابوابنا الا باب على۔ فقال: ما انا فتحها ولا انا سددتها۔(6)

اخبرنا ذكريا بن يحيى السجستانى، قال: حدثنا عبدالله بن عمر، قال: اخبرنا محمد بن وهب بن ابى كريمة الحرانى، قال: اخبرنا مسكين (7)

---

(1) ابو جعفر الكوفى المتوفى ٢٦٤۔ تہذیب التہذیب ١: ٨٩۔

(2) ابوالحسن الخزاعى الكوفى مات ٢١٢۔ تہذیب التہذیب ٣٧٤٧۔ الجرح والتعديل ٣ ق ١: ٢٠١۔

(3) الصحيح الحارث بن مالك۔ تہذیب التہذیب ٢: ١٥٦۔

(4) الغدیر ج٣: ٢٠٧۔

(5) فطر بن خليفة القرشى المخزومى المتوفى ١٥٣، تہذیب التہذیب ٨: ٣٠٠ رجال الصحيحين ٢: ٤١٦

(6) الغدیر ٢: ٢٠٧ باسانيد قوية

(7) ابو عبدالرحمن مسكين بن بكير الحرانى الحذاء۔ تہذیب التہذیب ١٠: ١٢٠، خلاصة تہذیب الكمال: ٣٤٠، ميزان الاعتدال ٤: ١٠١۔

Presented by www.ziaraat.com

قال: حدثنا شعبة عن ابی مليح عن عمرو بن ميمون، عن ابن عباس (1) قال: امر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بابواب المسجد فسدت الا باب علی رضی اله عنه (2)

اخبرنا محمد بن المثنى، قال: حدثنا يحيى بن معاذ، قال: حدثنا ابو وضاح قال: اخبرنا يحيى، حدثنا عمرو بن ميمون، قال: قال ابن عباس: وسد ابواب المسجد غير باب علی رضى الله عنه، فكان يدخل المسجد وهو جنب وهو طریقه لیس له طریق غیرہ۔ (3)

---

(1) عبدالله بن العباس بن عبدالمطلب المتوفی ٦٨ کان من شیعة علی ع واصحابه و خواصه، ذهب بصره من بکائه علی علی ع، وقال بعد ما ذهب بصره:

ان یذهب الله من عینی نورهما ففی لسانی وقلبی منهما نور
قلبی ذکی وذهنی غیر ذی وکل وفی صارم کا اسیف مشهور

الغدیر ١: ٤٩، جامع الراواة ١٠ ٤٩٤، رجال الکشی: ٥٢، تاسیس الشیعة ٣٢٢، اعیان الشیعة ٤١۔ ٣٥، شذرات ١٠ ٧٥، اخبار شعراء الشیعة ٣٠۔

(2) صحیح الترمذی ٢٠ ٣٠١، حلیة اولیاء ٤٠ ١٥٣، فضائل الخمسة ٢٠ ١٥٢، الریاض النضرة ٢٠ ١٩٢۔ الغدیر ٣٠ ٢٠٤، السیرة الحلبیة ٣٠ ٣٧٣۔

(3) فتح الباری ٧: ١٢، ارشاد الساری ٦٠ ٨١، الغدیر ٣٠ ٢٠٥، نظم درر السمطین ص ١٨۔

Presented by www.ziaraat.com

اللہ نے اُسے داخل کیا اور تمہیں خارج کیا

حدیث

ہم نے علی بن محمد بن سلیمان سے، اُس نے ابن عتیبہ سے، اُس نے عمرو بن دینار سے، اُس نے ابو جعفر محمد بن علی سے، اُس نے ابراھیم ابن سعد ابن ابی وقاص سے، اُس نے اپنے باپ سے بغیر ان کا نام لیتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ مَیں اور کچھ دوسرے لوگ بارگاہِ رسالتؐ میں بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران حضرت علی کرم اللہ وجھہ تشریف لائے، جونہی آپ آئے لوگ اُٹھ پڑے اور باہر چلے گئے، پھر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے اللہ کی قسم جب علیؑ داخل ہوئے تو ہمیں نکالا نہیں گیا پھر جب وہ لوگ اندر واپس آ گئے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''خدا کی قسم نہ مَیں نے علیؑ کو داخل کیا ہے اور نہ تمہیں نکالا ہے بلکہ اللہ نے اُسے داخل کیا ہے اور تمہیں نکالا ہے۔''

ابو عبد الرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ یہ حدیث زیادہ درست ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن یحییٰ کوفی سے، اُس نے علی یعنی ابن قادم سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے عبداللہ بن شریک سے، اُس نے حرث بن مالک سے، وہ کہتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے کہ مَیں مکّہ آیا اور حضرت سعد بن وقاص سے ملاقات کی اور ان سے سوال کیا کہ آپ نے حضرت علیؑ کی کوئی فضیلت سُنی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ مسجد میں تھے ہمیں کہا گیا کہ سوائے رسول اکرم ﷺ کی آل اور حضرت علیؑ کی آل کے باقی سب دروازے بند کردو، مسجد کے باہر جا کر بناؤ۔ جب دوسرے دن کی صبح ہوئی تو رسول خداؐ کے چچا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ نے اپنے صحابہ اور چچوں کو مسجد سے باہر نکال دیا اور اس لڑکے کو یہاں رہنے دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، نہ مَیں نے تمہیں نکالا ہے اور نہ اس لڑکے کو یہاں رہنے دیا ہے، اس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

قطر نے کہا کہ اُس نے عبداللہ بن شریک سے سُنا، اُس نے عبداللہ بن ارقم سے، اُس نے سعد سے، اُس نے کہا کہ حضرت عباس رسول اللہؐ کے پاس آئے اور عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دروازے بند کر دیئے اور علیؑ کا دروازہ رہنے دیا؟ تو آپؐ نے فرمایا، مَیں نے نہ اس کا دروازہ کُھلا رہنے دیا ہے اور نہ تمہارے دروازوں کو بند کیا ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سجستانی سے، اُس نے عبداللہ بن عمر سے، اُس نے محمد بن وھب بن ابی کریمہ خرانی سے، اُس نے مسکین سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے ابوملیح سے، اُس نے عمرو بن میمون سے، اُس نے ابن عباس سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کر دیا جائے، صرف حضرت علیؑ کا دروازہ کُھلا رہنے دیا جائے۔

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے یحییٰ بن معاذ سے، اُس نے ابووضاح سے،

Presented by www.ziaraat.com

اُس نے یحییٰ سے، اُس نے عمرو بن میمون سے، اُس نے ابن عباس سے، اُس نے کہا کہ تمام وہ دروازے جو مسجد میں کھلتے تھے سوائے علیؑ کے دروازے کے سب بند کر دیئے گئے، حضرت علیؑ حالتِ جُنب میں بھی مسجد میں تشریف لاتے تھے، آپ کے گھر کیلئے سوائے مسجد کے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

منزلة علی بن ابی طالب کرم الله وجهه من النبی صلی الله علیه وآله وسلم

اخبرنا بشر بن هلال البصری، قال: حدثنا جعفر وهو ابن سلیمان، قال: حدثنا حرب بن شداد، عن وساد، (1) عن سعید بن المسیب، عن سعد بن ابی وقاص قال: لماغزا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم غزوة تبوک خلف علیاً کرم الله وجهه فی المدینة قالوا فیه: مله وکره صحبته فتبع علی رضی الله عنه النبی صلی الله علیه وآله وسلم حتی لحقه فی الطریق، قال: یا رسول الله، خلفتنی بالمدنیة مع الذراری والنساء حتی قالوا: مله وکره صحبته فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم: یا علی انماخلفتک علی اهلی، اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لانی بعدی۔ (2)

اخبرنا القدیم بن ذکریا بن دینار الکوفی (3) قال: حدثنا ابونعیم، قال: حدثنا عبدالسلام عن یحیی بن سعید، عن سعید ابن المسیب، عن سعد بن ابی وقاص: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعلی رضی الله عنه: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ (4)

---

(1) لم اجد له ذکراً فی کتب الحدیث والرجال۔

(2) مستدرک الحاکم ۳: ۱۰۸، الاصابة ۵: ۵۰۹، البدایة والنهایة ۸: ۷٦۷۔ مسند ابوداؤد ۱: ۲۸، مشکل الآثار ۲: ۳۰۹، الغدیر ۳: ۲۰۱، فضائل الخمسه ۱: ۲۹۹۔

(3) لم اجدله ذکراً فی کتب الحدیث والرجال۔

(4) کفایة الطالب: ۱٤۹، صحیح البخاری ۳: ٥٤، و: ۱۸٥، و صحیح مسلم ۲: ۲۳٦، الصواعق ۳۰و۷٤، نور الابصار ٦۸، تاریخ الخلفاء ٦٥، العقد الفرید ۲: ۱۹٤، کنز العمال ٦: ۱٥۲۔

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا ذکریا بن یحیی، قال: اخبرنا ابو مصعب [1] ان الدراوردی [2] حدثه عن هشام، عن سعید بن المسیب، عن سعد قال: لما خرج رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم الی تبوك خرج علی رضی الله عنه فتبعه فشکا وقال: یا رسول الله اتترکنی مع الخوالف۔ فقال النبی صلی الله علیه وسلم: یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا النبوة۔

دربارِ رسالتؐ میں امام علی علیہ السلام کا مقام

حدیث

ہم نے بشر بن حلال بصری سے، اُس نے جعفر یعنی ابن سلیمان سے، اُس نے حرب بن شداد سے، اُس نے وساد سے، اُس نے سعید بن مسیب سے، اُس نے سعد بن وقاص سے، اُس نے کہا کہ جب رسول خدا غزوہ تبوک کیلئے عازمِ سفر ہوئے تو حضرت علیؑ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر پیچھے چھوڑا، لوگوں نے باتیں بنائیں کہ رسول اللہ ﷺ علیؑ سے اُکتا گئے ہیں اور ان کی صحبت کو پسند نہیں فرماتے، پس حضرت علیؑ، رسولؐ اللہ کے پیچھے چل پڑے، حتیٰ کہ راستے میں ملاقات ہوگئی تو آپؑ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ دیا ہے اور لوگ میرے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ آپؐ مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] عبدالسلام بن حفص و یقال ابن مصعب السلمی۔ تہذیب التہذیب ٦: ٣١٧ تقریب التہذیب ١: ٥٠٦۔

[2] ابو محمد عبدالعزیز بن محمد بن عبید بن ابی عبیدالمدنی المتوفی ١٨٦۔ تہذیب التہذیب ٦: ٣٥٣، رجال الصحیحین ١: ٣١٢، الجرح والتعدیل ٢ق٢: ٣٩٥۔ اللباب ١: ٤١٥

Presented by www.ziaraat.com

اے علیؑ! ہم نے تمہیں اپنے اہل وعیال کی حفاظت کیلئے پیچھے چھوڑا ہے، کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی لیکن میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

حدیث

ہم نے قدیم بن زکریا بن دینار کوفی سے، اُس نے ابو نعیم سے، اُس نے عبد السلام سے، اُس نے یحییٰ بن سعید سے، اُس نے سعید بن میتب سے، اُس نے سعد بن ابی وقاص سے، اُس نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

((انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ))

"تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے ہے۔"

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے ابو مصعب سے، اُس نے دراوردی سے، اُس نے ھشام سے، اُس نے سعید بن میتب سے، اُس نے سعد سے، اُس نے کہا کہ جب رسول خداؐ غزوہ تبوک کیلئے نکلے تو حضرت علی علیہ السلام پیچھے پیچھے چلے آئے، جب ملاقات ہوئی تو شکایت کی یا رسولؐ اللہ! آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں۔ یہ سُن کر رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

الاختلاف على محمد بن المنكدر في هذا الحديث

اخبرنا اسحاق بن موسیٰ بن عبدالله بن یزید الانصاری [1] قال: حدثنا داود بن كثير الرقي، [2] عن محمد، عن سعيد بن المنكدر ابن المسيب، [3] عن سعد: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي: انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي۔ [4]

اخبرنا صفوان بن محمد بن عمرو، قال: حدثنا احمد بن خالد قال: حدثنا عبدالعزيز بن ابي سلمة الماجشون، عن محمد بن المنكدر قال سعيد بن المسيب: اخبرني ابراهيم بن سعد انه سمع اباه سعداً وهو يقول: قال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه: اما رضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبوة بعدي۔ قال سعيد: فلم ارض حتى اتيت سعداً فقلت: شيء حدثت به ابنك وما هو؟ وانتهى فقال: اخبرنا على هذا فلان،

---

[1] تہذيب التهذيب ١: ٢٥١، رجال الصحيحين ١: ٣٣، شذرات الذهب ٢: ١٠٥، الجرح والتعديل ١ق ١: ٢٣٥، تاريخ بغداد ٦: ٣٥٥۔

[2] تہذيب التهذيب ٣: ١٩٩، ميزان الاعتدال ٢: ١٩، خلاصة تہذيب الكمال: ٩٤

[3] الصحيح ان تكون هكذا عن محمدبن المنكدر عن سعيد بن المسيب. تہذيب التهذيب ٦: ٤٧٣، رجال الصحيحين ٢: ٤٤٩، خلاصة تہذيب الكمال: ٣٠٨

[4] صحيح الترمذي ٢: ٣٠١۔

Presented by www.ziaraat.com

فقال: ما هو ابن اخی، فقلت: هل سمعت النبی صلی الله علیه وآله وسلم یقول لیلی: کذا و کذا، قال: نعم واشار الی اذنیه [1] والا فاسکتا لقد سمعته یقول ذلک۔ [2]

وخالفه یوسف بن الماجشون [3] فرواه عن محمد بن المنکدر عن سعد بن عامر بن سعد، عن ابیه، وتابعه علی روایته عن عامر ابن سعد، [4] وعلی بن زید بن جدعان۔ [5]

اخبرنا زکریا بن یحیی، قال: حدثنا ابن الشوارب، قال: حدثنا حماد بن زید، عن علی بن زید، عن سعید بن المسیب، عن عامر بن سعد، عن سعد: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعلی: انت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعد۔ قال سعید: فاحببت ان اشافه بذلک سعداً فاتیته فقلت: ما حدیث حدثنی به عنک عامر؟ فادخل اصبعیه فی اذنیه وقال: سمعت من رسول الله، والا فاستکتا۔ [6]

---

[1] فی روایة فوضع اصبعیه علی اذنیه فقال: نعم والا فاسکتا

[2] اسد الغابة ٤: ٢٦، فضائل الخمسة ٢: ٣٠٠، الغدیر ٣: ٣٠٠۔

[3] یوسف بن یعقوب بن الماجشون المتوفی ١٨٤، تهذیب التهذیب ١١: ٤٣٥ تقریب التهذیب ٢: ٣٨٣۔

[4] عامر بن سعد بن ابی وقاص الزہری مات ١٠٤، تهذیب التهذیب ٥: ٦٣، رجال الصحیحین ١: ٣٧٦، خلاصة تهذیب الکمال ١٠٠

[5] ابوالحسن البصری اصله من مکة المتوفی ١٢٩، تهذیب التهذیب ٧: ٣٢٢ رجال الصحیحین میزان الاعتدال ٣: ١٢٧، تقریب التهذیب ٢: ٣٧۔

[6] فضائل الخمسة ٢: ٣٠٠ عن طرق مختلفة واسانید صحیحة ثابتة، الغدیر ٣: ٣٠١

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا محمد بن وهب الحرانی، قال: اخبرنا سکن بن سکن، (1) قال: حدثنا شعبة، عن علی ابن زید قال: سمعت سعد ابن المسیب یحدث عن سعد ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال لعلی رضی الله عنه: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی؟ قال علی: رضیت رضیت فسالته بعد ذلك، فقال: بلی۔ (2)

قال ابو عبدالرحمن: وما علمت احداً تابع عبدالعزیز بن الماجشون علی روایته عن محمد بن المنکدر عن سعید بن المسیب غیر ابراهیم بن سعد، علی ان ابراهیم بن سعد قدروی هذا الحدیث عن ابیه۔

اخبرنا محمد بن بشار البصری، قال: حدثنا محمد یعنی ابن جعفر غندر قال: اخبرنا شعبة بن ابراهیم، قال: سمعت ابراهیم بن سعد یحدث عن ابیه عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم انه قال لعلی: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی۔ (3)

اخبرنا عبدالله بن سعد البغدادی، (4) قال: حدثنا ابی عن ابن

---

(1) الصحیح السکن بن ابی السکن اسماعیل الانصاری البرجمی البصری الاصم، تهذیب التهذیب ٤: ١٢٥، اللباب ١: ١٠٨، تقریب التهذیب ١: ٣١٢ وفیه السکن بن اسماعیل الانصاری البرجمی،، المشتبه ١: ٥٩

(2) مسند احمد بن حنبل ١: ١٧٥ وفیه قلت اسعد بن مالك: انك انسان فیك حدة وانا ارید ان اسالك، قال: ما هو؟ قال: قلت: علی ع. قال: فقال: ان النبیّ ص قال لیلی الحدیث.

(3) حلیة الاولیاء ٧٠: ١٩٤، مسند ابو داود ١: ٢٨، مسند احمد ١: ١٧٤ المناقب للخوارزمی: ٨٣

(4) ابو القاسم البغدادی، تهذیب التهذیب ٥: ٢٣٤، تاریخ بغداد ٩: ٤٧٢ تقریب التهذیب ١: ٤١٨، الجرح والتعدیل ٢ ق ٢: ٦٤

Presented by www.ziaraat.com

اسحاق، قال: حدثنی محمد بن طلحة بن زید بن مکانة [1] عن ابراهیم بن سعید بن ابی وقاص، عن ابیه سعد انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی رضی الله عنه حین خلفه فی غزوة تبوك علی اهله: الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ [2]

قال ابوعبدالرحمان: وقد روی هذا الحدیث عن عامر بن سعد عن ابیه من غیر حدیث سعید ابن المسیب۔

اخبرنا محمد بن المثنی، قال: اخبرنا ابوبکر الحنفی [3] قال: حدثنا بکر بن مسمار، قال: سمعت عامر بن سعد یقول: قال معاویة لسعد بن ابی وقاص: ما یمنعك ان تسب ابن ابی طالب [4] ؟ قال: لا اسبه، ما ذکرت ثلاثاً قالهن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لئن یکون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم۔ [5] لا اسبه ما ذکرت حین نزل الوحی علیه، فاخذ علیا وابنیه وفاطمة فادخلهم تحت ثوبه ثم قال: رب هؤلاء اهل بیتی واهلی۔ ولا اسبه ما ذکرت حین خلفه فی غزوة غزاها، قال علی: خلفتنی مع الصبیان

---

[1] الصحیح محمد بن طلحة بن یزید بن رکانة بن عبد یزید المطلبی الحجازی مات ۱۱۱، تہذیب التہذیب ۹: ۲۳۹، الجرح والتعدیل ۳ ق ۲: ۲۹۱، تقریب التہذیب ۲: ج۱۷۳۔

[2] حلیة الاولیاء ۷: ۱۹۵ و ۱۹۶، مشکل الآثار ۲: ۳۰۹، تاریخ بغداد ۱۱: ۴۳۲، مسند احمد ۱: ۱۸۲، سیرة ابن ہشام ٤: ۱٦۲۔

[3] تہذیب التہذیب ۱۲: ٤۳، الکنی والاسماء ۱: ۱۱۹، رجال الصحیحین ۲: ٦۱۹

[4] فی روایة: ان تسب اباتراب۔

[5] فی روایة: قال له معاویة: ما هن یا ابا اسحاق قال:

Presented by www.ziaraat.com

والنساء، قال: اولا ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبوة بعدى۔ ولا اسبه ما ذكرت يوم خيبر حين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله ويفتح الله على يديه فتطا ولنا، فقال: اين على؟ فقالوا: هو ارمد، فقال: ادعوه۔ فدعوه، فبصق في عينيه ثم اعطاه الراية، ففتح الله عليه، فوالله ما ذكرت معاوية بحرف حتى اخرج من المدينة۔ [1]

اخبرنا محمد بن بشار، قال: حدثنا محمد بن شعبة، عن الحكم، عن المصعب بن سعد، قال: خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على ابن ابى طالب فى غزوة تبوك[2] فقال: يا رسول الله تخلفنى بين النساء والصبيان؟ فقال: اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعد۔ [3] خالفه ليث فقال: عن عائشة بنت سعد۔ [4]

اخبرنا الحسن بن اسماعيل بن سليمان المصيصى الخالدى، قال: اخبرنا المطلب عن ليث، عن الحكم، عن عائشة بنت سعد، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلى رضى الله عنه: في غزوة تبوك: انت يا ابن ابى طالب منى مكان هارون من موسى الا انه لا نبى من بعدى۔ [5]

---

[1] المستدرك ۳۰۸:۱۰۸، کنزل العمال ۴۰۵۰۶، الغدیر ۳: ۲۰۰ وفیہ صیح عند الحافاظ الاثبات هذا الحدیث ثم ذکر مصادر الحدیث وطرقه واسانیده، نظم درر السمطین ص ۱۱۴۔

[2] وقعت فی رجب سنة تسع، سیرة ابن هشام ۱۵۹:۴، ۱۷۳۔

[3] مسند احمد ۱: ۱۷۷، فضائل الخمسة ۱: ۳۰۴

[4] تہذیب التہذیب ۱۲: ۴۳۶، اعلام النساء ۳: ۱۳۵، رجال الصحیحین ۲: ۶۱

[5] الریاض النضرة ۲: ۱۶۲ بسند آخر۔

Presented by www.ziaraat.com

قال ابو عبدالرحمان: وشعبة احفظ وليس ضعيف الحديث فقد روته عائشة بنت سعد۔

اخبرنا ذكريا بن يحيى، قال: اخبرنا ابو مصعب الدر اوردى عن عبدالمجيد، (1) عن عائشة، عن ابيها انه قال رضى الله عنه: خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى اتى ثنية الوداع من غزوة تبوك وعلى يشتكى وهو يقول: اتخلفنى مع الخوالف، فقال النبى صلى الله عليه وسلم: اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا النبوة۔ (2)

اخبرنا الفضل بن سهل البغدادى، قال: حدثنا احمد الزبيرى قال: حدثنا عبدالله بن خبيب بن ابى ثابت، عن حمزة بن عبدالله عن ابيه، عن سعد قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فى غزوة تبوك وخلف علياً، فقال: اتخلفنى؟ فقال: اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعدى۔ (3)

محمد بن المنکدر کا اختلاف

حدیث

ہم نے اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید انصاری سے، اُس نے داؤد بن کثیر الرقی سے، اُس نے محمد سے، اُس نے سعید بن المنکدر سے، اُس نے ابن مسیب

(1) عبدالمجيد بن سهل بن عبدالرحمن بن عوف. تهذيب التهذيب ٦: ٣٨٠. رجال الصحيحين ١: ٣٢٥، الجرح والتعديل ٣ ق ١: ٦٤ وفيه عبدالمجيد بن سهل.

(2) مجمع الزوائد ٩: ١١٠، مسند احمد ١: ١٧٠.

(3) كفاية الطالب: ١٤٩.

Presented by www.ziaraat.com

سے، اُس نے سعد سے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔

حدیث

ہم نے صفوان بن محمد بن عمرو سے، اُس نے احمد بن خالد سے، اُس نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون سے، اُس نے محمد بن المنکدر سے، اُس نے سعید بن مسیتب سے، اُس نے ابراہیم بن سعد سے اور اُس نے اپنے باپ سعد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کیلئے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔

سعید فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات پر اطمینان نہیں ہوا، میں حضرت سعد بن وقاص کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپ نے اپنے بیٹے کو کوئی حدیث بیان کی ہے اور جو بیان کی ہے وہ حدیث کیا ہے؟ تو جناب سعد نے بتایا۔ اے میرے بھائی کے بیٹے! فلاں نے جو بات کی ہے وہ کیا ہے، جو بات رسولؐ اللہ نے علیؑ کیلئے فرمائی ہے وہ آپ نے سُنی ہے کہ ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایسے اور ایسے ہیں؟ تو کہا ہاں، پھر اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مَیں نے ان کانوں کیساتھ اس حدیث کو سُنا ہے۔

یوسف بن ماجشون نے راویوں کے اس طریقہ کی مخالفت کی ہے اور محمد بن المنکدر سے، سعید بن عامر بن سعد، علی بن زید بن جدعان کی روایت کی پیروی کی ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے ابن شوارب سے، اُس نے حماد بن زید سے، اُس نے علی بن زید سے، اُس نے سعید بن مسیتب سے، اُس نے عامر بن سعد

Presented by www.ziaraat.com

سے، اُس نے سعد سے کہ نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: "کہ تیری مثال مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔"

سعید بن میتب کہتے ہیں کہ مَیں نے چاہا کہ مَیں سعد بن ابی وقاص سے ملاقات کروں اور اس حدیث کے بارے میں بات کروں، مَیں ان کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا آپ سے یہ حدیث آپ کے بیٹے عامر نے سُنی ہے؟ تو آپ نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا، اگر یہ بات ایسے نہ ہو تو یہ کان بہرے ہو جائیں، مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن وھب حرانی سے، اُس نے سکن بن سکن سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے علی بن زید سے، اُس نے سعید بن میتب سے، اُس نے سعد سے کہ رسول نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی تو حضرت علیؑ نے فرمایا: مَیں راضی ہوں، مَیں راضی ہوں بعد میں پھر پوچھا تو فرمایا مَیں راضی ہوں۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ مجھے معلوم نہیں اس روایت کے اس طریق پر عبدالعزیز بن ماجشون کی کسی نے پیروی کی ہو جو محمد بن منکدر کے طریقہ پر سعید بن میتب سے بیان کی گئی ہے حالانکہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص نے یہ حدیث اپنے والد حضرت سعد سے سُنی ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن بشار بصری سے، اُس نے محمد یعنی ابن جعفر غندر سے، اُس نے

Presented by www.ziaraat.com

شعبہ بن ابراہیم سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے ابراہیم بن سعد سے سُنا ہے، وہ اپنے والد سعد سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے رسولؐ اللہ سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں یہ سُنا جب آپؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے اہل وعیال کی نگرانی کیلئے مدینہ میں چھوڑا اور آپ غزوہ تبوک کیلئے تشریف لے گئے تھے، فرمایا اے علیؑ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو، تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

حدیث

ہم نے عبداللہ بن سعد بغدادی سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے ابن اسحاق سے، اُس نے محمد بن طلحہ بن زید بن مکانہ سے، اُس نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے، اُس نے اپنے باپ سعد سے، اُس نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، انھوں نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ یہ حدیث عامر بن سعد سے روایت کی گئی ہے جو اُس نے اپنے باپ سعد سے روایت کی ہے اور یہ سعید ابن میتب کے علاوہ ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے ابوبکر حنفی سے، اُس نے بکر بن مسمار سے، اُس نے عامر بن سعید سے، وہ کہتے ہیں کہ معاویہ نے سعد بن وقاص سے پوچھا وہ کونسی بات ہے جس کی وجہ سے تم ابن ابی طالبؑ کو گالیاں نہیں دیتے؟

اُس نے جواب میں کہا کہ مَیں علیؑ کو گالیاں نہیں دوں گا کیونکہ مَیں نے

Presented by www.ziaraat.com

رسول اللہ ﷺ سے تین ایسی باتیں سُن رکھی ہیں اگر ان میں سے ایک بھی میرے لئے ہوتی تو مجھے سُرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ اس وجہ سے مَیں انھیں کبھی گالیاں نہیں دوں گا، جب وحی نازل ہوئی تو رسول خداؐ نے حضرت علیؑ اور اُن کے دونوں بیٹوں اور حضرت فاطمہ زہراؑ کو اکٹھا کر کے کپڑا ان پر اوڑھ لیا اور دعا مانگی اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیتؑ اور اہل ہیں۔

اس کے علاوہ مَیں اس بات کی وجہ سے ان کو گالیاں نہیں دوں گا، جب غزوہ تبوک کے موقع پر ان کو پیچھے چھوڑا تو اُس وقت حضرت علیؑ نے عرض کی، آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا اے علیؑ! تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں۔ ان دو کے علاوہ تیسری بات ہے جس کی وجہ سے مَیں انھیں گالیاں نہیں دوں گا۔

روزِ خیبر جب رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ مَیں اس مَرد کو علَم دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں، اللہ اُس کے ہاتھ پر خیبر کی فتح عطا فرمائے گا تو اُس وقت ہم سب اپنی گردنیں لمبی کر کے علَم کو دیکھ رہے تھے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: علیؑ کہاں ہیں؟ لوگوں کہا کہ ان کی آنکھیں دُکھتی ہیں، آپؐ نے فرمایا: انھیں بلاؤ۔ جب حضرت علیؑ آئے تو آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور انھیں پرچم عنایت فرمایا اور اللہ نے ان کے ذریعے فتح عطا فرمائی۔ راوی کہتا ہے کہ جب معاویہ نے حضرت علیؑ کے یہ فضائل سُنے تو فوراً مدینہ منورہ سے چلتا بنا۔

حدیث

ہم نے محمد بن بشار سے، اُس نے محمد بن شعبہ سے، اُس نے حکم سے، اُس نے

Presented by www.ziaraat.com

مصعب بن سعد سے، اُس نے کہا کہ جب رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ چھوڑا تو انھوں نے عرض کی، یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے عورتوں اور بچّوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔تو آپؐ نے فرمایا: یاعلیؑ! تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد نبی نہیں۔لیث نے اس طریقہ کی مخالفت کی ہے اُس نے یہ روایت عائشہ بن سعد بن ابی وقاص سے کی ہے۔

حدیث

ہم نے حسن بن اسماعیل بن سلیمان مصیصی خالدی سے، اُس نے مطلب سے، اُس نے لیث سے، اُس نے حکم سے، اُس نے عائشہ بن سعد سے کہ رسولؐ خدا نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علیؑ کے بارے میں فرمایا: اے ابوطالبؑ کے فرزند! تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی لیکن نبوت میرے بعد نہیں۔

ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ شعبہ مضبوط حافظہ کے مالک تھے، یہ حدیث ضعیف نہیں ہے پس یقیناً یہ حدیث حضرت عائشہ بن سعد نے روایت کی ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے ابومصعب دراوردی سے، اُس نے عبدالمجید سے، اُس نے عائشہ بن سعد سے، اس نے اپنے والد سعد سے کہ جب رسول اکرمؐ غزوہ تبوک کیلئے نکلے اور ثنیۃ الوداع نامی جگہ پر آئے تو حضرت علی علیہ السلام نے ازراہِ شکایت عرض کی کہ آپؐ مجھے عورتوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں تو رسول خداؐ فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون نبی کو جناب موسیٰ نبی سے تھی لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث

ہم نے فصل بن سہل بغدادی سے، اُس نے احمد زبیری سے، اُس نے عبداللہ بن خبیب بن ابی ثابت سے، اُس نے حمزہ بن عبداللہ سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے حضرت سعد سے کہ جب رسول اللہؐ غزوہ تبوک کیلئے چلے تو حضرت علیؑ کو پیچھے چھوڑا تو انھوں نے عرض کی کہ آپؐ مجھے پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں، تو رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

الاختلاف علی عبدالله بن شریک فی هذا الحدیث

اخبرنا القاسم بن ذکریا بن دینار الکوفی، قال: حدثنا ابونعیم، 1 قال: حدثنا فطر، عن عبدالله بن شریک، عن عبدالله ابن ارقم الکنانی، 2 عن سعد ابن ابی وقاص: ان النبی ﷺ قال لعلی: انت منی بمنزلة هارون من موسی۔ 3

اخبرنا احمد بن یحیی الکوفی، قال: حدثنا دعبل وهو نادم، قال: حدثنا اسرائیل، عن عبدالله بن شریک، عن حرب بن سلك قال: قال سعد ابن مالك: ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم غزا علی ناقته الجدعاء وخلف علیاً، وجاء علی حتی تعدی الناقة فقال: یا رسول الله، زعمت قریش انك انما خلفتنی انك استثقلتنی وکرهت صحبتی۔ وبکی علی رضی الله عنه، فنادی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الناس: ما منکم احد، وله

---

1 تہذیب التہذیب ۱۲: ۲۵۸۔

2 عبدالله بن ارقم بن عبد یغوث بن وهب القرشی الزهری توفی بمکة ٦٤۔ تہذیب التہذیب ٥: ١٦٤، اسد الغابة ٣: ١١٤، تجرید اسماء الصحابة ١: ٣١٨، الاستیعاب ٣: ٨٦٥۔

3 فضائل الخمسة ١: ٣٠١۔

Presented by www.ziaraat.com

حاجته بابن ابی طالب، اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ قال علی رضی الله عنه: رضیت عن الله عن وجل وعن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔ [1]

اخبرنا عمر بن علی، قال: حدثنا یحیی یعنی ابن سعید، قال: حدثنا موسی الجهنی، قال: دخلت علی فاطمة بنت علی [2] فقال لها رفیقی! هل عندك شي ء من والدك یرهب، قالت: حدثتنی اسماء بنت عمیس [3]: ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال لعلی: انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ [4]

اخبرنا احمد بن سلیمان، قال: حدثنا جعفر بن عون، عن موسی الجهنی، قال: ادرکت فاطمة بنت علی وهی بنت عانین سنة فقلت لها: تحفظین عن ابیك شیئا؟ قالت: لا، ولکنی سمعت اسماء بنت عمیس [5] انها سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: یا علی انت منی

---

[1] فضائل الخمسة ۱: ۳۰۶ نقلا عن الخصائص۔

[2] فاطمة الصغری توفیت ۱۱۷، تهذیب التهذیب ۱۲: ٤٤۳، اعلام النساء ٤: ۸۱، تقریب التهذیب ۲: ۶۰۹، خلاصة تهذیب الکمال: ٤۲۵۔

[3] اسماء بنت عمیس بن النعمان، هاجرت مع زوجها جعفر الی الحبشة فولدت له هناك محمداً وعبدالله وعوناً، ثم حاجرت الی المدینة فلما قتل جعفر زوجها تزوجها ابو بکر فولدت له محمد بن ابی بکر، ثم مات عنها، فتزوجها علی ابن ابی طالب ع فولدت له یحیی سیرة ابن هشام ۱: ۲۵۷، مجمع الرجال ۷: ۱۷۰۔

[4] الریاض النضرة ۲: ۱۹۵۔

[5] تهذیب التهذیب ۱۲: ۳۹۸، اعلام النساء ۱: ۵۷، الدر المنثور ۳۵، اسد الغابة ۵: ۳۹۵۔

Presented by www.ziaraat.com

بمنزلة هارون من موسى الا انه ليس من بعدی نبی۔ 1

قال: حدثنا احمد بن عثمان بن حکیم، قال: حدثنا ابو نعيم، قال: حدثنا حسن وهو ابن صالح عن موسى الجهنى. عن فاطمة بنت علی، عن اسماء بنت عميس: ان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم قال: يا علی انك منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی۔ 2

اخبرنا محمد بن يحيى بن عبدالله النيسا بوری، واحمدبن عثمان ابن حكيم الدراوردی، اللفظ لحمد قال: حدثنا عمرو بن طلحة، قال: حدثنا اسباط، عن سماك، عن عكرمة، عن ابن عباس، ان علياً كان يقول فی حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم، ان الله تعالىٰ يقول: (افئن مات او قتل انقلبتم على اعقابكم) 3 والله لا ننقلب على اعقابنا بعد اذ هدانا الله، والله لئن مات او قتل لا قاتلن على ما قاتل عليه حتى اموت، والله انی لاخوه ووليه ووارثه وابن عمه فمن احق به منی؟ 4

اخبرنا الفضل بن سهل، قال: حدثني عفان بن مسلم، 5 قال: حدثنا ابوعوانة، عن عثمان بن المغيرة، عن ابی صادق، عن ربيعة بن ماجد:

---

1 مسند احمد ٦: ٣٦٩، تاريخ بغداد ١٠: ٤٣ و ١٢: ٣٢٣، الاستيعاب ٢: ٤٥٩۔

2 المصدر السابق، نظم درر السمطين ص ١١٩۔

3 سورة آل عمران: ١٤٤

4 المستدرك ٣: ١٢٦، فتح المالك العلى: ٦١، الرياض النضرة ٢: ٢٢٦ مجمع الزوائد ٩: ١٣٤، الغدير ٣: ١١٣ وفيه مصادر واسانيد هذا الحديث بصورة مفصلة وطرق مختلفة۔

5 ابو عثمان البصری المتوفى ٢٢٠/٢١٩ تهذيب التهذيب ٧: ٢٣٠، شذرات الذهب ٢: ٣٢٧، رجال الصحيحين ١: ٤٠٧، تاريخ بغداد ١٢: ١٦٩

Presented by www.ziaraat.com

ان رجلا قال لعلی بن ابی طالب رضی الله عنه: یا امیر المؤمنین لم ورثت دون اعمامك ؟ قال جمع رسول الله صلی الله علیه وآله او قال: دعا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بنی عبدالمطلب فصنع لهم مداً من الطعام فاکلوا حتی شبعوا وبقی الطعام کما هو کانه لم یمس، ثم دعا بغمر فشربوا حتی رووا وبقی الشراب کانه لم یمس او لم یشرب، فقال: یا بنی عبدالمطلب انی بعثت الیکم خاصة والی الناس عامة، وقد رایتم من هذه الآیة ما قد رایتم وایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی ووازنی۔ فلم یقم الیه احد، فقمت الیه و کنت اصغر القوم فقال: اجلس۔ ثم قال: ثلاث مرات، کل ذلك اقوم الیه فیقول: اجلس۔ حتی کان فی الثالثة ضرب بیده علی یدی۔ ثم قال: فبذلك ورثت ابن عمی دون عمی۔ (1)

اخبرنا زکریا بن یحیی، قال حدثنا عثمان، قال حدثنا عبدالله بن نمیر، قال: حدثنا مالك بن مغول، عن الحرث بن حصین عن ابی سلیمان الجهنی قال: سمعت علیاً علی المنبر یقول: انا عبدالله واخو رسول الله، لا یقول بها الا کذاب مفتر۔ (2) فقال: اخبرنا عبدالله واخو رسوله، محبوب (3)

---

(1) مسند احمد ۱: ۱۹۵، مجمع الزوائد ۸: ۳۰۲، تاریخ الطبری ۲: ۶۳، الریاض النضرة ۲: ۱۶۷، کنز العمال ۶: ۴۰۸، الغدیر ۲: ۲۷۹، ۲۸۵، و ج ۳: ۱۱۷

(2) الغدیر ۳: ۱۱۵، الریاض النضرة ۲: ۱۶۸، کنز العمال ۶: ۱۵۳، فضائل الخمسة ۱: ۳۲۹.

(3) اسمه محمد بن الحسن بن هلال بن ابی زینب، ولقبه محبوب به اشهر. تهذیب التهذیب ۹: ۱۱۹، تقریب التهذیب ۲: ۱۵۴، الجرح والتعدیل ۳ ق ۲: ۲۲۸.

Presented by www.ziaraat.com

اختلاف

حدیث

ہم نے قاسم بن زکریا بن دینار کوفی سے، اُس نے ابونعیم سے، اُس نے قطر سے، اُس نے عبداللہ بن شریک سے، اُس نے عبداللہ ابن ارقم کنانی سے، اُس نے سعد بن وقاص سے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے فرمایا: تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

حدیث

ہم نے احمد بن یحییٰ کوفی سے، اُس نے دعبل یعنی نادم سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے عبداللہ بن شریک سے، اُس نے حربن بن سلک سے، اُس نے سعد بن مالک سے، انھوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ اپنی ناقہ جدعا پر سوار ہو کر غزوہ تبوک کو جانے لگے، حضرت علیؑ کو مدینہ چھوڑا، جب حضرت علی علیہ السلام آپ کو ملنے کیلئے آئے تو ناقہ دوڑے جا رہی تھی، اسی دوران حضرت علیؑ نے آپ کو جالیا اور عرض کی کہ قریش خیال کئے ہوئے ہیں کہ آپؐ نے مجھے اس لئے پیچھے چھوڑا کہ آپؐ مجھے ناپسند کرنے لگے ہیں اور مجھے اپنے آپ پر بوجھ محسوس کرتے ہیں۔ اس گفتگو کے بعد آپ رونے لگے، پس رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو بلند آواز کیساتھ خطاب فرمایا، تم میں ایک بھی ایسا نہیں جو علیؑ کا محتاج نہ ہو، پھر فرمایا: یا علیؑ! تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو

Presented by www.ziaraat.com

ہارون کو موسیٰ سے تھی، لیکن میرے بعد نبی نہیں۔تو یہ سُن کر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:
مَیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔

حدیث

ہم نے عمر بن علی سے، اُس نے یحییٰ یعنی ابن سعید سے، اُس نے موسیٰ جھنی سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے حضرت فاطمہ بنت علیؑ کی خدمت میں حاضری دی، میرے ساتھی نے ان سے پوچھا کیا آپ کے پاس تمہارے اپنے والدگرامی کے فضائل کے متعلق کوئی حدیث ہے تو انہوں فرمایا کہ مَیں نے حضرت اسماء بنت عمیس سے سُنا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے فرمایا کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس جعفر بن عون سے، اُس نے موسیٰ جھنی سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے حضرت فاطمہ بنت علیؑ کی زیارت کی جب آپؑ کی عمر اسی (۸۰) سال تھی، مَیں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کو اپنے والدگرامی کے متعلق کوئی حدیث یاد ہے؟ آپ نے فرمایا: مگر مَیں نے اسماء بنت عمیس سے سُنا ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علی علیہ السلام کیلئے فرمایا! تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد نبی نہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن عثمان بن حکیم سے، اُس نے ابونعیم سے، اُس نے حسن یعنی ابن صالح سے، اُس نے موسیٰ جہنی سے، اُس نے فاطمہ بنت علی سے، اُس نے اسماء

Presented by www.ziaraat.com

بنت عمیس سے، انھوں نے رسول اللہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علیؑ! تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن یحییٰ بن عبداللہ نیشاپوری سے، اُس نے احمد بن عثمان ابن حکیم، دراوردی سے، اُس نے محمد سے، اُس نے عمرو بن طلحہ سے، اُس نے اسباط سے، اُس نے سماک سے، اُس نے عکرمہ سے، اُس نے ابن عباس سے کہ حضرت علی علیہ السلام پاک پیغمبرؐ کی زندگی میں فرماتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی:

"افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔"

"اگر آپ فوت ہو جائیں یا شہید ہو جائیں (اے مسلمانو!) تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے۔"

خدا کی قسم ہم ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے جبکہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے، خدا کی قسم اگر آپ رحلت فرما جائیں تو مَیں اس بات پر لوگوں سے جنگ کروں گا جس بات پر آپؐ نے جنگ کی ہے۔

خدا کی قسم مَیں آپ کا بھائی، ولی، وارث اور چچا کا بیٹا ہوں اور مجھ سے اِس امر کا کون زیادہ حقدار ہے۔

حدیث

ہم نے فضل بن سھل سے، اُس نے عفان بن مسلم سے، اُس نے ابوعوانہ سے، اُس نے عثمان بن مغیرہ سے، اُس نے ابوصادق سے، اُس نے ربیعہ بن ماجد سے، اُس نے کہا ہے کہ ایک آدمی حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپ

Presented by www.ziaraat.com

اپنے چچوں کی موجودگی میں رسولؐ اللہ کی وراثت کے وارث کیسے ہو گئے؟

تو آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول نے عبدالمطلب کی تمام اولاد کو جمع کیا اور ان کیلئے ایک مد طعام تیار کروایا، سب نے سیر ہو کر کھایا مگر کھانا بچ رہا، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کھانے کو کسی نے ہاتھ ہی نہیں لگایا پھر آپؐ نے ایک پیالہ منگوایا جس سے ہر ایک نے سیر ہو کر پیا مگر پیالہ بھرا کا بھرا رہا، اس میں کوئی کمی دکھائی نہ دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے عبدالمطلب کی اولاد! مجھے تمہاری طرف بالخصوص اور دوسروں کی طرف بالعموم مبعوث کیا گیا ہے، تم نے اس معجزے کو دیکھا، تو کیا تم میں سے کوئی اس معاملے میں میرا ساتھ دے سکتا ہے تا کہ وہ میرا بھائی، ساتھی اور وارث بنے، مگر کوئی بھی نہ اُٹھا تو اُس وقت میں اُٹھا، اس وقت مَیں چھوٹا سا تھا، رسولؐ اللہ نے مجھے بیٹھنے کا حکم دیا، پھر آپؐ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا اور مَیں ہر مرتبہ اُٹھتا رہا اور آپؐ مجھے بیٹھنے کا حکم دیتے رہے، جب مَیں تیسری مرتبہ کھڑا ہوا تو آپؐ نے میرے ہاتھ پر تھپکی دی اور فرمایا: اس وجہ سے مَیں نے اپنے چچوں کے علاوہ اپنے چچا کے بیٹے کو وارث بنایا۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے عثمان سے، اُس نے عبداللہ بن نمیر سے، اُس نے مالک بن مغول سے، اُس نے حرث بن حصین سے، اُس نے ابوسلیمان جہنی سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے سُنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے، مَیں اللہ کا بندہ ہوں، رسول خداؐ کا بھائی ہوں، میرے علاوہ اس بات کا جو بھی دعویٰ کرے گا وہ کذاب اور افترا پرداز ہوگا۔

ابوسلیمان جہنی کہتے ہیں کہ پس مجھے خبر دی گئی کہ حضرت علی علیہ السلام اللہ کے بندے، حضرت محمد رسول اللہ کے برادر اور محبوب ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

ذکر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

علی منی وانا منہ

حدثنا بشر بن ھلال، عن جعفر بن سلیمان، عن یزید الرشک، (1) عن مطرف بن عبداللہ، عن عمران بن حصین، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان علیاً منی وانا منہ وولی کل مؤمن بعدی۔ (2)

علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں اُس سے ہوں

حدیث

ہم نے بشر بن ھلال سے، اُس نے جعفر بن سلیمان سے، اُس نے یزید رشک سے، اُس نے مطرف بن عبداللہ سے، اُس نے عمران بن حصین سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور ولی ہیں میرے بعد ہر مومن کے۔"

---

(1) الصحیح: ابوالتیاح یزید بن حمید الضبعی البصری المتوفی ۱۲۸، تھذیب التھذیب ۱۱: ۲۳۰، تقریب التھذیب ۲: ۳۶۳، الجرح والتعدیل ٤ ق ۲۵٦ رجال الصحیحین ۲: ۵۷۳، خلاصة تھذیب الکمال: ۲۷

(2) فضائل الخمسة ۲: ۲٤۲۔

Presented by www.ziaraat.com

الاختلاف علی ابی اسحاق فی هذا الحدیث

اخبرنا احمد بن سلیمان، قال: اخبرنا ابو اسحاق، قال: حدثنی حبشی بن جنادة السلولی [1] قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول: علی منی وانا منه۔ [2] قلت لابی اسحاق عن البزار۔

اخبرنا احمد بن سلیمان، قال: حدثنا عبدالله، قال: حدثنا اسرائیل، عن ابی اسحاق، عن البراء بن عازب، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی: انت منی وانا منك۔ رواه القاسم بن یزید المخزومی، عن اسرائیل، عن ابی اسحاق، عن هبیرة ابن مریم، وهانی بن هانی، [3] عن علی رضی‌الله عنه قال: لما صدرنا [4] من مكة اذا ابنة حمزة تنادی: یا عم یا عم، فتناولها علی رضی الله عنه واخذها فقال لصاحبته: دونك ابنة عمك فحملتها، فاختصم فیها علی وزید وجعفر، فقال علی: انا آخذها

[1] حبشی بن جنادة بن نصر السلولی الصحابی. تهذیب التهذیب ۲: ۱۷٦ اسد الغابة: ۳٦٦۔

[2] كنوز الحقائق للمناوی: ۳۷۔

[3] الهمدانی الكوفی. تهذیب التهذیب ۱۱: ۲۲ تنقیح المقال ۳: ۲۹۰، منتهی الآمال: ۳۲۰، رجال الطوسی: ٦۲، فقد الرجال: ۳٦۸، اعیان الشیعة ۵۱: ٤۳، الطبقات الكبری ٦: ۲۲۳ ط بیروت۔

[4] فی تاریخ بغداد ٤: ۱٤۰ هكذا لما خرجنا من مكة تلقتنا

Presented by www.ziaraat.com

وهي بنت عمي۔ وقال جعفر: ابنة عمي وخالتها تحتي۔ وقال زيد: ابنة اخي۔ فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال: الخالة بمنزلة الام، ثم قال لعلي: انت مني بمنزلة هارون و انا منك۔ وقال لجعفر: اشبهت خلقي وخلقي، وقال لزيد! يا زيد انت اخونا ومولانا۔ [1]

ابواسحاق کا اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے حبشی سے، اُس نے جنادہ سلولی سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، انھوں نے فرمایا "علیؑ مجھ سے ہیں اور مَیں ان سے ہوں۔"

محدث نسائی کہتے ہیں کہ ابواسحاق نے بزار کی روایت بیان کی ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس نے عبداللہ سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے براُبن عازب سے کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کیلئے فرمایا "مَیں تجھ سے ہوں اور تُو مجھ سے ہے۔"

حدیث

اُس نے قاسم بن یزید مخزومی سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے

[1] تاريخ بغداد ٤: ١٤٠ وفيه فقال: يا رسول الله تزوجها فقال: انها ابنة اخي من الرضاعة سنن البيهقي ٨: ٥ مسند احمد ١: ٩٨، المستدرك ٣: ١٢٠، مشكل الآثار ٤: ١٧٣

Presented by www.ziaraat.com

ابواسحاق سے، اُس نے ھبیرہ ابن مریم سے، اُس نے ھانی بن ھانی سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام، سے وہ فرماتے ہیں۔ جب ہم مکّہ سے نکلے تو حضرت حمزہؓ کی شہزادی چچا جان، چچا جان کہتی ہوئی دوڑتی ہوئی آئی، تو حضرت علی علیہ السلام نے اُسے لیا اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت سیّدہ فاطمہ زہراؑ کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اُٹھالیں، اس واقعہ کے بعد حضرت علیؑ، زید اور جعفر کے درمیان جھگڑا شروع ہوگیا، حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی بھی ہے، میں اسے اپنے پاس رکھوں گا، حضرت جعفر فرماتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی بھی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے، حضرت زید کہتے تھے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔

جب یہ معاملہ رسولِ خداؐ کے پاس گیا تو آپؐ نے فرمایا: یہ لڑکی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ ماں کے مقام پر ہوتی ہے، پھر حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰؑ سے تھی۔ جناب جعفر سے فرمایا کہ تم خَلق و خُلق میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو اور جناب زید سے فرمایا: تو ہمارے بھائی اور مولا ہو۔

❀ ❀ ❀

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه و آله وسلم!
علی کنفسی

اخبرنا العباس بن محمد الدوری، قال: حدثنا الاخوص بن جواب، 1 قال: حدثنا یونس بن اسحاق، عن ابی اسحاق السبیعی عن زید بن یشیغ، 2 عن ابی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: لینتهین بنو ولیعة 3 او لابعثن علیهم رحلا کنفسی ینفذ فیهم امری فیقتل المقاتلة ویسبی الذریة۔ فما راعنی الا وکف عمر فی حجزتی من خلفی وقال: من یعنی؟ قلت: ایاك یعنی وصاحبك۔ قال: فمن یعنی؟ قلت: خاصف النعل۔ قال: وعلی یخصف النعل۔ 4

1 ابو الجواب الکوفی الضبی مات ۲۱۱، تهذیب التهذیب ۱: ۱۹۱، الکنی والاسماء ۱: ۱۳۹، رجال الصحیحین ۱: ٥١، الجرح والتعدیل ۱ ق ۱: ۳۲۸.

2 زید بن یشیع ویقال اشیغ الهمدانی الکوفی، تهذیب التهذیب ۳: ۳۲۷ المشتبه ۱: ۱۱۲، تقریب التهذیب ۱: ۲۷۷، میزان الاعتدال ۲: ۱۰۷.

3 ولیعة بطن من کندة من القحطانیة معجم البلدان ۱: ٥٨٩، لسان العرب ۱۰: ۲۹۳، تاریخ الطبری ۳: ۲۷۱، الصحاح ۳: ٦٣٣، معجم قبائل العرب ۳: ۱۲٥۳.

4 الریاض النضرة ۲: ١٦٤، مجمع الزوائد ۷: ۱۱۰، الاستیعاب ۲: ٤٦٤ تذکرة الخواص ٤٠ وفیه فقال عمر رضی الله عنه والله ما اشتهیت الا مارة الا یومئذ جعلت انصب له صدری رجاء ان یقول هذا، فالتفت الی علی فاخذ بیده وقال هذا هو هذا هو مرتین الدیر ۲: ۳۱۹

Presented by www.ziaraat.com

علی علیہ السلام میری جان ہیں

حدیث

ہم نے عباس بن محمد دوری سے، اُس نے احوص بن جواب سے، اُس نے یونس بن اسحاق سے، اُس نے ابو اسحاق سبیعی سے، اُس نے زید بن یثیغ سے، اُس نے ابی سے، اُس نے کہا کہ حضرت رسولِ خدا نے بنو ربیعہ کو ازراہِ انتباہ فرمایا کہ تمہاری طرف ایک ایسا شخص آئے گا جو میری جان کی طرح ہے وہ میرا حکم تم پر نافذ کرے گا، جنگ کرنیوالوں کو قتل کرے گا، تمہاری اولاد کو قیدی بنائے گا، مَیں یہ سن کر حیران ہو رہا تھا کہ حضرت عمر میرے پیچھے سے میرے کمرے میں آداخل ہوئے، مَیں نے کہا کہ اس سے مراد تمہارا ساتھی ہے؟ انھوں نے پوچھا کون؟ مَیں نے کہا جوتا مرمت کو نیوالا۔ انھوں نے کہا جوتوں کی مرمت تو علی کرتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قوله صلى الله عليه وسلم لعلى رضى الله عنه:

أنت صفي و أميني

اخبرنا زكريا بن يحيى، قال: حدثنا ابن ابى عمرو بن ابى مروان، قال: حدثنا عبدالعزيز، عن يزيد بن عبدالله بن اسامة ابن الهاد، [1] عن محمد بن نافع ابن عجيرة، [2] عن ابيه، عن على رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اما انت يا على انت صفي و اميني۔ [3]

اے علی علیہ السلام! تو میرا صفی اور امین ہے

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے ابن ابی عمرو بن ابی مروان سے، اُس نے عبدالعزیز سے، اُس نے یزید بن عبداللہ بن اُسامہ ابن ھاد سے، اُس نے محمد بن نافع ابن عجیرہ سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا

"اے علیؑ تو میرا صفی اور امین ہے۔"

---

1. ابو عبدالله المدنى المتوفى ١٣٩ تهذيب التهذيب ١١: ٣٣٩، تقريب التهذيب ٢: ٣٦٧، رجال الصحيحين ٢: ٥٧٥، الجرح والتعديل ٤ ق ٢: ٢٧٥.
2. كان والده من الصحابة تهذيب التهذيب ١٠: ٤٠٨، تقريب التهذيب ٢: ٢٩٦، اسد الغابة ٥: ١٠، تجريد اسماء الصحابة ٢: ١١٠، خلاصة تهذيب الكمال: ٣٤٢.
3. صحيح الترمذى ٢: ٢٩٧ باختلاف يسير فى اللفظ.

Presented by www.ziaraat.com

قوله صلى الله عليه وسلم:

لا يودى عن الا انا وعلى

اخبرنا احمد بن سليمان، قال: حدثنا اسماعيل، عن ابي اسحاق عن حبشي بن جنادة السلولي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: على منى وانا منه فلا يودى عنى الا انا وعلى۔ [1]

علی علیہ السلام میری امانتیں ادا کرنے والا ہے

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اُس نے اسماعیل سے، اُس نے ابو اسحاق سے، اُس نے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؑ "مجھ سے ہے اور مَیں علیؑ سے ہوں، مَیں اپنی امانتیں خود ادا کروں گا یا علیؑ ادا کریں گے۔

[1] مرت الاشارة الى مصادر هذا الحديث بصورة مفصلة. كفاية الطالب ۱۴۳۔

Presented by www.ziaraat.com

توجیه النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براءۃ مع علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخبرنا محمد بن بشار، قال: حدثنا عفان وعبدالصمد، قال: حدثنا حماد بن سلمة، عن سماك بن حرب، عن انس قال: بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم براءۃ مع ابی بکر، ثم دعاہ فقال: لا ینبغی ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیاً فاعطاہ ایاھا۔ [1]

اخبرنا العباس بن محمد الدوری، قال: حدثنا ابو نوح قداد عن یونس بن ابی اسحاق، عن ابی اسحاق، عن زید بن سیع، [2] عن علی رضی اللہ عنہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعث ببرأۃ الی اھل مکۃ مع ابی بکر، ثم اتبعہ بعلی فقال لہ: خذ الکتاب فامض بہ الی اھل مکۃ۔ قال: فلحقہ فاخذ الکتاب منہ فانصرف ابوبکر وھو کئیب فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انزل فی شیء قال: لا، الا انی امرت ان ابلغہ انا او رجل من اھل بیتی۔ [3]

---

[1] صحیح الترمذی ۲: ۱۸۳، بسندہ عن انس بن مالک. مسند احمد ۳: ۲۸۳، الدر المنثور ۳: ۲۰۹ ط فست وقال: اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد والترمذی وحسنہ وابوالشیخ وابن مردویہ عن انس

[2] الصحیح: زید بن یثیع کما مرت الاشارۃ الی ترجمتہ

[3] فضائل الخمسۃ ۲: ۳٤۳

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا زکریا بن یحیی، قال حدثنا عبدالله بن عمر، قال: حدثنا اساط، عن فطر، عن عبدالله بن شریك، عن عبدالله بن رقیم، عن سعد قال: بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم ابا بکر براء ة، حتی اذا کان ببعض الطریق ارسل علیاً رضی الله عنه فاخذهما منه، ثم سار بها۔ فوجد ابوبکر فی نفسه، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یودی عنی الا انا او رجل منی۔ [1]

اخبرنا اسحاق بن ابراهیم بن راهویه، قال قرأت علی ابی قرأت علی موسی بن طارق، عن ابی صالح، قال حدثنی عبدالله ابن عثمان بن خثیم، [2] عن ابی الزبیر، [3] عن جابر ان النبی صلی الله علیه و آله وسلم حین رجع من عمرة الجعرانه [4] بعث ابا بکر علی الحج، فاقبلنا معه حتی اذا کنا بالعرج توب بالصبیح، فلما استوی للتکبیر سمع الرغوة خلف ظهره ذوقف عن التکبیر، فقال: هذه رغوة ناقة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الجدعا، لقد بدأ الرسول صلی الله علیه وسلم فی الحج، فلعله ان یوکن رسول الله صلی الله علیه وسلم فنصلی معه۔ فاذا علی رضی الله عنه علیها، فقال له ابوبکر امیر ام رسول؟ قال: لا، بل رسول ارسلنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ببراء ة اقرؤها علی الناس فی مواقف الحج۔ فقدمنا

---

[1] الدر المنثور ۳: ۲۰۹، باختلاف یسیر فی اللفظ وقال اخرجه ابن مردویه عن سعد بن ابی وقاص تفسیر الطبری ۱۰: ٤٦ بسنده عن ابن عباس

[2] القادری المکی ابو عثمان مات۱۳۲، تهذیب التهذیب ۵: ۳۱٤، تقریب التهذیب ۱: ٤۳۲، رجال الصحیحین ۱: ۲۷۵

[3] محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی المکی مات ۱۲۶ھ، تهذیب التهذیب ۹: ٤٤۰، خلاصة تهذیب الکمال ۳: ۳۶۶، الجرح والتعدیل ٤ ق ۱: ۷٤

[4] الجعرانة بین مکة والطائف علی سبعة امیال من مکة تاج العروس ۳: ۱۰۳

Presented by www.ziaraat.com

مكة، فلما كان قبل التروية بيوم قام ابوبكر، فخطب الناس فحسدهم عن مناسكهم، حتى اذا فرغ قام علي فقرأ على الناس براء ة حتى ختمها، ثم خرجنا معه حتى اذا كان يوم عرفه، قام ابوبكر فخطب الناس فحدثهم عن مناسكهم، حتى اذا فرغ قام علي رضي الله عنه فقرأ على الناس براء ة حتى ختمها۔ فلما كان النفر الاوّل قام ابوبكر فخطبه الناس فحدثهم كيف ينفرون او كيف يرمون فعلمهم مناسكهم۔ فلما فرغ قام علي رضي الله عنه فقرأ على الناس براء ة حتى ختمها۔ [1]

علی علیہ السلام اور سورۂ برأت

حدیث

ہم نے محمد بن بشار سے، اُس نے عفان اور عبدالصمد سے، ان دونوں نے حماد بن سلمٰی سے، اُس نے سماک بن حرب سے، اُس نے انس سے، اُس نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ نے حضرت ابوبکر کو سورۂ برأت کیساتھ بھیجا، پھر انھیں واپس بلا کر فرمایا: اُسے نہیں پہنچائے گا مگر وہ شخص جو میری اہل بیتؑ سے ہو، پھر حضرت علی علیہ السلام کو بلا کر سورۂ برأت انہیں عطا فرمائی۔

حدیث

ہم نے عباس بن محدوری سے، اُس نے ابونوح قداد سے، اُس نے یونس بن ابی اسحاق سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے زید بن سبیع سے، اُس نے

[1] الرياض النضرة ٢: ١٧١، كنز العمال ٦: ١٥٤، مجمع الزوائد ٩: ١٢٨، الغدير ٣: ٢٤٥ وفيه الحديث صحيح رجاله رجال الصحيح، المستدرك ٣: ٥١.

Presented by www.ziaraat.com

حضرت علی علیہ السلام سے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت ابو بکر کو سورہ برأت دے کر مکہ کی طرف بھیجا، پھر حضرت علیؑ کو ان کے پیچھے بھیجا کہ وہ مکتوب ان سے لے لیں اور اہل مکہ کی طرف جائیں۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت ابو بکر کو راستے میں جا لیا اور ان سے وہ مکتوب لے لیا، پس حضرت ابو بکر غمزدہ صورت میں واپس آ گئے۔ لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کوئی وحی نازل ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس پیغام کو یا تو میں خود پہنچاؤں یا میرے اہل بیتؑ میں سے کوئی پہنچائے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُسنے عبداللہ بن عمر سے، اُس نے اسباط سے، اُس نے فطر سے، اُس نے عبداللہ بن شریک سے، اُس نے عبداللہ بن رقیم سے، اُس نے سعد سے، اُس نے کہا کہ رسول خداؐ نے حضرت ابو بکر کو سورۂ برات کیساتھ بھیجا، ابھی وہ راستے میں تھے کہ حضرت علیؑ کو ان کے پیچھے بھیجا کہ وہ اُن سے لے لیں اور آپ نے ان سے سورۃ لے لی تو حضرت ابو بکر کو اس بات کا غم ہوا تو رسول خداؐ نے فرمایا کہ اسے کوئی نہیں پہنچائے گا مگر میں خود یا وہ مرد جو مجھ سے ہو۔

حدیث

ہم نے اسحاق بن ابراہیم بن راھویہ سے، اُس نے اپنے باپ راھویہ سے، اُس نے موسیٰ بن طارق سے، اُس نے ابی صالح سے، اُس نے عبداللہ ابن عثمان بن خثیم سے، اُس نے ابی زبیر سے، اُس نے جابر سے، حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ عمرۃ الجعرانۃ نامی جگہ سے واپس آئے تو حضرت ابو بکر کو حج کیلئے روانہ

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا، ہم بھی ان کیساتھ تھے۔ راستے میں مقامِ عرج پر صبح کی نماز کیلئے کپڑا اچھایا، پس جب تکبیر کیلئے کھڑے ہوئے تو پیچھے سے ناقہ کے بلبلانے کی آواز سُنی، چنانچہ تکبیر کو موقوف کردیا گیا کیونکہ یہ رسول خدا کی ناقہ جدعا کے بلبلانے کی آواز تھی، ہم نے خیال کیا کہ شاید رسول اللہ خود حج کیلئے تشریف لا رہے ہیں، لہٰذا آپ کیساتھ نماز پڑھی جائے لیکن وہ حضرت علی علیہ السلام تھے تو حضرت ابوبکر نے پوچھا، آپ امیر ہیں یا پیغام رسان تو حضرت علیؑ نے فرمایا: امیر نہیں پیغامبر ہوں، مجھے رسول خداؐ نے بھیجا ہے کہ میں مواقفِ حج میں لوگوں کے سامنے سورہ برات پڑھوں۔

پس جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو ایام ترویہ سے قبل ایک روز حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے ان سے گفتگو کی اور مناسکِ حج بیان کیے، جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علیؑ اُٹھے۔ آپؑ نے لوگوں پر سورہ برأت پڑھی، پھر ہم ان کیساتھ نکلے کہ یوم عرفہ ہوا۔

حضرت ابوبکر اُٹھے انھوں نے خطبہ دیا اور مناسکِ حج بیان کئے، جب وہ خطاب سے فارغ ہوئے تو حضرت علیؑ اُٹھے اور لوگوں پر سورہ برأت پڑھی، یہاں تک کہ ختم ہوگئی۔ پہلے آدمی حضرت ابوبکر ہیں جنہوں نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا کہ منیٰ سے واپسی کیسے ہو، رمی کیسے کرنی ہے اور انھیں مناسکِ حج کی تعلیم دی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علیؑ اُٹھے اور لوگوں پر سورہ برأت پڑھی کہ ختم ہوگئی۔

❀ ❀ ❀

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه وسلم: من کنت ولیه فهذ اولیه

اخبرنا احمد بن المثنی، قال: حدثنا یحیی بن معاذ، قال: اخبرنا ابوعوانة، عن سلیمان قال: حدثنا حبیب بن ابی ثابت۔ عن ابی الطفیل، عن زید بن ارقم قال: لما رجع النبی صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع ونزل غدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قال: کانی دعیت فاجبت وانی تارك فیکم الثقلین احدهما اکبر من الآخرة: کتاب الله وعترتی اهل بیتی، فانظروا کیف تخلفونی فیهما فانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض۔ ثم قال ان الله مولا وانا ولی کل مومن۔ ثم انه اخذ بید علی رضی الله عنه فقال: من کنت ولیه فهذا ولیه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ فقلت لزید: سمعته من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم؟ فقال: وانه ما کان فی الدوحات احد الا رآه بعینه وسمعه باذنیه۔ [1]

اخبرنا ابوکریب محمد بن العلاء الکوفی، قال: حدثنا ابومعاویة، قال: حدثنا الاعمش، عن سعید بن عمیر، عن ابن بریدة

---

[1] الغدیر ۱: ۳۰، المستدرک ۳: ۱۰۹ ثم قال هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، کنزالعمال ۱: ۴۸۔

Presented by www.ziaraat.com

ابیه[1] قال: بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم واستعمل علینا علیاً، فلما رجعنا سالنا کیف رایتم صحبة صاحبکم؟ فاما شکونه انا واما شکاه غیری۔ فرفعت رأسي وکنت رجلا من مکة[2] واذا وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم قد احمر فقال: من کنت ولیه فعلی ولیه۔[3]

اخبرنا محمد بن المثنی، قال: حدثنا ابو احمد، قال: اخبرنا عبدالملك بن ابی عینة، عن الحکم، عن سعید بن حبیر، عن ابن عباس قال: حدثنی بریدة قال: بعثنی النبی صلی الله علیه وسلم مع علي رضی الله عنه الی الیمن، فرأیت منه جفوة، فلما رجعت شکوت الی النبی صلی الله الیه وسلم، فرفع راسه الی وقال: یا بریدهة، من کنت مولاه فعلی مولاه۔[4]

اخبرنا ابوداود، قال: حدثنا ابونعیم، قال: حدثنا عبدالملك بن ابی عینیه، قال: اخبرنا الحکم، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس، عن بریدة قال: خرجت مع علی رضی الله عنه الی الیمن فرأت منه جفوة، فقدمت علی النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت علیاً فتنقصته، فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر وجهه، فقال: یا بریدة، الست اولی بالمومنین من

---

[1] بریدة بن الحصیب ابوسهل الاسلمی المتوفی ٦٣

[2] فی نسخة مکیایا

[3] المستدرك ٣: ١١٠، حلیة الاولیاء ٤: ٢٣، تفسیر المنار ٦: ٤٦٤، الغدیر ١: ٢٠، کنزالعمال ٦: ٣٩٨، مجمع الزوائد ٩: ١٠٨ وفیه: فقلت: لا اسوءك فیه ابداً وفی نسخة: فذهب الذی فی نفسی علیه فقلت: لا اذکره بسوء

[4] تفسیر السیوطی ٥: ١٨٢، قال: واخرج ابن ابی شیبة واحمد والنسائی عن بریدة قال: غزوت مع علی الیمن فرأیت منه جفوة، فلما قدمت علی رسول الله(ص) الحدیث

Presented by www.ziaraat.com

انفسهم؟ قلت: بلی یا رسول الله، قال: من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ (1)

اخبرنا ذکریا بن یحیی، قال: حدثنا نصر بن علی، قال: حدثنا عبدالله بن داود، عن عبدالواحد بن ایمن (2) عن ابیہ، ان سعداً قال: قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم: من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ (3)

اخبرنا قتیبۃ بن سعید، قال: حدثنا ابن ابی عدی، عن عوف عن میمون ابی عبدالله قال: قال زید بن ارقم: قام رسول الله صلی الله علیہ وسلم، فحمد الله واثنی علیہ ثم قال: الستم تعلمون انی اولی بکل مومن نفسہ؟ قالو: بلی، نشهد لانت اولی بکل مومن من نفسہ۔ قال: فانی من کنت مولاہ فهذا مولاہ۔ واخذ بید علی۔ (4)

اخبرنا محمد بن یحیی بن عبدالله النیسابوری، واحمد بن عثمان ابن حکیم، قال: حدثنا عبدالله بن موسی، قال: اخبرنا هانی ابن ایوب، (5) عن طلحۃ، قال: حدثنا عمیرۃ بن سعد: انه سمع علیاً رضی الله عنه وهو ینشد فی الرحبۃ: من سمع رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول: من کنت

---

(1) الاستیعاب ۲: ۴۷۳، اسنی المطالب ۳، الجامع الصغیر ۲: ۵۰۵، کنزالعمال ۶: ۳۹۸، الدر المنثور ۴: ۱۸۲، تفسیر المنار ۶: ۴۶۴، الغدیر ۱: ۲۰۱۔

(2) ابوالقاسم عبدالواحد بن ایمن الخزومی المکی تہذیب التہذیب ۶: ۴۳۳، تقریب التہذیب ۱: ۵۲۵، خلاصۃ تہذیب الکمال ۲۰۹، رجال الصحیحین ۱: ۳۱۹

(3) الغدیر ۱: ۴۲

(4) مسند احمد ۴: ۳۷۲، الغدیر ۱: ۳۱، فضائل الخمسۃ ۱: ۳۵۶، المناقب الخوارزمی ۷۹

(5) الحنفی الکوفی تہذیب التہذیب ۱۱: ۲۱، الجرح والتدیل ۴ق ۲: ۱۰۲ میزان الاعتدال ۴: ۲۹۰ وفیہ هانی بن ایوب الجعفی

Presented by www.ziaraat.com

مولاه فعلی مولاه؟ فقام ستة نفر فشهدوا۔ [1]

اخبرنا محمد بن المثنی، قال: حدثنا محمد، قال: حدثنا شعبة، عن ابی اسحاق، قال: حدثنی سعید بن وهب، قال: قام خمسة اوستة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فشهدوا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من كنت مولاه فعلی مولاه۔ [2]

اخبرنا علی بن محمد بن قاضی المصیصة، قال: حدثنا خلف قال: حدثنا شعبة، عن ابی اسحاق، قال: حدثنی سعید بن وهب: انه قام صحابة ستة، وقال زید بن یشیغ: وقام مما یلی المنبر ستة فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من كنت مولاه فعلی مولاه۔ [3]

اخبرنا ابوداؤد، قال: حدثنا عمران بن ابان، قال: حدثنا شریك، قال: حدثنا ابواسحاق، عن زید بن یشیغ قال: سمعت علی بن ابی طالب رضی الله عنه یقول علی منبر الكوفة: انی انشد الله رجلا ولا یشهد الا اصحاب محمد سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیرخم یقول: من كنت مولاه فعلی مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ فقام ستة من جانب المنبر الآخر [4] فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك۔

---

[1] الغدیر ۱: ۱۸۱

[2] مسند احمد ۱: ۱۱۸، الغدیر ۱: ۱۷۳

[3] الغدیر ۱: ۱۷۲

[4] فیه سقط، وعلی رای شیخنا الحجة الامینی لعله هكذا فقام ستة من جانب المنبر وستة من جانب الآخر

Presented by www.ziaraat.com

قال شريك: فقلت لابی اسحاق: هل سمعت البراء بن عازب يهدث بهذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: نعم [1] قال ابو عبدالرحمان: عمران بن ابان الواسطی ليس بقوی فی الحديث۔ [2]

جس کا مَیں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ مولیٰ ہے

حدیث

ہم نے احمد بن مثنیٰ سے، اُس نے یحییٰ بن معاذ سے، اُس نے ابوعوانہ سے، اُس نے سلیمان سے، اُس نے حبیب بن ابی ثابت سے، اُس نے ابوطفیل سے، اُس نے زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ جب رسول اللہ حجۃ الوداع سے واپس آرہے تھے تو غدیرِ خم کے مقام پر نزول فرمایا، لوگوں کو بھی قیام کا حکم دیا اور پالانوں کا منبر بنایا گیا، پھر فرمایا: ایسے معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے بلاوا آگیا ہے اور مَیں نے اُس کا جواب دے دیا ہے اور مَیں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہلِ بیتؑ ہے، پس غور کرو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟ اور یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے آملیں گی، پھر فرمایا: میرا مولا اللہ ہے، مَیں تمام مومنوں کا مولا ہوں پھر حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا مَیں مولا ہوں، اُس کا یہ مولا ہے، اے میرے اللہ جو اس سے دوستی رکھے تو اُس سے دوستی رکھ اور جو اس سے

---

[1] الغدير ١٠١٧١

[2] وثقه جماعة من ائمة الحديث والرجال منهم ابن حيان فقد ذكره فی الثقات تهذيب التهذيب ٨: ١٢٢، وقال ابن عدی: لا اری بحديثه باساً ولم ار فی حديثه منكراً، ميكراً ميزان الاعتدال ٣٠٢٣٣

Presented by www.ziaraat.com

دشمنی رکھے تو اُس سے دشمنی رکھ۔ راوی کہتا ہے کہ مَیں نے حضرت زید سے کہا کہ کیا تو نے رسولِؐ خدا سے یہ بات سنی ہے؟

حدیث

ہم نے ابو کریب محمد بن علا کوفی سے سُنا، اُس نے ابو معاویہ سے سُنا، اُس نے اعمش سے، اُس نے سعید بن عمیر سے، اُس نے ابن بریدہ سے، اُس نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے ہمیں حضرت علیؑ کی زیرِ قیادت کسی مہم پر بھیجا، پس جب ہم لوگ واپس آئے تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اپنے صاحب کی محبت کو کیسے پایا؟ پس مَیں اور ایک دوسرے شخص نے حضرت علیؑ کی شکایت کی اور جب مَیں نے اپنا سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ دوسرا شخص اہلِ مکہ سے تھا اور جب رسولِؐ خدا کے رُخِ انور کی طرف دیکھا تو آپ کا چہرہ انور غصّے سے سُرخ تھا، آپؐ نے فرمایا: جس کا مَیں ولی ہوں اُس کا علیؑ، ولی ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن مثنٰی سے، اُس نے ابو احد سے، اُس نے عبد الملک بن ابی عیینہ سے، اُس نے حکم سے، اُس نے سعید بن جبیر سے، اُس نے ابن عباس سے، اُس نے بریدہ سے، اُس نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے ہمیں حضرت علیؑ کی قیادت میں یمن کی طرف بھیجا تو اس دوران مَیں نے ان کی سختی دیکھی تو واپسی پر مَیں نے ان کی پیغمبرؐ کی خدمت میں شکایت کی۔ پس آپؐ نے میری طرف سر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا: اے بریدہ! جس کا مَیں مولا ہوں، اُس کا علیؑ مولا ہے۔

حدیث

ہم نے ابو داؤد سے، اُس نے ابو نعیم سے، اُس نے عبد الملک بن ابی عیینہ

Presented by www.ziaraat.com

سے، اُس نے حکم سے، اُس نے سعید بن جبیر سے، اُس نے ابن عباس سے، اُس نے بریدہ سے، اُس نے کہا کہ مَیں حضرت علیؑ کیساتھ یمن کی طرف گیا، راستے میں ان کی سختی دیکھی۔ جب واپس آئے تو رسولؐ خدا کے سامنے ان کی شکایت کی تو آپؐ کے چہرۂ انور پر جلال برسنے لگا، فرمایا: اے بریدہ! کیا مَیں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک نہیں ہوں؟ مَیں نے عرض کیا جی ہاں یارسولؐ اللہ۔ تو فرمایا کہ جس کا مَیں مولا ہوں، اُس کا علیؑ مولا ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے نصر بن علی سے، اُس نے عبداللہ بن داؤد سے، اُس نے عبدالواحد بن ایمن سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے حضرت سعد سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا مَیں مولیٰ ہوں، اُس کا علیؑ مولا ہے۔"

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے ابن ابی عدی سے، اُس نے عوف سے، اُس نے میمون ابی عبداللہ سے، اُس نے زید بن ارقم سے، اُس نے کہا کہ رسول کرمؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ مَیں تمام مومنین کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ ہر مومن کی جان کے اُس سے زیادہ مالک ہیں تو آپؐ نے فرمایا "جس کا مَیں مولا ہوں، اُس کے یہ مولا ہیں"۔ پھر حضرت علیؑ کا ہاتھ تھام لیا۔

حدیث

ہم نے محمد بن یحییٰ بن عبداللہ نیشاپوری اور احمد بن عثمان ابن حکیم سے،

Presented by www.ziaraat.com

انھوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے، اُس نے کہا کہ ہمیں ہانی ابن ایوب نے، اُسنے طلحہ سے، اُس نے عمیرہ بن سعد سے، وہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علیؑ اسے دورانِ خطبہ سُنا، وہ فرمارہے تھے کہ مَیں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ جس کا مَیں مولیٰ ہوں، اُس کا علیؑ مولا ہے، آپکا یہ ارشاد سُن کر چھ آدمی اُٹھے اور انھوں نے اس امر کی گواہی دی کہ ہم نے یہ رسولؐ اللہ کا فرمان سنا ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے محمد سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے سعید بن وھب سے، اُس نے کہا کہ حضرت علیؑ کے اس سوال کے جواب میں پانچ یا چھ صحابی اُٹھے اور انھوں نے گواہی دی کہ رسولِ اللہؐ نے فرمایا کہ جس کا مَیں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ مولیٰ ہے۔

حدیث

ہم نے علی بن محمد علی قاضی مصیصہ سے، اُس نے خلف سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے سعید بن وھب سے، اُس نے کہا کہ اس امر کی گواہی دینے والے چھ صحابہ رُسول تھے، زید بن یثیغ نے کہا کہ حضرت علیؑ کے منبر کے پاس کھڑے ہو کر چھ اشخاص نے گواہی دی کہ انھوں نے رسولؐ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا مَیں مولیٰ ہوں، اُس کا علیؑ مولیٰ ہے۔

حدیث

ہم نے ابوداؤد سے، اُس نے عمران بن ابان سے، اُس نے شریک سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے زید بن یثیغ سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے حضرت علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

سے سُنا جب وہ کوفہ میں منبر پر فرما رہے تھے مَیں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اس امر میں سوائے اصحابِ رسول ﷺ کے کوئی شخص گواہی نہ دے کہ غدیرِ خم میں رسولؐ اللہ نے فرمایا: جس کا مَیں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے، اے میرے اللہ تُو اُس سے محبت رکھ، جو اس سے محبت رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، آپ کے اس فرمان پر منبر کی طرف سے چھ آدمی اُٹھے اور گواہی دی کہ ہم نے رسولؐ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

شریک کہتا ہے کہ مَیں نے ابواسحاق سے پوچھا کیا تم نے براابن عازب سے یہ حدیث جو رسولؐ اللہ نے فرمائی ہے سُنی ہے؟ اُس نے کہا ہاں مَیں نے سُنی ہے، ابوعبدالرحمٰن نسائی کہتے ہیں کہ عمران بن ابان واسطی حدیث میں قوی نہیں ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه وسلم:

علی ولی کل مومن بعدی

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا قتیبة بن سعید، قال: حدثنا جعفر یعنی ابن سلیمان، عن زید، عن مطرف بن عبدالله، عن عمران بن حصین قال: جهز رسول الله صلی الله علیه وسلم جیشاً واستعمل علیهم علی بن ابی طالب، فمضی فی السریة فاصاب جاریة فانکروا علیه، وتعاقد اربعه من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبرناه ما صنع[1] وکان المسلمون اذا رجعوا من السفر بدؤا برسول الله صلی الله علیه وسلم فسلموا علیه فانصرفوا الی رحالهم۔ فلما قدمت السریة سلموا علی النبی صلی الله علیه وسلم فقام احد الاربعة فقال: یا رسول الله، الم تر ان علی بن ابی طالب صنع کذا وکذا۔ فاعرض عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم، ثم قام الثانی وقال: مثل ذلک، ثم الثالث فقال مقالته، ثم قام الرابع فقال: مثل ما قالوا۔ فاقبل الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم والغضب یبصر فی وجهه، فقال: ما تریدون من علی؟ [2] ان علیاً من وانا منه، وهو ولی کل مومن بعدی۔ [2]

---

[1] فی روایة: اذا لقینا رسول الله (ص) اخبرناه بما صنع علی

[2] صحیح الترمذی ۲: ۲۹۷، حلیة الاولیاء ٦۰: ۲۹٤، کنزالعمال ٦: ۳۹۹، المستدرک ۳: ۱۱۰ وفیه: هذا حدیث صحیح، مسند احمد ٤: ٤۳۷ المصابیح ۲: ۲۷٥، البدایة والنهایة ۷: ۳٤٤، نزل الابرار: ۲۲، الغدیر ۳: ۲۱٦.

Presented by www.ziaraat.com

علی علیہ السلام میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے جعفر یعنی ابن سلیمان سے، اُس نے یزید سے، اُس نے مطرف بن عبداللہ سے، اُس نے عمران بن حصین سے، اُس نے کہا کہ ایک دفعہ رسول خداؐ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس کا امیر حضرت علی علیہ السلام کو بنایا، اسلامی لشکر کو فتح حاصل ہوئی تو مالِ غنیمت میں سے ایک کنیز حضرت علیؑ نے لے لی، جسے بعض لوگوں نے اچھا نہ سمجھا، ان میں سے چار آدمیوں نے عہد کیا کہ اس امر کی خبر رسول اللہؐ کو دیں گے۔ جب یہ لشکر واپس لوٹا تو حسبِ معمول رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضری دی اور یہ مسلمانوں کا دستور تھا جب کسی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے، وہ چار آدمی جنہوں نے معاہدہ کیا تھا کہ حضرت علیؑ کے خلاف شکایت کریں گے، وہ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے، ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپؐ نے علیؑ کو دیکھا، اُس نے ایسے ایسے کیا۔

یہ بات سننے کے بعد رسولؐ اللہ نے اُس سے اپنا رُخِ انور پھیر لیا، پھر دوسرا اُٹھا، اُس نے بھی وہی بات کی، پھر تیسرا اُٹھا، اُس نے بھی وہی مقالہ دہرایا، پھر چوتھا اُٹھا، تو اُس نے اپنے ساتھیوں والی بات کی تو آپؐ کے چہرے پر جلال برسنے لگا اور فرمایا! مَیں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنوں کا ولی حاکم ہے۔

❀ ❀ ❀

Presented by www.ziaraat.com

قوله صلی الله علیه وسلم:

علی ولیکم من بعدی

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا واصل بن عبدالاعلی الکوفی، 1 عن ابن فضیل، عن الاجلح، عن عبدالله بن بریدة عن ابیه قال: بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن مع خالد ابن الولید، وبعث علیاً رضی الله عنه علی جیش آخر، وقال: ان التقیتما فعلی کرم الله وجهه علی الناس، وان تفرقتما فکل واحد منکما علی جنده۔ فلقینا بنی زید 2 من اهل الیمن وظفر المسلمون علی المشرکین، فقاتلنا المقاتلة وسبینا الذریة، فاصطفی علی جاریة لنفسه من البیی، وکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی الله علیه وسلم وامرنی ان انال منه۔ قال: فدفعت الکتاب الیه ونلت من علی رضی الله عنه۔فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال: لا تبغض یا بریدة لی علیاً، فان علیاً منی وانا منه وهو ولیکم بعدی 3

---

1 ابومحمد الکوفی المتوفی ٢٤٤ تهذیب التهذیب ١١: ١٠٤، الجرح والتعدیل ٤ ق ٢: ٣٢، رجال الصحیحین ٢: ٥٤٣.

2 فی نسخة زبید معجم القبائل العربیة ٢: ٤٦٤، ٤٨٨.

3 مسند احمد ٥: ٣٥٦، مجمع الزوائد ٩: ١٢٧، فضائل الخمسة ١: ٣٤١ باختلاف یسیر فی بعض الالفاظ وفیه: فقال بریدة: یا رسول الله بالصحبة الا بسطت یدك فبایعتنی علی الاسلام جدیدا، قال: فما فارقته حتی بایقه علی الاسلام

Presented by www.ziaraat.com

علی علیہ السّلام میرے بعد تمہارا ولی ہے

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے واصل بن عبدالاعلیٰ کوفی سے، اُس نے ابن فضل سے، اُس نے اصلح سے، اُس نے عبداللہ بن بریدہ سے، اُس نے اپنے والد سے، اُس نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ہمیں خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا، حضرت علی علیہ السلام کی قیادت میں ایک دوسرا لشکر بھیجا اور فرمایا: اگر دونوں لشکر اکٹھے ہو جائیں تو حضرت علیؑ دونوں کے امیر ہوں گے، اگر جُدا جُدا رہیں تو امارت بھی جُدا جُدا رہے گی۔ یمن کے ایک قبیلے بنی زید سے ہماری جنگ ہوئی، مشرکین پر اہلِ اسلام کو فتح ہوئی، ہم سے لڑنے والے مارے گئے، ہم نے ان کے اہل وعیال کو قیدی بنایا، ان قیدیوں میں حضرت علی علیہ السلام نے ایک کنیز کو پسند کیا تو خالد بن ولید نے رسولِ خدا کو خط لکھا مجھے حکم دیا کہ یہ خط میں حضورؐ تک لے جاؤں، مَیں یہ خط لے کر حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں آیا خط پیش کیا اور حضرت علی علیہ السلام کی شکایت کی کہ اُس نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے۔

جب آپؐ نے یہ سُنا تو آپؐ کے چہرۂ انور پر غضب کے آثار نمودار ہوئے، فرمایا کہ اے بریدہ! علیؑ مجھ سے ہیں اور مَیں علیؑ سے ہوں اور میرے بعد وہ تمہارے ولی (حاکم) ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قول النبیؐ: من سب علیاً فقد سبنی

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا العباس بن محمد الدوری قال: حدثنا یحیی بن زکریا، قال: اخبرنا اسرائیل، عن ابی اسحاق عن ابی عبدالله الجدلی [1] قال: دخلت علی ام سلمة فقالت لی: ایسب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیکم؟ قلت: سبحان الله او معاذ الله۔ قالت: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من سب علیاً فقد سبنی۔ [2]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا عبدالاعلی بن واصل ابن عبدالاعلی الکوفی، قال: جعفر بن عون، عن سعد بن ابی عبدالله قال: حدثنا ابوبکر بن خالد بن عرفطة [3] قال: رأیت سعدبن مالک بالمدینة فقال: ذکر لی انکم تسبون علیاً۔ قلت: قد فعلنا۔ قال: لعلک بنیه بعد ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم ما سمعت۔ [4]

---

[1] عبد بن عبد، وقیل: عبد الرحمان بن عبدالکوفی. تهذیب التهذیب ۱۲: ۱۴۸، اللباب ۱: ۲۱۴، میزان الاعتدال ٤: ٥٤٤، المستدرک ۳: ۲۸۔

[2] المستدرک ۱: ۱۲۱، وفیه: معاذ الله، اوسبحان الله، اوکلمة نحوها۔

[3] العذری القضاعی حلیف بنی زہرة. تہذیب التہذیب ۱۲: ۲٤۔

[4] فی الحدیث سقط وهو کما فی کنزالعـال ٦: ٤٠٥ ومجمع الزوائد ۹: ۱۲۹ هکذا وعن ابی بکر بن خالد بن عارفطة انه اتی سعد بن مالک فقال: بلمنی انکم تعرضون علی سب علی بالکوفة فهل سببته؟ قال: معاذ الله والذی نفس سعد بیده لقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی علی شیئاً لو وضع المنشار علی مفرقی ما سببته ابداً. قال: رواه ابو یعلی واسناده حسن۔

Presented by www.ziaraat.com

جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی

حدیث

ہمیں احمد بن شعیب نے، اُس نے عباس بن محمد دوری سے، اُس نے یحییٰ بن زکریا سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے ابوعبداللہ جدلی سے، اُس نے کہا کہ میں حضرت ام سلمٰی کے پاس گیا تو انھوں نے فرمایا: کیا تمہاری محفل میں رسول اللہ کو گالیاں دی جاسکتی ہیں؟ مَیں نے عرض کی سبحان اللہ یا معاذ اللہ یہ کیسے ممکن ہے تو فرمایا کہ مَیں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا۔ جس نے علیؑ کو گالی دی، اُس نے مجھے گالی دی۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے عبدالاعلیٰ بن واصل ابن عبدالاعلیٰ کوفی سے، اُس نے جعفر بن عون سے، اُس نے سعد بن ابی عبداللہ سے، اُس نے ابوبکر بن خالد بن عرفطہ سے، اُس نے کہا کہ مَیں نے مدینہ میں حضرت سعد بن مالک کو دیکھا، انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم لوگ حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے ہو؟ مَیں نے کہا (یعنی رسول اللہؐ کے فرمان کے منکر ہو گئے ہو) سے باز آ گئے ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

الترغیب فی موالاته والترهیب عن معاداته

اخبرنا احمدبن شعیب قال: اخبرنی هارون بن عبدالله البغدادی الحبال، قال: حدثنا مصعب بن المقدام، قال: حدثنا فطر بن خلیفة، عن ابی الطفیل۔

واخبرنا ابوداود قال: حدثنا محمد بن سلیمان، حدثنا فطر عن ابی الطفیل، عن عامر بن واثله قال: جمع علی الناس فی الرحبة فقال لهم: انشد بالله کل امری، مسلم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: یوم غدیر خم: الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم وهو قائم ثم اخذ بید علی فقال: من کنت مولاه فعلی مولاه، اللهم وال من والاه وعادِ من عاداه، قال ابوالطفیل: فخرجت وفی نفسی منه شیء فلقیت زید بن ارقم واخبرنا فقال: تشك انا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم واللفظ لابی داود۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعیب، اخبرنی ابوعبدالرحمان زکریا بن یحیی السجستانی، قال: حدثنی محمد بن عبدالرحیم، قال: اخبرنا ابراهیم، [2] قال: حدثنا من، قال: حدثنی موسی بن یعقوب، عن المهاجربن

---

[1] الغدیر ۱: ۱۷۴، مسند احمد ٤: ۳۷۰، کفایة الطالب: ۱۳، ۱۱ الریاض النضرة ۲: ۱٦۹، نزل الابرار: ۲۰۔

[2] ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبدالرحمان البغدادی المدنی الزهری مات ۱۸۳، تهذیب التهذیب ۱: ۱۲۱، رجال الصحیحین ۱: ۱٦، تاریخ بغداد ٦: ۸۱۰

Presented by www.ziaraat.com

مسمار، عن عائشة بنت سعد وعامر بن سعد، عن سعد: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب فقال: اما بعد ايها الناس فاني وليكم۔ قالوا: صدقت، ثم اخذ بيد على فرفعها، ثم قال: هذا وليى والمؤدى عنى، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ [1]

اخبرنا احمد بن عثمان البصرى ابوالجوزاء، قال ابن عيينة [2] بنت سعد، عن سعد قال: اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيد على فخطب: فحمد الله واثنى عليه ثم قال: ألم تعلموا انى اولى بكم من انفسكم؟ قالوا: نعم، صدقت يا رسول الله۔ ثم اخذ بيد على فرفعها، فقال: من كنت وليه فهذا وليه وان الله ليوالى من والاه ويعادى من عاداه۔ [3]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا ذكريا بن يحيى، قال: حدثنا يعقوب ابن جعفر بن ابى كثير، عن مهاجر بن مسمار، قال: اخبرتنى عائشة بنت سعد، عن سعد قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بطريق مكة وهو متوجه اليها، فلما بلغ غدير خم وقف للناس، ثم رد من تبعه ولحقه من تخلف، فلما اجتمع الناس اليه قال: ايها الناس من وليكم؟ قالوا: الله ورسوله، ثلاثاً۔ ثم اخذ بيد على فاقامه، ثم قال: من كان الله ورسوله وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ [4]

---

[1] مجمع الزوائد ٩: ١٠٤، كنز العمال ٦: ١٥٤، مسند احمد ٤: ٣٧٢۔

[2] فى هامش الاصل هكذا: قوله بنت سعد لعله اخبرتنا بنت سعد او عن بنت سعد (١٥) ومن المعلوم ان ابن عينة سفيان لم يرو عن بنت سعد وانما روى عن زينت زوجته بنت كعب بن عجرة۔ تهذيب التهذيب ٣: ٤٨٠

[3] مجمع الزوائد ٩: ١٠٧ مختصراً وقال: رواه البزار ورجاله ثقات۔

[4] فضائل الخمسة ١: ٣٦٥، وفيه طرق مختلفه لهذا الحديث وقد ذكرها حسب اختلاف الفاظ الحديث۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کی ترغیب
اور اُن کی دشمنی سے ترہیب

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے اُس نے ہارون بن عبداللہ بغدادی جبال سے، اُس نے مصعب بن مقدام سے، اُس نے قطر بن خلیفہ سے، اُس نے ابوطفیل سے اور ہمیں ابوداؤد نے بتایا، اُس نے محمد بن سلیمان سے، اُس نے قطر سے، اُس نے ابوطفیل سے، اُس نے عامر بن واثلہ سے، اُس نے کہا کہ لوگ میدان میں جمع تھے اور کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس جس نے رسول اللہ سے یہ حدیث سُنی ہے بیان کرے کہ رسول اللہ نے غدیرِ خم میں لوگوں سے خطاب فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ مَیں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک اور اولیٰ بالتصرف ہوں، آپؐ اس وقت کھڑے ہوئے پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا مَیں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے، اے میرے اللہ! جو اُس سے دوستی کرے تُو بھی اُس سے دوستی کر جو اُس سے دشمنی کرے تُو بھی اُس سے دشمنی کر۔

ابوطفیل کہتے ہیں کہ مَیں اس اجتماع سے باہر آیا تو میرے دل میں اس حدیث سے متعلق تردد تھا، چنانچہ مَیں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا تو انھوں نے کہا تُو شک کرتا ہے جبکہ مَیں نے اُسے خود رسول خدا سے سُنا ہے اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ابوعبدالرحمٰن زکریا بن یحییٰ سجستانی سے، اُس نے محمد بن عبدالرحیم سے، اُس نے ابراہیم سے، اُس نے معن سے، اُس نے موسیٰ بن یعقوب سے، اُس نے مہاجر بن مسمار سے، اُس نے عائشہ بنت سعد سے اور عامر بن سعد سے، انھوں نے حضرت سعد سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! مَیں تمہارا اولی ہوں، لوگوں نے عرض کی آپؐ نے درست فرمایا پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا کہ یہ میرا اولی ہے اور میرے قرضے امانتیں ادا کرنیوالا ہے، اے اللہ تُو اُس سے محبت فرما جو اُس سے محبت کرے اور تُو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

حدیث

ہم نے احمد بن عثمان بصری ابوالجوزاء سے، اُس نے ابن عیینہ سے، اُس نے عائشہ بنت سعد سے، اُس نے حجرت سعد سے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد فرمایا، آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی بعد میں فرمایا کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ مَیں تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک ہوں؟ لوگوں نے جواب میں کہا یارسول اللہ آپؐ درست فرمارہے ہیں۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور فرمایا جس کا مَیں ولی ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرے جو اس سے محبت کرے اور جو اس سے دشمنی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس سے دشمنی کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے یعقوب

Presented by www.ziaraat.com

ابن جعفر بن ابی کثیر سے، اُس نے مہاجر بن مسمار سے، اُس نے عائشہ بنت سعد سے، اُس نے حضرت سعد سے کہ ہم رسول اللہ کیساتھ مکّہ کے راستے پر تھے، آپؐ مکّہ سے واپس ہو رہے تھے، جب آپؐ مقام غدیر پر پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے جو پیچھے رہ گئے تھے ان کا انتظار کیا جو آگے نکل گئے تھے انھیں واپس بلالیا۔

جب تمام لوگ ایک جگہ جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا ولی ومولا کون ہے؟ لوگوں نے تین بار کہا اللہ اور اُس کا رسولؐ پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھڑا کیا پھر فرمایا: جس کا ولی اللہ اور اُس کا رسولؐ ہے اُس کا یہ بھی ولی ہے ایا اللہ تو اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

دعاء النبی صلی الله علیه وسلم لمن احبه و دعاؤه علی من ابغضه

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: حدثنا اسحاق بن ابراهیم بن راهویه، قال: اخبرنا النضر بن شمیل، قال: اخبرنا عبدالجلیل عن عطیة، قال: حدثنا عبدالله بن بریدة، قال: حدثنی ابی، قال: لم اجد من الناس ابغض علی من علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه، حتی احببت رجلا من قریش ولا احبه الا علی بغض علی، فبعث ذلك الرجل علی خیل فصحبته ما اصحبه الا علی بغض علی، قال: فاصبنا سبیاً، قال: فکتب الی النبی صلی الله علیه وسلم: ان ابعث الینا من یخمسه۔ فبعث علیاً، وفی السبی وصیفة من افضل السبی، فلما خمسه صارت فی الخمس، ثم خمس فصارت فی اهل بیت النبی صلی الله علیه وسلم، ثم خمس فصارت فی آل علی۔ فاتانا ورأسه یقطر فقلنا: ما هذا؟ فقال: الم تروا الی الوصیفة فانها صارت فی الخمس، ثم صارت فی اهل بیت النبی صلی الله علیه وسلم، ثم صارت فی آل علی، فوقعت بها۔ قال: فکتب وبعث معنا مصدقاً للکتابة الی النبی صلی الله علیه وسلم مصدقاً لما قال علی، فجعلت اقرا علیه ویقول: صدقا، واقول: صدق۔

Presented by www.ziaraat.com

قال: فامسك بيدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا بريدة اتبغض علياً؟ قلت: نعم۔ فقال: لا تبغضه، وان كنت تحبه فازدد له حبا فوالذى نفسى بيده [1] لنصيب آل علي في الخمس افضل من وصيفة۔ فما كان احد من الناس بعد قول رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الى من علي رضى الله عنه۔ قال عبدالله بن بريدة: والله [2] ما في الحديث بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم غير ابى۔ [3]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا الحسين بن حريث المروزى، قال: اخبرنا الفضل بن موسى، عن الاعمش، عن ابى اسحاق عن سعيد بن وهب قال: قال علي كرم الله وجهه في الرحبة: انشد بالله من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم يقول: ان الله ورسوله ولى المؤمنين، ومن كنت وليه فهذا وليه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه، وانصر من نصره۔ قال: فقال سعيد: قام الى جنبى ستة، وقال زيد بن يشيع: قام عندى ستة، وقال عمرو ذى مر: احب من احبه وابغض من ابغضه وساق الحديث۔ رواه اسرائيل عن اسحا ق عن عمرو ذى مر۔ [4]

---

[1] فی روایة: نفس محمد بیده۔

[2] فی نسخة فوالله الذی لا اله غیره۔

[3] مسند احمده: ۳۵۰، مشکل الآثار ٤: ١٦٠، سنن البیهقی ٦: ٣٤٢ مجمع الزوائد ٩: ١٢٨ وفیه: قال: بریدة! فطا طات راسی فتکلمت فوقعت فی علی حتی فرغت ثم رفعت راسی فرایت رسول الله صلی الله علیه وسلم غضب غضباً لم اره غضب مثله الا یوم قریظة والنضیر فنظر الیّ فقال: یا بریدة احب علیاً فانما یفعل ما آمره به. فقمت وما من الناس احد احب الی منه

[4] الغدیر ١: ١٧٢۔ ١٧٣۔

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا علي بن محمد بن علي، قال: حدثنا خلف بن تميم، قال: حدثنا اسرائيل، قال: حدثنا ابواسحاق، عن عمرو ذي مر قال: شهدت علياً بالرحبة ينشد اصحاب محمد: ايكم سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم ما قال؟ فقام اناس فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه، واحب من احبه، وابغض من ابغضه، وانصر من نصره۔ [1]

علی علیہ السلام کے مُحب کیلئے دُعا اور عدو کیلئے بددُعا

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے اسحاق بن ابراہیم بن راھویہ سے، اُس نے نضر بن شمیل سے، اُس نے عبدالجلیل سے، اُس نے عطیہ سے، اُس نے عبداللہ بن بریدہ سے، اُس نے اپنے باپ سے، اُس نے کہا کہ مَیں حضرت علیؑ کیساتھ تمام لوگوں سے سب سے زیادہ بغض رکھتا تھا حتیٰ کہ مَیں نے قریش کے ایک آدمی سے دوستی کی تو اس کی بنیاد بھی بغضِ علیؑ پر تھی، اُس نے میری طرف ایک سوار بھیجا تو مَیں نے اس کی مصاحبت بھی بغضِ علیؑ پر ہی کی۔ راوی کہتا ہے کہ ہمارے ہاتھ ایک قیدی لگا تو ہم نے رسول اللہؐ کی خدمت میں خط لکھا، آپؐ ہماری طرف کوئی آدمی بھیجیں جسے ہم اس کا خمس دے دیں، تو آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو بھیجا۔

---

[1] فضائل الخمسة ۱: ۳٦٦، وفيه سند الحديث وطرقه المختلفة المنصور ص على صحتها كما في ۱: ۳٤۹، ۳۸٤۔

Presented by www.ziaraat.com

قیدیوں میں ایک بہت اچھی خدمتگار لڑکی تھی، جب آپ نے خمس کا حساب لگایا تو وہ خمس میں آ گئی، پھر خمس لگایا تو وہ حضرت نبی کریمؐ کے اہل بیتؑ کے حصہ میں آ گئی، پھر خمس لگایا تو وہ آلِ علیؑ کے حصہ میں آ گئی، پھر جب آپ ہمارے پاس آئے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس خدمتگار لڑکی کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ خمس میں آ گئی ہے، پھر رسولؐ اللہ کے اہل بیتؑ کے حصہ میں آئی، پھر آلِ علیؑ کے حصہ میں آئی۔

حضرت علیؑ نے ایک خط پیغمبر اسلام کی طرف روانہ فرمایا، اس خط میں جو تحریر تھی اس کی تصدیق کیلئے ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ روانہ کیا گیا، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، مَیں خط کی تحریر پڑھنے لگا تو آپ نے فرمایا: فریقین نے سچ کہا، مَیں نے بھی کہا اُس نے سچ کہا۔

بریدہ کہتا ہے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے بریدہ! کیا تُو علیؑ سے بغض رکھتا ہے، مَیں نے عرض کی جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ علی سے بغض نہ رکھ، اگر تُو اس سے محبت رکھتا ہے تو اپنی محبت کو اس کیلئے اور بڑھا، اُس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ آلِ علیؑ کا خمس میں حصہ اس خدمتگار لڑکی سے کہیں افضل ہے، پس بریدہ کہتا ہے کہ رسولؐ اللہ کے اس فرمان کے بعد پوری دنیا میں حضرت علیؑ سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔ عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں خدا کی قسم اس حدیث کے بیان میں میرے والد اور رسول اللہ اور کے درمیان اور کوئی آدمی نہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے حسین بن حریث مروزی سے، اُس نے فضل بن موسیٰ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے سعید بن وہب

Presented by www.ziaraat.com

سے، وہ کہتا ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک میدان میں خطاب فرمایا "میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطے دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیرِ خم میں رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ مومنین کے ولی ہیں اور جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ ولی ہے، اے میرے اللہ جو اس سے محبت رکھتا ہے تُو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھتا ہے تُو اس سے دشمنی رکھ، جو اس کی نصرت کرے تُو اس کی نصرت فرما۔

راوی کہتا ہے کہ میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے چھ آدمی اُٹھے عمرو ذی مر نے کہا رسول اللہ کے یہ لفظ تھے کہ تو اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے تو اُس سے بغض رکھ جو اس سے بغض رکھے یعنی اس حدیث کے راوی اسرائیل، اسحاق اور عمرو ذی مر تد ہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے علی بن محمد بن علی سے، اُس نے خلف بن تمیم سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابو اسحاق سے، اُس نے عمرو ذی مُر سے، اُس نے کہا کہ میں میدان رحبہ میں حضرت علیؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو اللہ کا واسطہ دے رہے تھے کہ تم لوگوں میں سے وہ کون کون لوگ تھے، جنھوں نے غدیرِ خم میں رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا؟ تو لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انھوں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے، اے اللہ جو اس سے محبت رکھے تُو بھی اُس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تُو بھی اُس سے دشمنی رکھ اور جو اس کو اپنا محبوب بنائے تُو بھی اُس کو محبوب بنا، جو اس سے بغض رکھے تُو بھی اس سے بغض رکھ اور جو اس کی نصرت کرے تُو بھی اس کی نصرت فرما۔

Presented by www.ziaraat.com

حب علی یفرق بین المؤمن و الکافر

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرناابوکریب محمد بن العلاء الکوفی، قال: حدثنا ابو معاویة، عن الاعمش، عن عدی بن ثابت، عن زر بن حبیش، [1] عن علی کرم الله وجهه قال: والله والذی خلق الحبة وبرا النسمة انه لعهد النبی صلی الله علیه وسلم: انه لا یحبنی الا مؤمن، ولا یبغضنی الا منافق۔ [2]

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا ابوکریب محمد بن العلاء الکوفی، قال: حدثنا ابو معاویة، عن الاعمش، عن عدی بن ثابت بن واصل بن عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلی بن واصل الکوفی [3] قال: حدثنا وکیع،

---

[1] ابو مریم الاسدی الکوفی مخضرم ادرک الجاهلیة. تهذیب التهذیب ۳: ۳۲۱۔

[2] الغدیر ۳: ۱۸۳، تذکرة الخواص: ۱۷، سنن النسائی ۸: ۱۱۷، مطالب السوأل: ۱۷، الفصول لمهمه۱۲٤، فتح الباری ۷: ۵۷، الدرر الکامنة ٤: ۲۰۸، جامع الترمذی ۲: ۲۹۹، مسند احمد ۱: ۸٤، تاریخ بغداد ۲:۲۵۵ المصابیح ۲: ۱۹۹، الریاض النضرة ۲: ۲۱٤، الاستیعاب ۳: ۳۷، یسیر الوصول ۳: ۲۷۲، وقد افرد شیخنا الحجة الامینی فصلا خاصاً فی الغدیر حول هذا الحدیث ورجاله واسانیده واشبعه بالدرس والتحقیق۔

[3] فی هذا السند اشتباه وتصحیف سیما فی ذکر واصل بن عبدالاعلی الکوفی فان عدی بن ثابت لم یروعنه، وانما روی عن عبدالله بن یزید والبراء بن عازب و سلیمان بن صرد و عبدالله بن ابی فی وزید بن وهب وزید بن حبیش وابی حازم الاشجعی ویزید بن البراء بن عازب وابی بردة بن ابی موسی وابی راشد صاحب عمار وسعید بن جبیر۔

Presented by www.ziaraat.com

عن الاعمش، عن عدی بن ثابت، عن زر بن حبیش، عن علی رضی اللہ عنه قال: عهد لی النبی صلی اللہ علیه وسلم انه لا یحبنی الا مؤمن، ولا یبغضنی الا منافق۔ 1

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا یوسف بن عیسی، قال: اخبرنا الفضل بن موسی، عن الاعمش، عن عدی، عن زر قال: قال علی: انه لعهد النبی صلی اللہ علیه وسلم انه لا یحبك الا مؤمن، ولا یبغضك الا منافق۔ 2

حُبِ علی علیہ السلام معیارِ ایمان

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ابوکریب محمد بن علا کوفی سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عدی بن ثابت سے، اُس نے زر بن حبیش سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا:

مجھے اس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور انسانی جان کو پیدا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ مجھ سے صرف وہ محبت کرے گا جو مومن ہوگا اور مجھ سے صرف وہی بغض رکھے گا جو منافق ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ابوکریب محمد بن علاَ کوفی سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عدی بن ثابت بن واصل بن عبدالاعلیٰ بن

1 الغدیر ۳: ۱۸۵، المطالعات فی مختلف المؤلفات ۲: ۵۰۷۔

2 الریاض النضرة ۲: ۲۱۴، فضائل الخمسة ۲: ۲۰۷۔ ۲۱۲۔

Presented by www.ziaraat.com

واصل بن عبدالاعلیٰ بن واصل کوفی، اُس نے وکیع سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عدی بن ثابت سے، اُس نے زید بن جیش سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے، آپؑ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے میرے لئے فرمایا: ''مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔''

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے یوسف بن عیسیٰ سے، اُس نے فضل بن موسیٰ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے ابن عدی سے، اُس نے زر سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا علیؑ! تجھ سے نہیں محبت کرے گا، مگر مومن اور نہیں بغض رکھے مگر منافق۔

Presented by www.ziaraat.com

المثل الذی ضربه رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی: رضی الله عنه

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا ابو جعفر محمد بن عبدالله بن المبارك المخزومی، قال: حدثنا یحیی بن معین، قال: اخبرنا ابو حفص الأبار، [1] عن الحکم بن عبدالملك، عن الحرث بن الحصین عن ابی صادق، [2] عن ربیعة بن ناجذ، [3] عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا علی فیك مثل من مثل عیسی ابغضته الیهود حتی بهتوا امه، واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزل الذی لیس به۔ [4]

حضرت علی علیہ السلام کی مثال

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی سے، اُس نے یحییٰ بن معین سے، اُس نے ابوحفص آبار سے، اُس نے حکم بن عبدالمالک

---

[1] الحافظ عمر بن عبدالرحمان بن قیس الکوفی، تہذیب التہذیب ۷: ۴۷۳ تاریخ بغداد ۱۱: ۱۹۱، الکنی والاسماء ۱: ۱۵۱۔

[2] ابو صادق الاذدی الکوفی، وفی اسمه اختلاف تہذیب التہذیب ۱۲: ۱۳۰۔

[3] الاذدی الکوفی ویقال: انه اخو ابوصادق الازذی تہذیب التہذیب ۳: ۲۶۳۔

[4] المناقب لابن شہر اشوب ۳: ۲۶ نقلاً عن مسند الموصلی۔

Presented by www.ziaraat.com

سے، اُس نے حرث بن الحصین سے، اُس نے ابوصادق سے، اُس نے ربیعہ بن ناجذ سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علیؑ! تجھ میں حضرت عیسیٰ سے مماثلت پائی جاتی ہے، یہود نے ان سے بغض رکھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر بہتان باندھا، نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور انہیں وہ مقام دیا جو ان کے شایان شان نہ تھا۔''

❀ ❀ ❀

Presented by www.ziaraat.com

منزلة علی کرّم اللہ وجهہٗ و قرّبه من النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا اسماعیل بن مسعود البصری، قال: حدثنا شعبة، عن ابی اسحاق، عن العلاء: سأل رجل ابن عمر عن عثمان قال: کان من الذین تولوا یوم التقی الجمعان فتاب الله علیه ثم اصاب ذنباً فقتله۔ فسأله عن علی رضی الله عنه فقال: لا تسأل عنه الا تری منزلته من رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ (1)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا احمد بن سلیمان الرهاوی، قال: حدثنا عبدالله، قال اخبرنا اسرائیل، عن ابی اسحاق عن العلاء بن العرار قال سألت عن ذالك ابن عمر وهو فی مسجد رسول اللہؐ قال: ما فی المسجد بیت غیر بیته، واما عثمان فانه اذنب دنباً دون ذلك فقتلتموه۔ (2)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا هلال بن العلاء عن عرا (3) انه قال: سألت عبدالله بن عمر قلت: ألا تحدثنی عن علی وعثمان؟ قال: اما علی فهذا بیته من بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا احدثك عنه بغیره، واما عثمان: فانه اذنب یوم احد ذنباً عظیما عفی الله عنه،

---

(1) فضائل الخمسة ۱: ۲۹٦، باسانید مختلفة رجالها ثقات و ج ۲: ۱۵۵۔

(2) لم اجد له ذکراً فی کتب الرجال ولعله: العراء بن خالدبن هوذة العامری یروی عنه ابو رجاء العطار دی۔

(3) کنزالعمال ٦: ۱۹٤، ۲۹۲ بطرق مختلفه وقال: اخرجة ابن ابی عاصم وابن جریروصححة الطبرانی فی الاوسط وابن شاهین

Presented by www.ziaraat.com

واذنب فیکم ذنباً صغیراً فقتلتبوه۔ 1

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اسماعیل بن یعقوب بن اسماعیل قال: حدثنی ابو موسیٰ و محمد بن موسیٰ بن اعین، قال: حدثنی ابی، عن عطاه، عن سعید قال ابن عبید قال: جاء رجل الی ابن عمر فسأله عن علی رضی الله عنه قال: لا احدثك عنه، ولکن انظر الی بیته من بیوت رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ قال: فانی ابغضه۔ قال: به ابغضك الله۔ 2

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنی هلال بن العلاء بن هلال، قال: حدثنا حسین، 3 قال: حدثنا زهیر، 4 قال: حدثنا ابو اسحاق، قال: سأل ابو عبدالرحمان بن خالد بن قثم بن العباس، من ابن ورث علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم؟ قال: انه کان اولنا به لحوقاً، واشدنا به لزوقا۔

5 خالفه زید بن جبلة فی اسناده فقال: عن خالد بن قیم۔

---

1 مجمع الزوائد ۹: ۱۱۵ وفیه: رواه الطبرانی فی الاوسط، میزان الاعتدال فقال: ۱۹٤۰۲، وفیه: روی بسنده عن ابی اسحاق سألت ابن عمر عن عمان وعلی فقال: تسالنی عن علی فقد رأیت مکانه من رسول الله صلی الله علیه وسلم الحدیث۔

2 فضائل الخمسه ۲: ۲۰٦۔

3 الحسین بن عیاش بن حازم السلمی الباجد ائی الرقی مات ۲۰٤، تہذیب التہذیب ۲: ۳٦٦۔

4 زهیر بن معاویة بن حدیج بن الرحیل الجعفی، صحب ابا بکر و عمر و عثمان وعلیاً وابن مسعود و شہد صفین مع علی، وقدم المدینة بعد موت النبی صلی الله علیه وآله وسلم بلیان قلیلة لم تبلغ العشر۔ تہذیب التہذیب ۳: ۳۵۱، جمہرة انساب العرب ص ٤۱۰ مجمع الرجال ۳: ٦۵، جامع الرواة ۱: ۳۳٤۔

5 حلیة الولیاء ۱: ٦۸۰، وج ٤: ۳۸۲۔

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا هلال بن العلاء، قال: حدثنی ابی، قال: حدثنا عبیدالله، عن زید، عن ابی اسحاق، عن خالد ابن قثم انه قیل له: کیف علی ورث رسول الله صلی الله علیه وسلم دون جدك وهو عمه؟ قال: لان علیاً کان اولنا به لحوقا واشدنا به لزوقا۔ (1)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنی عبدة بن عبدالرحیم المروزی، قال: اخبرنا عمر بن محمد، قال: اخبرنا یونس بن ابی اسحاق عن العیزار بن حریث، (2) عن النعمان بن بشیر قال: استاذن ابوبکر علی النبی صلی الله علیه وسلم فسمع صوت عائشة عالیاً، وهی تقول! لقد علمت (3) ان علیاً احب الیك منی، (4) فاهوی لها لیلطمها، وقال لها: یا بنت فلانة اراك ترفعین صوتك علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، فامسکه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، وخرج ابوبکرمبغضاً، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا عائشة کیف رأیت اهدیك من الرجل۔ ثم استاذن بعد ذلك وقد اصطلح رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عائشة، فقال: ادخلانی فی السلم کما ادخلتمانی فی الحرب، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: قد فعلتما۔ (5)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنی محمد بن آدم بن سلیمان

---

(1) المستدرك ۳: ۱۲۵، کنزالعمال ۶: ۴۰۰، وقال: اخرجه ابن ابی شیبة۔

(2) العبدی الکوفی مات فی ولایة خالد علی العراق۔ تهذیب التهذیب ۸: ۲۰۳ تقریب التهذیب ۲: ۹٦، خلاصة تهذیب الکمال ۱: ۲٦، رجال الصحیحین ۱: ۴۰۸

(3) فیروایة: عرفت۔

(4) فی روایة: من ابی ومنی مرتین او ثلاثاً۔

(5) مسند احمد ۴: ۲۵۷، مجمع الزوائد ۹: ۱۲٦ وفیه: رواه البزار ورجاله رجال الصحیح ورواه الطبرانی

Presented by www.ziaraat.com

المصیصی، قال:حدثنا ابن عیینه، عن ابیه، عن جمیع وهو ابن عمر 1 قال:دخلت مع امی علی عائشة وانا غلام، فذکرت لها علیاً رضی الله عنه فقالت:ما رأیت رجلا احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم منه، ولااحب الیه من امرأته۔ 2

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا عمرو بن علی البصری، قال: حدثنی عبدالعزیز بن الخطاب ووثقه، 3 قال: حدثنی محمد بن اسماعیل بن رجاء الزبیدی، عن ابی اسحاق الشیبانی، عن جمیع بن عمیر قال: دخلت مع ابی علی عائشة یسالها من وراء الحجاب عن علی رضی الله عنه فقالت: تسالنی عن رجل ما اعلم احداً کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم منه ولا احب الیه من امرأته۔ 4

اخبرنا احمد بن شعیب، قال:اخبرنی ذکریا بن یحیی، قال:اخبرنا ابراهیم بن سعد، قال:حدثنا شاذان، عن جعفر الاحمر، عن عبدالله ابن عطاء عن ابن بریدة، قال: جاء رجل الی ابی فساله ای الناس کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال:من النساء فاطمة، ومن الرجال علی رضی الله عنه۔ 5

---

1 جمیع بن عمیربن عفاق التیمی الکوفی۔ تهذیب التهذیب ۲: ۱۱۱، الجرح والتعدیل ۱ق۱: ۵۳۲، میزان الاعتدال ۱: ۴۲۱۔

2 المستدرک ۳: ۱۵۴، نظم درر السمطین: ۱۰۲ وفیه: ان امرأة من الانصار قالت لعائشة (رض) الحدیث۔

3 ابوالحسن عبدالعزیز بن الخطاب الکوفی۔ تهذیب التهذیب ۶: ۳۳۵، الجرح والتعدیل ۲ ق۲: ۳۸۱، تقریب التهذیب ۱: ۵۰۸۔

4 فضائل الخمسة ۲: ۱۸۶ وفیه: تعنی امرأة علی ع۔ هذا حدیث صحیح الاسناد

5 صحیح الترمذی ۲: ۳۱۹، المستدرک ۳: ۱۵۵، الاستیعاب ۲: ۷۷۵۱، الریاض النضرة ۲: ۱۶۱ بلفظ آخر عن عائشة۔

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا محمد بن مسلمة قال: حدثني عبدالرحيم، قال: حدثني زيد، عن الحرث، عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير، عن عبدالله ابن يجيى، سمع علياً رضى الله عنه يقول: كنت ادخل على نبى الله صلى الله عليه وآله وسلم كل ليلة، فان كان يصلى سبح فدخلت، وان لم يكن يصلى اذن لى فدخلت۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعيب قال: اخبرني زكريا بن يحيى، قال: محمد بن عيينة وابو كامل، قال: حدثنا عبدالواحد بن زياد قال: حدثنا عمار بن القعقاع بن الحرث العكى، [2] عن ابى زرعة بن عمرو بن جرير عن عبدالله بن يحيى، قال: قال على: كان لى ساعة من السحر ادخل فيها على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فان كان فى صلاته سبح، وان لم يكن فى صلاته اذن لى۔ [3]

---

[1] صحيح النسائى ۱: ۱۷۱۔

[2] هذه العبارة مغلوطة والصحيح هكذا: حدثنا عمارة بن القعقاع عن الحارث بن يزيد العكلى. تهذيب التهذيب ۲: ۱٦۳، وج ۷: ٤۲۳، رجال الصحيحين ۱: ۹٥، ۳۹٦.

[3] صحيح النسائى ۱: ۱۷۱، مسند احمد ۱: ۸٥ وفيه: عن عبدالله بن نجى عن ابيه قال: قال قال على: الحديث.

Presented by www.ziaraat.com

مقامِ علی علیہ السلام

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے اسماعیل بن مسعود بصری سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے علاء سے، اُس نے کہا کہ ایک آدمی نے عبداللہ ابن عمر سے حضرت عثمان کے بارے میں پوچھا، اُس نے جواب دیا کہ حضرت عثمان ان لوگوں میں سے تھے جو دو لشکروں کے آپس میں ٹکرانے کے دن پشت پھیر گئے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ کو معاف فرما دیا، پھر اس سے ایک گناہ سرزد ہوا تم نے اُسے قتل کر دیا پھر اُس شخص نے حضرت علیؑ کے بارے میں پوچھا تو ابن عمر نے فرمایا کہ ان کے بارے میں نہ پوچھئے کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ان کا مقام کیا ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ہلال بن علاء سے، اُس نے عرار سے، اُس نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ مجھے حضرت علیؑ اور حضرت عثمان کے بارے میں کچھ بتائیں؟ انہوں نے کہا کہ حضرت علیؑ تو رسول ﷺ کی اہل بیتؑ میں سے تھے اس کے سوا میں تجھے اور کیا بتاؤں، رہی حضرت عثمان کی بات تو اُس نے جنگِ اُحد کے دن ایک عظیم گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا پھر انہوں نے تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا تم نے انہیں قتل کر دیا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے احمد بن سلیمان رہاوی سے، اُس نے

Presented by www.ziaraat.com

عبداللہ سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اُس نے علاء بن عرار سے، وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اس بارے میں حضرت ابن عمر سے پوچھا، اُس وقت آپ مسجد نبویؐ میں تھے انہوں نے کہا حضرت علی علیہ السلام کے گھر کے سوا مسجد نبویؐ میں کوئی گھر نہیں۔

حضرت عثمان نے ایک چھوٹا سا گناہ کیا تو تم نے اُسے قتل کر دیا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے اسماعیل بن یعقوب بن اسماعیل سے، اُس نے ابوموسیٰ سے، اُس نے محمد بن موسیٰ بن اعین سے، اُس نے ابی سے، اُس نے عطاء سے اُس نے سعید سے، اُس نے ابن عبید سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عمر کے پاس آیا تو اُس نے حضرت علیؑ کے بارے میں پوچھا، آپ نے کہا مَیں ان کے بارے میں تجھے کچھ نہیں بتاؤں گا لیکن ان کے گھر کی طرف دیکھ کہ ان کا گھر رسول اللہ کے گھروں میں سے ہے، اُس آدمی نے کہا کہ مَیں ان سے بغض رکھتا ہوں، تو ابن عمر نے جواب دیا تو پھر اللہ تجھ سے بغض رکھے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ہلال بن علاء بن ھلال سے، اُس نے حسین سے، اُس نے زہیر سے، اُس نے کہا ہم نے ابواسحاق سے، اُس نے کہا کہ ابوعبدالرحمٰن بن خالد بن قثم بن عباس نے پوچھا کہ حضرت علیؑ رسول اللہ ﷺ کے کہاں سے وارث بن گئے، تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ وہ ہم سب سے پہلے رسول اللہ سے ملنے والے تھے، ہم سے زیادہ آپؐ سے تعلق رکھنے والے تھے۔

اس کی اسناد میں زید بن جبلہ نے مخالفت کی ہے کہا ہے کہ یہ روایت خالد بن قثم

Presented by www.ziaraat.com

کے بیٹے کی بجائے خود خالد بن قثم سے بیان کی ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے ہلال بن علاء سے، اُس نے ابی سے، اُس نے عبداللہ بن زید سے، اُس نے ابواسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ خالد بن قثم سے پوچھا گیا کہ حضرت علی علیہ السلام تمہارے دادا حضرت عباس کے باوجود رسول اللہ کے وارث ہیں حالانکہ وہ تیرے چچا ہیں تو اُس نے جواب دیا کہ حضرت علی علیہ السلام ہم سب سے پہلے آپؐ سے ملنے والے تھے ہم سے زیادہ تعلق رکھنے والے تھے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے عبدہ بن عبدالرحیم مروزی سے، اُس نے عمر بن محمد سے، اُس نے یونس بن ابی اسحاق سے، اُس نے عیزار بن حریث سے، اُس نے نعمان بن بشیر سے، اُس نے کہا کہ حضرت ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو انہوں نے حضرت عائشہ کی بلند آواز کو سُنا، وہ آپؐ سے کہہ رہی تھیں مجھے معلوم ہے کہ آپؐ کو حضرت علی علیہ السام مجھ سے زیادہ محبوب ہیں۔

یہ سُن کر حضرت ابوبکر حضرت عائشہ کو تھپڑ مارنے کیلئے آگے بڑھے اور کہنے لگے: اے فلاں کی بیٹی! مَیں دیکھ رہا ہوں کہ تیری آواز رسول اللہ کی آواز سے بلند ہے پس حضرت ابوبکر کو رسول اللہؐ نے پکڑ لیا اور حضرت ابوبکر غصّے کی حالت میں باہر نکل گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تُو نے دیکھا کہ مَیں نے تجھے کیسے آدمی سے ہدایت دلوائی ہے، پھر حضرت ابوبکر نے اجازت طلب کی تو اس وقت حضرت عائشہ اور حضور کریم کی صلح ہو چکی تھی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر نے عرض کی جیسے مجھے آپ نے جنگ

Presented by www.ziaraat.com

میں شامل کیا تھا ایسے ہی مجھے صلح میں شامل کر لیجیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے جھگڑا کیا تھا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے اُس نے محمد بن آدم یعنی سلمان مصیصی سے اُس نے ابن عیینہ سے اُس نے اپنے والد سے اُس نے جمیع ابن عمیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اُن دنوں میں میرا بچپن تھا میں نے ان کے سامنے حضرت علی علیہ السلام کا ذکر کیا تو آپ نے کہا کہ میں نے کسی مرد کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان سے زیادہ محبوب نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی عورت کو ان کی زوجہ (حضرت فاطمہ علیہا السلام) سے زیادہ آپؐ کے ہاں محبوب دیکھا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے عمرو بن علی بصری سے، اُس نے عبدالعزیز بن خطاب سے، اُس نے محمد بن اسماعیل بن رجاء زبیدی سے، اُس نے ابو اسحاق شیبانی سے، اُس نے جمیع بن عمیر سے، اُس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا، میں نے پس پردہ آپ سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے کہا تُو مجھ سے اُس مرد کے متعلق پوچھتا ہے میں نہیں جانتی کہ کوئی آدمی ان سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہو اور نہ ہی کوئی خاتون اس کی زوجہ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہو۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے ابراہیم بن سعد

Presented by www.ziaraat.com

سے، اُس نے شاذان سے، اُس نے جعفر الاحمر سے، اُس نے عبداللہ ابن عطأ سے، اُس نے ابن بریدہ سے، اُس نے کہا کہ ایک آدمی میرے باپ کے پاس آیا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ کس سے محبت تھی؟ تو میرے باپ نے جواب دیا عورتوں میں حضرت فاطمہ زہراؑ سے اور مردوں میں حضرت علی علیہ السلام سے۔

حدیث

ہم نے محمد بن سلمہ سے، اُس نے عبدالرحیم سے، اُس نے زید سے، اُس نے حرث سے، اُس نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، اُس نے عبداللہ بن یحییٰ سے، وہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مَیں ہر شب رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتا تھا۔ اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو سبحان اللہ کہہ کر داخلے کی اجازت دیتے تو مَیں گھر میں داخل ہو جاتا اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے اور مَیں داخل ہو جاتا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے محمد بن عینیہ اور ابوکامل سے، انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے، اُس نے عمار بن قعقاع بن حرث مکی سے، اُس نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، اُس نے عبداللہ بن یحییٰ سے، اُس نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ سحری کے وقت مجھے ایک ایسی ساعت میسر تھی، جس میں مَیں رسول اکرم ﷺ کے پاس جاتا۔ اگر آپ نماز میں ہوتے تو سبحان اللہ کہہ دیتے اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرماتے۔

Presented by www.ziaraat.com

الاختلاف على المغيرة فى هذا الحديث

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنى محمد بن قدامة المصيصى قال: اخبرنا جرير عن المغيرة، عن الحرث، عن ابى زرعة بن عمرو ابن جرير، قال: حدثنا عبدالله بن يحيى عن على رضى الله قال: كان لى من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من السحر ساعة ادخل فيها واذا اتيته استاذنت فان وجدته يصلى سبح، وان وجدته فارغا، اذن لى۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنى محمد بن عبيد بن محمد الكوفى، قال: حدثنا ابن عباس، عن المغيرة، عن الحرث العكى [2] عن ابى يحيى قال: قال على رضى الله عنه: كان لى من النبى صلى الله عليه وآله وسلم مدخلان: مدخل بالليل ومدخل بالنهار، اذا دخلت بالليل تنحنح لى، خالفه شرجيل بن مدرك فى اسناده، ووافقه على قوله تنحنح۔ [3]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار، قال: حدثنا ابو اسامة، قال: حدثنى شرجيل يعنى ابن مدرك الجعفرى، [4] قال:

---

[1] فضائل الخمسة ۱: ۲۹٦۔

[2] الصحيح الحارث العكلى كمامرت الاشارة اليه۔

[3] راجع فصل۔ حديث منزلة على (ع) عندالنبى(صلى الله عليه وآله وسلم) واسانيد وطرقه المختلفة فى۔ فضائل الخمسة ۱: ۲۹٦، ۳۱۷۔

[4] شرجيل بن مدرك الجعفى الكوفى۔ تهذيب التهذيب ٤: ۳۲٥، تنقيح المقال ۲: ۲۸، رجال الطوسى: ۲۱۸، خلاصة تهذيب الكمال: ۱۳۹، الجرح والتعديل ۲ ق ۱: ۳٤۰۔

Presented by www.ziaraat.com

حدثنی عبدالله بن بحر الحضرمی، عن ابیه و کان صاحب مطهرة علی، قال علی رضی الله عنه: کانت لی منزلة من رسول الله صلی الله علیه وسلم لم تکن لاحد من الخلائق ، فکنت آتیه کل سحر فاقول! السلام علیك یا نبی الله، فان تنحنح انصرفت الی اهلی، و الا دخلت علیه۔ (1)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: جاخبرنا محمد بن بشار، قال: حدثنی ابو المساور ،(2) قال: حدثنا عوف عن عبدالله بن عمرو بن هند الجملی، عن علی رضی الله عنه قال: کنت اذا سالت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اعطیت، واذا سکت ابتدائی۔ (3)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا محمد بن المثنی، قال: حدثنا ابو معاویة، قال: حدثنا الاعمش، عن عمرو بن مرة، عن ابی البختری، (4)، عن علی رضی الله عنه قال: کنت اذا سالت اعطیت واذا سکت ابتدیت۔ (5)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا یوسف بن سعید قال: اخبرنا حجاج بن خدیج، قال: حدثنا ابوحرب، عن ابی الاسود ورجل آخر عن زاذان، (6) قال: قال علی رضی الله عنه: کنت والله اذا سالت اعطیت، واذا

---

(1) صحیح النسائی ۱۰۱۷۱۔

(2) الفضل بن مسال البصری ختن ابی عوانة. تهذیب التهذیب ۸: ۲۸۵، خلاصة تهذیب الکمال ۲۶۳، رجال الصحیحین ۲۰ ۱۱ ٤، تقریب التهذیب ۲: ۱۱۱۔

(3) تهذیب التهذیب ٥: ۳٤٠، صحیح الترمذی ۲: ۲۹۹، بلفظ آخر وفیه: اذا سالت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اعطانی واذا سکت ابتدائی۔

(4) ابوالبختری سعید بن فیروز الطائی مرت الاشارة الیه۔

(5) حلیة اولیاء ۹: ۲۲۷، فیض القدیر ٥: ۱٥٠۔

(6) ابوعبدالله ویقال: ابو عمر المندی الضریر البزار، تهذیب التهذیب ۳: ۲۰۲، تأریخ بغداد ۸: ٤۸۷، تنقیح المقال ۱: ٤۳٦۔

Presented by www.ziaraat.com

سکت ابتدیت۔ 7

اس حدیث میں مغیرہ کا لفظی اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن قدامہ مصیصی سے، اُس نے جریر سے، اُس نے مغیرہ سے، اُس نے حرث سے، اُس نے ابوزرعہ بن عمر بن جریر سے، اُس نے عبداللہ بن یحییٰ سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے، آپ نے فرمایا کہ مجھے سحری کے وقت ایک ایسی ساعت میسر تھی جس میں، مَیں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تو اُن سے اجازت طلب کرتا اگر آپ نماز میں مصروف ہوتے تو آپ سُبحان اللہ فرما دیتے اگر آپ نماز میں نہ ہوتے تو اجازت فرماتے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن عبید بن محمد کوفی سے، اُس نے ابن عباس سے، اُس نے مغیرہ سے، اُس نے حرث عکی سے، اُس نے ابویحییٰ سے، اُس نے کہا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے شب و روز میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کیلئے دو گھڑیاں میسر تھیں اگر رات کو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے کھانس دیتے (تو یہ اشارہ ہوتا کہ میرے لئے اجازت ہے)

شرجیل بن مدرک نے اس کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور کھانسنے کے لفظ کی موافقت کی ہے۔

---

7 صحیح الترمذی ۲: ۲۹۹، المستدرک ۳: ۱۲۵، کنزالعمال ٦: ۳۹٤ الطبقات الکبری ۲ ق۲: ۱۰۱، حلیة الاولیاء ۱: ٦۸، وج ٤: ۳۸۲۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے قاسم بن زکریا بن دینار سے، اُس نے ابواُسامہ سے، اُس نے شرجیل یعنی ابن مدرک جعفری سے، اُس نے عبداللہ بن بحر حضرمی سے، اُس نے اپنے باپ سے اور یہ وہ ہیں جو حضرت علی علیہ السلام کا لوٹا اُٹھایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مجھے وہ مقام ومنزلت حاصل تھی جو تمام مخلوق میں سے کسی کو بھی حاصل نہ تھی، مَیں روزانہ سحری کے وقت آپؑ کے حضور حاضر ہوتا اور کہتا السلام علیک یا نبی اللہ اگر آپ کھانس لیتے تو مَیں واپس چلا جاتا بصورتِ دیگران کے پاس چلا جاتا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن بشار سے، اُس نے ابومساور سے، اُس نے عوف بن عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپ فرماتے تھے کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی سوال کرتا تو آپ جواب دیتے تھے، جب میں خاموش ہو جاتا تو پھر مجھ سے ابتداء فرماتے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن مثنیٰ سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عمرو بن مرہ سے، اُس نے ابوالبختری سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے سُنا جب مَیں خاموش ہو جاتا ہوں تو مجھ سے ابتداء فرماتے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے یوسف بن سعید سے، اُس نے حجاج بن

Presented by www.ziaraat.com

خدیج سے، اُس نے ابوحرب سے، اُس نے ابوالاسود سے، ایک اور آدمی سے انہوں نے زاذان سے، اُسنے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب مَیں رسولِ خداؐ سے سوال کرتا تھا تو آپ جواب دیتے تھے اور جب مَیں خاموش ہوتا تھا تو آپ ابتداء کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

ما خص به امير المؤمنين على عليه السلام من صعوده على منكبي النبي ص

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا احمد بن حرب قال: حدثنا اسباط، عن نعيم بن حكيم المدائنى، قال: اخبرنا ابو مريم [1] قال: قال على رضى الله عنه: انطلقت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتينا الكعبة، فصعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على منكبى فنهض به على، فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعفى قال لى: اجلس فجلست، فنزل النبى صلى الله عليه وسلم وجلس لى، وقال لى: اصعد على منكبى، فصعدت على منكبيه فنهض بى۔ فقال على رضى الله عنه: انه يخيل الى انى لوشئت لنلت افق السماء، فصعدت على الكعبة وعليها تمثال من صفر او نحاس، فجعلت اعالجه لازيله يميناً و شمالاً وقداماً ومن بين يديه ومن خلفه حتى استمكنت منه، فقال نبى الله: اقذفه، فقذفت به فكسرته كما يكسر القوارير، ثم نزلت فانطلقت انا ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نستبق حتى توارينا بالبيوت خشية ان يلقانا احد۔ [2]

---

[1] ابو مريم الثقفى المدائنى ويسمى قيسا. تهذيب التهذيب ١٢: ٢٢٢.

[2] المستدرك ٢: ٣٦١، مسند احمد ١: ٨٤، كنزالعمال ٦: ٤٠٧. الرياض النضرة ٢: ٢٠٠، تاريخ بغداد ١٣: ٣٠٢ وفيه: عن نعيم بن حكيم المدائنى قال: حدثنى ابو مريم عن على بن ابى طالب قال: الحديث. صفوة الصفوة ١: ١١٩، ذخائرالعقبى: ٨٥.

Presented by www.ziaraat.com

علی علیہ السلام رسالت کے کندھوں پر

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے احمد بن حرب سے، اُس نے اسباط سے، اُس نے نعیم بن حکیم مدائنی سے، اُس نے ابومریم سے، اُس نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مَیں رسول اللہ ﷺ کیساتھ چلتے ہوئے کعبہ میں آیا تو رسول اللہ ﷺ میرے شانوں پر سوار ہو گئے میں اُٹھ کھڑا ہوا، تو اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے میری کمزوری کو محسوس کیا تو فرمایا: علیؑ! بیٹھ جاؤ، مَیں بیٹھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نیچے اُتر آئے اور بیٹھ گئے اور مجھے فرمایا میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ، مَیں آپؐ کے کندھوں پر سوار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اُس وقت مَیں نے اپنی بلندی کا خیال کیا تو اپنے آپ کو آسمان کے کناروں کے برابر پایا، پس مَیں کعبہ کی چھت پر چڑھا، وہاں تانبے یا پیتل کا ایک مجسمہ پڑا ہوا تھا مَیں اُسے دائیں بائیں آگے پیچھے حرکت دینے لگا، آخر کار اُس کو اکھاڑنے میں کامیاب ہو گیا، رسالتمابؐ نے فرمایا: اُسے نیچے پھینک دو۔ مَیں نے اُسے نیچے پھینک دیا۔ وہ مجسمہ شیشے کی طرح چور چور ہو گیا۔ پھر مَیں نیچے اُتر آیا، مَیں اور رسول اکرم ﷺ دوڑنے لگے، اُس خوف سے کہ ہمیں کوئی دیکھ نہ لے اس لئے گھروں کے پیچھے چھپ گئے۔

Presented by www.ziaraat.com

ماخص به علی علیہ السلام دون الاولین والاخرین من فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم وبضعة منه وسیدة منه وسیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران

اخبرنا احمد بن شعیب، قال!"اخبر نا جریر بن حریث، قال اخبر نا الفضل بن موسی، عن الحسین بن واقد،عن عبدالله بن یزید عن ابیه قال' بخطب ابو بکر وعمر فاطمه، فقال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) انها صغیرة فخطبها علی رضی الله عنه فزوجها منه۔ [1]

اخبرنا ابو سعید اسماعیل بن مسعود،قال حدثنا حاتم بن وردان، قال:حدثنا ایوب السجستانی، عن ابی یزید المدنی،عن اسماء بنت عمیس قالت:کنت فی زفاف فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم، فلما اصبحنا جاء النبی(صلی الله علیه وآله وسلم) فضرب الباب، ففتحت له ام ایمن-یقال:کانت فی نسائه لتبعثه ۔ [2] وسمعن النساء صوت

---

[1] المناقب لا بن شهر اشوب ۳۰۳٤٥، تذکرة الخواص ۳۰۶

[2] فی الحدیث هکذا فقال یاام ایمن ادع لی اخی، فقالت هواخوك وتنکحه؟ قال نعم یا ام ایمن، فجاء علی ع فنضح النبی ص الحدیث ۱۱٤

النبی صلی الله علیه وسلم فتحسسن قال :احسنت فجلسنافی ناحیة، قالت: وانا فی ناحیة فجاء علی رضی الله عنه، فدعاله ثم نضح علیه من الماء، فخرج رسول الله (ص)فرایٰ سوادا مقال!من هذا؟ قلت :اسماء، قال :ابنة عمیس، قلت :نعم، قال کنت فی زفاف فاطمه بنت رسول الله تکر مینها ؟ قلت نعم، قالت :فدعالی [1] خالفه سعید بن ابی عروبة فرواه عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس۔

اخبرنا احمد بن شعیب، قال :اخبرنی زکریا بن یحیی، قال: حدثنا محمد ابن صدران، قال :حدثنا سهیل بن خلاد العبدی، قال :حد ثنا ابن سواد عن سعید بن ابی عروبة، عن ایوب السجستانی، عن عکرمة، عن ابن عباس قال :لمازوج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة رضی الله عنها من علی رضی الله عنه کان فیما اهدی معهما سریر مشروط ووسادة من ادیم حشوها لیف وقربة، قال وجاه یطحاء من الرمل فبسطوة فی البیت، وقال لعلی :اذااتیت بها فلا تقربها حتی آتیك فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فدق الباب، فخرجت الیه ام ایمنفقال اثم اخیی؟ قالت :وکیف یکون اخاك وقد زوجته ابنك؟ قال :انه اخیی،تم اقبل علی الباب ورای سوادا فقال :من هذا؟ قالت :اسماء بنت عمیس، فائم قبل علیها فقال لها :جئت تکر

---

[1] فی روایة بعد هذه الجملة: فدعا باناء فتوضا فیه ثم افرغه علی علی، ثم قال اللهم بارك فیهما وبارك علیهما وبارك لهما فی نسلهما. المستدرك ۳: ۱۵۹، الطبقات الکبری ۸: ۱۲، ذخائر العقبی: ۳۳، اسدالغابة: ۵۲۱، الصواعق المحرقة: ۱۴۰، المناقب لا بن شهرآشوب۳: ۳۵۵، نظم د ر السمطین: ۱۸۴ وفیه: وقدذکر نافی کتابنا. دلایل النبوة. ومغازی رسول الله(ص) بعد قصة بدر عن محمد بن اسحاق بن بشار عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن علی

مین ابنة رسول الله؟ وكان اليهود يوجدون من امرئته اذا دخل بها، قال:فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يسدر من ماء فتفل فيه،ثم دعا عليا رضى الله عنه فرش من ذلك الماء على وجهه وصدره وذراعيه،ثم دعا عليارضى الله عنه فرش من ذلك الماه على وجيه وصدره وذراعيه، ثم دعا فطمة فأقبلت تعثر فى ثوبها حياء من رسول الله صلى الله عليه وسلم نفعل بها مثل ذلك ثم قال لها ياابنتى ماازدت ان ازوجك الاخير اهلى؛ ثم قام وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال:اخبرنا عمار بن بكار بن راشد، قال بحدثنا احمد بن خالدقال:حدثنا محمد بن عبدالله بن ابى نجيح، عن ابيه عن معاوية ذكر على بن ابى طالب اضى الله عنه فقال سعد بن ابى وقاص والله لئين يكون لى واحد من خلال ثلاث احب الى من ان يكون لى ماطلعت عليه الشمس،لان يكون قال لى :ماقال له حين رده من تبوك اماترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبى بعدى، احب الى من ان يكون لى ماطلعت عليه الشمس، ولان يكون قال لى:ما قاله له يوم خيبر:لاعطين الراية رجلايحب الله ورسوله،يفتح الله على يديه ليس بفرار، احب الى من ان يكون لى ماطلعت عليه الشمس، ولان يكون لي ابنة ولى منها من الولد ما له احب الى من ان يكون لى ماطلعت عليه الشمس۔ [2]

---

[1] الطبقات الكبرى ٨: ١٤ـ ١٥، مجمع الزوائد ٩: ٢٠٩،المستدرك ٣: ١٥٩، كفاية الطالب: ١٨٠، ذخائر العقبى: ٢٧قال: اخرجه ابو حاتم واحمد فى المناقب

[2] الغدير ٣: ٢٠٠، مروج الذهب ٢: ٦١، صحيح الترمذى ٢: ٣٠٠ مسند احمد ١: ١٨٥، فضائل الخمسة ١: ٣٠١

Presented by www.ziaraat.com

علی علیہ السلام اور شہزادی کونینؑ

حدیث

حضرت علی علیہ السلام کی ایک ایسی خصوصیت جو نہ اولین کے حصہ میں آئی اور نہ آخرین کے حصہ میں آئی، وہ ہے حضرت علیؑ کی تزویج رسول اللہ ﷺ کی شہزادی سے جو سوائے مریم بنت عمرانؑ کے کہ جو جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے جریر بن حریث سے، اس نے فضل بن موسیٰ سے، اس نے حسین واقد سے، اس نے عبداللہ بن یزید سے، اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وآسلم کو حضرت فاطمہؑ سے تزویج کا پیغام دیا۔ رسول ﷺ نے جواب دیا ابھی وہ چھوٹی ہیں بس ان کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے نکاح کا پیغام دیا تو آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑء کا نکاح کر دیا۔

حدیث

ہم نے ابوسعید اسماعیل بن مسعود سے، اس نے حاتم بن وردان سے، اس نے ایوب بجستانی سے، اس نے ابوزید مدنی سے، اس نے حضرت اسما بنت عمیس سے وہ

Presented by www.ziaraat.com

بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت فاطمہ زہراءؑ کی رخصتی میں شریک تھی، جب صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے دروازے کو کھٹکھٹایا تو حضرت ام ایمن نے دروازہ کھولا۔ جب عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی تو اپنی اپنی جگہ سے حرکت کرنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اچھا کیا ہے (کہ آپ سنبھل گئیں) ہم سب خواتین ایک طرف بیٹھ گئیں حضرت اسما بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ حضرت علیؑ تشریف لائے تو حضور کریم ﷺ نے آپ کے لئے دعا فرمائی پھر باہر پانی چھڑکا پھر آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے سیاہی محسوس کی۔ فرمایا! کون ہے؟ میں نے جواب دیا۔ اسماء۔ فرمایا: بنت عمیس میں نے جواب دیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی حضرت فاطمہؑ کی رخصتی میں شریک تھی؟ تو اس کی عزت کرتی ہے تو میں نے کہا:

جی ہاں تو آپ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

سعید بن عمرو نے اس کی مخالفت کی ہے اس نے ایوب سے، اس نے عکرمہ سے، اس نے ابن عباس سے روایت لی ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے زکریا بن یحییٰ سے، اس نے محمد بن صدران سے، اس نے سہیل بن خلاد عبدی سے، اس نے ابن سواد سے، اس نے سعید بن ابی عروبہ سے، اس نے ایوب سجستانی سے، اس نے عکرمہ سے، اس نے ابن عباس سے اس نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہراؑ کا عقد حضرت علی علیہ السلام سے کیا تو جو چیزیں اپنی بیٹی کے ساتھ بھیجیں وہ یہ تھیں۔ ایک بنی ہوئی چار پائی، ایک تکیہ جس کے اندر چھائی بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ۔ ابن عباس فرماتے

Presented by www.ziaraat.com

ہیں کہ بطحا سے ریت منگوائی گئی جو گھر میں بچھادی گئی۔ آپ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: جب تک میں نہ آؤں حضرت فاطمہ زہراؑ سے کوئی بات نہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے تو دق الباب فرمایا: تو ام ایمن باہر نکلیں۔ آپ نے فرمایا: میرے بھائی کو میری اطلاع کردو تو اس نے جواب میں کہا کہ حضرت علیؑ اب آپ کے بھائی کیسے ہیں آپؐ نے تو ان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کردی ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ میرے بھائی ہیں، پھر آپؐ دروازے کی طرف آئے تو ایک سایہ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ کون ہے تو جواب دیا گیا کہ میں اسماء بنت عمیس ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی تکریم کے لئے آئی ہو، یہودیوں میں رواج تھا کہ جب کسی کی بیوی اس کے ہاں جاتی تو وہ پریشانی محسوس کرتے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا۔ اس میں اپنا لعاب دھن شامل کیا پھر اس پر دعا فرمائی پھر حضرت علی علیہ السلام کو بلا کر آپ کے چہرے سینے اور کہنیوں پر اس پانی کو چھڑکا پھر حضرت فاطمہؑ کو بلایا، آپ شرم وحیا کے باعث اپنے کپڑوں میں شرماتی ہوئی تشریف لائیں۔ آپؐ نے ان پر بھی پانی چھڑکا پھر فرمایا: اے بیٹی! خدا کی قسم میں نے اپنے اہل میں سے بہترین آدمی کے ساتھ تمہاری تزویج کی ہے۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے گئے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے عمار بن بسکار بن راشد سے، اس نے احمد بن خالد سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ابی نجیح سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے معاویہ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ نے حضرت علی علیہ السلام کا ذکر کیا تو

Presented by www.ziaraat.com

حضرت سعد بن وقاص نے کہا۔ خدا کی قسم وہ تین خصوصیات جو حضرت علیؑ کو حاصل ہیں اگر ان میں سے ایک بھی رسول اللہ ﷺ میرے لئے فرماتے تو میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی۔

جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی علیہ وسلم کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینے میں چھوڑا تو فرمایا کیا تو اسی بات پر راضی نہیں ہے کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ مگر میرے بعد نبی نہیں ہے اگر میرے لئے یہ بات ہوتی تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا۔

آپ نے میرے لئے وہ کچھ فرمایا ہوتا جو آپ نے خیبر کے روز حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ میں علم اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا اور وہ فرار کرنے والا نہیں تو یہ بات بھی مجھے زمانے بھر سے محبوب ہوتی یا ان کی بیٹی کی شادی مجھ سے ہوتی اور میرے ہاں اس سے اولاد ہوتی تو وہ مجھے پوری کائنات سے عزیز ہوتی۔

Presented by www.ziaraat.com

الا خبار المأثورة بان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة نساء اهل الجنة الا مريم بنت عمران

أخبرنا محمد بن بشار، قال: اخبرنا عبدالوهاب، قال اخبرنا محمد بن عمرو، عن ابی سلمة، عن عائشة قالت: مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء ت فاطمة رضی الله عنها فكبت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسارها فبكت، ثم اكبت فسارها فضحكت، فلما توفى النبی (صلى الله عليه وآله وسلم) سألها فقالت: لما اكبدت عليه اخبرنی انه ميت من وجعه ذلك فبكيت، ثم اكبت عليه فاخبرنی انی اسرع اهل بيته به لحوقا، وانی سيدة نساء اهل الجنة الا مريم بنت عمران فرفعت راسی فضحكت۔ [1]

اخبرنا هلال بن بشير، قال: حدثنا محمد بن خلف، قال: قال لی موسیٰ بن يعقوب، قال حدثنی هاشم بن هاشم، عن عبدالله ابن وهب، ان ام سلمة اخبرته بأنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة

[1] مسند احمد ٦: ٢٨٢ باختلاف يسير فی اللفظ، طبقات ابن سعد ٢: ٤٠ ، اسد الغابة ٥: ٥٢٢، الاستيعاب ٢: ٧٥٠

Presented by www.ziaraat.com

رضی الله عنها فناجاها فبکت، ثم حدثها فضحکت، قالت ام سلمة: فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم سالتهاعن بکائها وضحکها، فقالت: اخبرنی، انی سیدة نساء اهل الجنة بعد مریم ابنة عمران فضحکت۔ [1]

اخبرنا اسحاق بن ابراهیم بن مخلد بن راهویه، قال: اخبرنا جریر، عن یزید بن زیاد، عن عبدالرحمان بن ابی نعیم، عن ابی سعید قال: رسول الله صلی الله علیه وسلم: الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وفاطمة سیدة نساء اهل الجنة الا ما کان من مریم بنت عمران۔ [2]

سیدہ فاطمہ زہراؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

حدیث

ہم نے محمد بن بشار سے اس نے عبدالوھاب، سے اس نے محمد بن عمرو سے، اس نے ابوسلمہ سے، اس نے حضرت عائشہؓ سے، اس نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہوئے تو حضرت فاطمہ زہراؑ تشریف لائیں اور آپؐ کی حالت کو دیکھ کر رونے لگیں۔ آپ نے ان کے کان میں سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں، پھر وہ آپ پر جھکیں تو آپ نے دوبارہ سرگوشی فرمائی تو وہ مسکرا دیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت فرما گئے تو میں نے ایک دن حضرت فاطمہ زہراؑ علیہا السلام

[1] ذخائر العقبیٰ ٤٤، مشکل الآثار ٥١، حلیة الاولیا ٢: ٤٠، صحیح مسلم ٧: ١٤٢، ١٤٣، بلفظ آخر ١١٧

[2] صحیح الترمذی ٢: ٣٠٦، المستدرک ٣: ١٥١، مسنداحمد ٥: ٣٩١ حلیةالاولیاء ٤: ١٩٠، اسد الغابة ٥: ٥٧٤، کنز العمال ٦: ٢١٧، ابن عساکر ٧: ١٠٢عن حذیفة

Presented by www.ziaraat.com

سے ان سرگوشیوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بتایا: جب پہلی دفعہ میں آپؐ پر جھکی تو آپؐ نے مجھے اپنے وصال کی خبر دی تو میں رو پڑی۔ جب دوسری دفعہ جھکی تو آپؐ نے مجھے بتایا میرے اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے آپؑ مجھے ملیں گی۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ تم سوائے مریم بنت عمرانؑ کے جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو تو میں نے مسکرا دیا۔

حدیث

ہم نے ہلال بن بشیر سے، اس نے محمد بن خلف سے، اس نے موسیٰ بن یعقوب سے، اس نے ہاشم بن ہاشم سے، اس نے عبداللہ ابن وھب سے، وہ حضرت ام سلمٰی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرأءؑ کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کی تو وہ رو پڑیں پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ مسکرادیں۔ حضرت ام سلمٰی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہ زہرأءؑ سے ان کے رونے اور مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں مریم بنت عمرانؑ کے علاوہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں۔

حدیث

ہم نے اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن راہویہ سے، اس نے جریر سے، اس نے یزید بن زیاد سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے، اس نے ابوسعید سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ حسنؑ وحسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور حضرت فاطمہ زہرأءؑ سوائے مریم بنت عمرانؑ کے تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

الاخبار الماثورة بان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة النساء من هذه الامة

اخبرنا محمد بن منصور الطوسي، قال: حدثنا الزهيرى محمد ابن عبدالله، قال: اخبر نى ابو جعفر واسمه محمد بن مروان، قال: حدثنى ابو حازم، عن ابى هريرة قال: ابطا علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوما صبور النهار، فلما كان العشيي قال له قائلنا: يارسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، قد شق علينا لم نرك اليوم؟ قال: ان ملكا من السماء لم يكن زارنى فاستاذن الله في زيارتى، فاخبرنى وبشرنى ان فاطمة بنتى سيدة نساء امتى، وان حسنا وحسينا سيدا شباب اهل الجنة۔ [1]

اخبرنا احمد بن سليمان، قال: اخبرنا الفضل بن زكريا، قال: اخبرنا زكريا، عن فراس، عن الشعبي، عن مسروق، عن عائشة قالت: اقبلت فاطمة رضى الله عنها تمشي كان مشيتها [2] مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: [3] مرحبا بابنتي، ثم اجلسها عن يمينه او عن شماله، ثم اسر

---

[1] كنز العمال ٦٠٢٢١، قال: اخرجه الطبرانى وابن النجار عن ابى هريرة، المستدرك ٣: ١٥١، حلية الاوليا ٤: ١٩٠، ابن عساكر ٧: ١٠٢ وقال: اخرجه حذية

[2] فى رواية: تمشى ماتخطى مشيها من مشية رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم).

[3] فى رواية: فقال النبیؐ

Presented by www.ziaraat.com

الیها حدیثا فبکت، ثم انه أسر الیها حدیثا فضحکت،فقلت لما: مارائیت مثل الیوم فرحا اقرب من حزن، وسألتها عما قال فقالت: ماکنت لا ٔمشیی علی سر رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم حتی قبض، فسالئها فقا سالت: انه اسر الی فقال: انَ جبریل کان بعارضنی بالقرآن فی کل سنة مرة، وانه عارضنی به العام مرتین ومااراني الا قد حضر أجلی وانك اول اهل بیتی لحوقا ونعم السلف انا لك، قالت: فبکیت لذلك ثم قال: اما ترضین ان تکونی سیدة نساء هذه الامة او نساء المئومین؟ قالت: فضحکت ـ [1]

اخبرنا محمد بن معمر البحرانی ، قال:حدثنا، ابو داود، حدثنا ابو عوانة، عن فراس، عن الشعی، عن مسروق قال: اخبرتنی عائشة قالت: کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم جمیعا [2] لم تغادر منا واحدة، فجائت فاطمة تمشی ولا والله ان تخطی مشیتها من مشیة رسول الله صلی الله عله وسلم حتی انتهت الیه فقال: مرحبا بابنتی، فاقعدها عن ینه او یساره، ثم سارها بشیئی فبکت بکاء شدیدا، ثم سارها عن یمینه او یساره ،ثم سارها بشئی فبکت بکاءً شدیدا، ثم سارها بشئی فضحکت، فلما قام رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت لها: اخصك رسول الله (ص)من بیننا بالسراء وانت تبکین، اخبرنی ماقال لك؟ قالت: ما کنت لأ مشی رسول الله صلی الله علیه وسلم سره، فلما توفی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

---

[1] مسند احمد ٦: ٢٨٢، طبقات ابن سعد ٢: ٤٠، وفیه: نساء العالمین، اسد الغابة ٥: ٥٢٢ وفیه سیدة نساء العالمین، حلیة الاولیاء ٢: ٣٩وفیه طرق اخری عدیة لهذا الحدیث، مشکل الآثار ١: ٤٨ بطریقین

[2] فی روایة: انا کنا ازواج النبی (ص) عنده جمیعا

Presented by www.ziaraat.com

قلت لها: اسألك بالذي عليك من الحق ما سارك به رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقالت: اما الان فنعم، سارنی المرة الاولیٰ فقال: ان جبريل عليه السلام كان يعارضني بالقرآن في كل سنة مرة وانه عارضني اللمام مرتين، ولا ادرى ألا جل الا قد اقترب فاتقي الله واصبري ثم قال لي يا فاطمة اما ترضين انك تكوني سيدة نساء هذه الامة وسيدة نساء العالمين فضحكت۔ [1]

حضرت فاطمہ زہراؑ اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں

حدیث

ہم نے محمد بن منصور طوسی سے، اس نے زہیری محمد ابن عبداللہ سے، اس نے ابو جعفر یعنی محمد بن مروان سے، اس نے ابو حازم سے، اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ پورا دن باہر تشریف نہ لائے جب شام ہوئی تو ہم میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول ﷺ ہم پر یہ بات بڑی شاق گزری ہے کہ ہم سارا دن جنابؐ کی زیارت سے محروم رہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ آسمان کے ایک فرشتہ نے ابھی تک میری زیارت نہ کی تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت طلب کی۔ اس نے مجھے یہ اطلاع اور بشارت دی کہ میری دختر حضرت فاطمہ زہراؑ میری امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں اور میرے شہزادے حسنؑ و حسینؑ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

---

[1] حلية الاولياء ٢٠ ٣٩ وفيه سيدة نساء العالمين اونساء هذه الامة ثم ذكر طرقا اخرى لهذا الحديث، مشكل الا ثار ١٠ ٤٨، فضائل الخمسة ٣٠ ١٣٨ نظم درد السمطين ض ١٧٨، الا ستيعاب ٢٠ ٧٥، ذخائر العقبىٰ ٣٩، النور الجلى ص ١١٢، المناقب لابن شهراشوب ٣٠ ٣٢٢، ٣٢٣ وفيه ويعتمد على انها ع افضل نساء العالمين باجماع الامامية

Presented by www.ziaraat.com

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اس نے فضل بن زکریا سے، اس نے زکریا سے، اس نے فراس سے، اس نے شعبی سے، اس نے مسروق سے، اس نے حضرت عائشہؓ سے وہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ چلتی ہوئی ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپؑ کے چلنے کا انداز حضور کریم ﷺ جیسا تھا۔ آپ نے فرمایا: بیٹی خوش آمدید۔ پھر آپ نے انہیں دائیں یا بائیں پہلو میں بٹھایا۔ پھر انداز سرگوشی میں کوئی گفتگو کی تو وہ رو پڑیں۔ پھر کوئی بات کی تو آپ نے تبسم فرمایا میں نے ان سے کہا کہ آج کی طرح کوئی خوشی غم سے اتنی نزدیک نہیں دیکھی۔ یہ بھی پوچھا رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو دوبارہ پوچھا تو آپ نے جواب دیا حضور کائنات نے مجھے بتایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ سال میں ایک مرتبہ قرآن دہراتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو دفعہ میرے ساتھ قرآن دہرایا تو اس سے میں نے نتیجہ نکالا کہ میرا وصال قریب ہے۔ اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے آپؑ مجھے ملنے والی ہیں اور ہم تمہارے لیے سب سے بہتر چلے جانے والے ہیں، سیدہ فرماتی ہیں۔ سن کر میں رونے لگی تھی پھر آپ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو اس امت کی عورتوں کی یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہے جب میں نے یہ سنا تو مسکرا دیا۔

حدیث

ہم نے محمد بن معمر بحرانی سے، اس نے ابوداؤد سے، اس نے ابوعوانہ سے، اس نے فراس سے، اس نے شعبی سے، اس نے سروق سے، اس نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ حضرت فاطمہ

Presented by www.ziaraat.com

زہراؑء ہمارے ہاں تشریف لائیں، خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے ہو بہو ملتی تھی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئیں، آپؐ نے فرمایا: بیٹی! خوش آمدید پھر آپؐ نے انہیں دائیں پھر بائیں پہلو میں بٹھایا پھر ان کے کان میں کوئی بات کہی تو آپؑ بہت روئیں، بعدازیں کوئی اور بات کان میں کہی تو آپ مسکرادیں، جب رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنی سرگوشی کے لئے مخصوص کیا تو آپ نے رو دیا۔ مجھے بتایئے رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا؟ سیدہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کر سکتی۔ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا میں نے آپ سے کہا: میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دیتی ہوں جس کا آپ پر حق ہے کہ آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی کی تھی؟ تو آپؑ نے فرمایا: اب میں بتائے دیتی ہوں۔ پہلی دفعہ آپؐ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن دہراتے تھے لیکن اس سال اس نے میرے ساتھ قرآن دو مرتبہ دہرایا تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہنا اور صبر کرنا پھر مجھے فرمایا: اے فاطمہؑ!

"کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تو اس امت کی عورتوں اور تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو تو میں مسکرا دی۔"

Presented by www.ziaraat.com

الاخبار الماثورة بان فاطمة رضی الله عنها بضعة من رسول الله صلی الله علیه وسلم

اخبرنا محمد بن شعیب، قال: اخبرنا قتیبة، قال: حدثنا اللیث، عن ابن ابی ملیکة، عن المسود ابن مخومسة قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر یقول: ان بنی هاشم بن الغیرة استاا ذنونی ان ینکحوا ابنتهم علی بن ابی طالب غلام آذن ثم لا آذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتهم، فاغا هی بضعة منی یریبنی مارابها ویئوذبنی ماآذاها، ومن آذی رسول الله فقد حبط عمله۔ [1]

سیدہ فاطمہؑ زہراء رسالتؐ کا ٹکڑا

حدیث

ہم نے محمد بن شعیب سے، اس نے قتیبہ سے، اس نے لیث سے، اس نے ابن ابی ملیکہ سے، اس نے رمسور بن مخرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ممبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ اپنی بیٹی کے نکاح کی اجازت طلب کی ہے۔ میں ہرگز اجازت نہیں دوں گا پھر کہتا ہوں کہ میں ہرگز اجازت نہیں دوگا۔ سوائے اس

[1] المستدرک ۳: ۱۵۹ وفیه: قال علی: لا آتی شیئا تکرهه ۱۲۰۔

Presented by www.ziaraat.com

کے کہ علی ابن ابیطالبؑ میری بیٹی کو طلاق دینے کا اور اس کی بیٹی سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کریں۔ فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ بات مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے جس نے اللہ کے رسول کو تکلیف دی تو اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔

Presented by www.ziaraat.com

اختلاف الناقلين

اخبرنا احمد بن سليمان، قال: حدثنا يحيى بن آدم، قال: حدثنا بشر بن السرى، قال: حدثنا ليث بن سعيد، قال: سمعت ابن ابى مليكة (1) يقول: سمعت المسور بن مخرمسة يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة يقول وهو على المنبر: ان بنى هاشم ابن المغيرة استاذنونى فى ان ينكحوا ابنتهم عليا وانى لا آذن الا ان يريد ابن ابى طالب ان يفارق ابنتى وان ينكح ابنتهم، ثم قال: ان فاطمة بضمة منى يئوذنيى ما آذاها ويريبنى ما رابها، وما كان لابن ابى طالب ان يجمع بين بنت عدو الله وبين بنت نبى الله۔ (2)

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: حدثنا الحرث بن مسكين قرائة عليه وانا اسمع، عن سفيان عن عمرو، عن ابن ابى مليكة، عن المسور بن مخرمة: ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: ان فاطمة بضعة منى من اغضبها اغضبنى۔ (3)

---

(1) ابو محمد عبدالله بن عبيدالله ين ابى مليكة زهير بن عبدالله بن جدعان ابن عمروبن كعب بن سعد بن تيم بن مرة المكى، تهذيب التهذيب ٥: ٣٠٦، خلاصة تهذيب الكال: ١٧٤، رجال الصحيحين ١: ٢٥٥

(2) (٢) مسند احمد ٤: ٣٢٨، حلية الاولياء ٢: ٤٠، تذكرة خواص الامة: ١٧٥، الاصابة ٤: ٣٧٨، الصواعق: ١٠٥، الغدير ٣: ١٨۔ ١٨١

(3) صحيح البخارى كتاب بدء الخلق، كنز العمال ٦: ٢٢٠، فيض القدير ٤: ٤٢١ وفيه: استدل به السهيلى على ان من سبها كفر لانه يغضبها وانها افضل من الشيخين، الغدير ٧: ٢٣١ ـ ٢٢٦ وفيه تجد رواته وتصحيح سنده

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا محمد بن خالد، قال: حدثنا بشر بن شعیب، عن ابیه عن الزهری قال: اخبرنی علی بن الحسین خبر ان المسور بن مخرمة اخبره ان رسول الله صلی الله عله وآله وسلم قال: ان فاطمة المضغة او بضحة منی۔ 1

اخبرنا عبدالله بن سعد بن ابراهیم بن سعد، قال: اخبرنا ابی، عن الولید بن کشیر، عن محمد بن عمرو بن طلحة، انه حدثه ان ابن شهاب 2 حدثه ان علی بن الحسین حدثه ان المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب علی منبره هذا وانا یومئذ محتلم 3 فقال: ان فاطمة بضعة منی۔ 4

اختلاف الناقلین

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اس نے یحییٰ بن آدم سے، اس نے بشر بن سری سے، اس نے لیث بن سعد سے، اس نے کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے مسور بن مخرمہ سے سنا، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب وہ مکہ میں تھے اور ممبر پر تھے وہ فرما رہے تھے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے

1 المستدرک ۳: ۱۵۴، نور الابصار: ٤٤، مصابیح السنة ۲: ۲۷۸ وھناک الفاظ اخری، وفی حلیة الاولیاء ۲: ٤۰ انما فاطمة شجبة منی یبسطنی مایبطها ویقبضنی مایقبضها

2 محمد بن مسلم بن عبدالله بن عبیدالله بن مہاجر بن الحارث بن زہرة الزہری

3 محتلم یعنی انه قد بلغ الحلم

4 فضائل الخمسة ۳: ۱۵٤

Presented by www.ziaraat.com

حضرت علی ابن ابی طالب کے ساتھ اپنی بیٹی کے عقد کی اجازت طلب کی ہے میں اس کی اجازت نہیں دوں گا سوائے اس کے علیؑ میری بیٹی کو چھوڑ دینے اور اس سے عقد کرنے کا ارادہ ظاہر کریں، پھر فرمایا: فاطمہ تو میرا ٹکڑا ہے، جو بات اسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے، جو بات اسے مضطرب کرتی ہے وہ مجھے بھی مضطرب کرتی ہے، ابن ابی طالب کے بس کی بات نہیں کہ وہ خدا کے نبی کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی کو اکٹھا رکھے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے حرث بن مسکین سے، اس نے سفیان سے اس نے عمرو سے، اس نے ابن ابی ملیکہ سے، اس نے مسور بن مخرمہ سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

ہم نے محمد بن خالد سے، اس نے بشر بن شعیب سے، اس نے اپنے باپ سے اس نے زہری سے، اس نے علی بن حسین سے، اس نے مسور بن مخرمہ سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرمارہے تھے فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور میرے گوشت کا حصہ ہے۔

حدیث

ہم نے عبداللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد سے، اس نے ابی سے، اس نے ولید بن کثیر سے، اس نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے، اس نے ابن شہاب سے، اس نے علی بن حسین سے، اس نے مسور بن مخرمہ سے، اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے ان دنوں میں بالغ تھا آپ نے فرمایا: فاطمہ میرا حصہ ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ماخص به علی کرم الله وجهه من الحسن والحسین ابنی رسول اللهؐ وریحانتیه من الدنیا وسیدی شباب اهل الجنة الا عیسی بن مریم، ویحیی بن زکریا علیهما السلام

اخبرنا احمد بن بکار الحرانی، قال: اخبرنا محمد سلمة، عن ابن اسحاق، عن یزید بن عبدالله بن قسیط، عن محمد بن اسامة بن زید، عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: امااَنت فختنی وابوولدی، انت منی وانا منك۔ [1]

امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے فضائل

حسنین کریمین رسول اللہ ﷺ کے فرزند اور دنیا کی خوشبو ہیں اور جناب عیسیٰؑ اور جناب یحییٰؑ کے علاوہ جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن بکار حرانی سے، اس نے محمد سلمہ سے، اس نے ابو اسحاق سے

[1] صحیح الترمذی ۲: ۲۹۹ بسند عن البراء بن عازب، وله طرق اخری کمافی فضائل الخمسة ۱: ۳۳۷، ۳۴۴.

Presented by www.ziaraat.com

اس نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے، اس نے محمد بن اسامہ زید سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ میرے داماد ہیں، میرے بیٹوں کے باپ ہیں "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔"

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه وسلم:

الحسن والحسین ابنای

اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار، قال: حدثنا خالد بن مخلد قال: حدثنا موسى وهو ابن يعقوب الزمعي، عن عبدالله بن ابي بكر ابن زيد بن المهاجر قال: اخبرني مسلم بن ابي سهل النبال، (قال) اخبرني الحسن بن اسامة بن زيدبن حارثة، قال: اخبرني اسامة ابن زيد قال: طرقت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة بعض الحاجة فخرج وهو مشتمل على شئى لا ادرى ماهو، فلما فرغت من حاجتي قلت: ماهذا الذى انت مشتمل عليه؟ فكشفه فاذا هو الحسن والحسين على وركيه، فقال: هذان ابناى وابنابنتى، اللهم انك تعلم انى احبهما فاحبهما۔ [1]

حسنؑ و حسینؑ میرے بیٹے ہیں

حدیث

ہم نے قاسم بن زکریا بن دینار سے، اس نے خالد بن مخلد سے، اس نے موسیٰ یعنی ابن یعقوب زمعی سے اس نے عبداللہ ابن ابی الکرین زید بن مہاجر سے، اس

---

[1] صحيح الترمذى ۲: ۲٤۰، كنز العمال ٦: ۲۲۰، ولهذا الحديث طرق مختلفة واسانيد صحيحة تجدهافى مسند احمد ۲: ۲۸۸، تاريخ بغداد ۲: ۱٤۲، الحقايق ٤: ۱۳٤، مجمع الزوايد ۹: ۱۸۰، كفاية الطالب ۲۰۰ ذخائر العقبى

Presented by www.ziaraat.com

نے مسلم بن ابی سھل نبالی سے، اس نے حسن بن اسامہ زید بن حارثہ سے، اس نے اسامہ بن زید سے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں کسی کام کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپؐ کسی چیز پر چادر ڈالے ہوئے باہر تشریف لائے جو کچھ آپ اٹھائے ہوئے تھے اس کے بارے میں میں نہیں جانتا تھا۔ جب میں نے اپنی حاجت بیان کر لی تو پھر عرض کی کہ اس چادر میں آپ نے کیا لپیٹ رکھا ہے؟ یہ سنتے ہی آپؐ نے چادر ہٹائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حسنینؑ شریفین آپؐ کی رانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، خدایا! تجھے معلوم ہے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت رکھ۔

Presented by www.ziaraat.com

الاخبار الماثورة فی ان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة

اخبرنا عمروبن منصور، قال: حدثنا ابو نعیم، قال: حدثنا یزید بن مردانیة، (1) عن عبدالرحمان بن ابی نعم، عن ابی سعید الخدری قال! قال: رسول الله صلی الله علیه وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة۔ (2)

اخبرنا احمد بن حرب، قال: ابن فضیل، عن یزید، عن عبدالرحمان بن ابی نعم، عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: ان حسنا وحسینا سیدا شباب اهل الجنة ما استثنی من ذلک۔ (3)

اخبرنا یعقوب بن ابراهیم ومحمد بن آدم، عن مروان، عن الحکم بن عبدالرحمان وهو ابن ابی نعم، عن ابیه، عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول الله علیه وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة الا ابنی الخالة عیسی بن مریم، ویحیی بن زکریا۔ (4)

---

(1) یزید بن مردانیة القرشی الاصبهانی الکوفی تهذیب ۱۱: ۳۵۹ خلاصة تهذیب الکمال: ۳۷۳، تقریب التهذیب ۲: ۳۷۰

(2) صحیح الترمذی ۲: ۳۰۶، حلیة الاولیاء ۵: ۷۱ وذکر له طرقا عدیدة. تاریخ بغداد ۹: ۲۳۱، مسند احمد ۳/۳ و ۶۲ و ۸۲

(3) فضائل الخمسة ۳: ۲۱۲

(4) المستدرک ۳: ۱۶۷، وله طرقا عدیدة جمیعها فی فضائل الخمسة ۳: ۲۱۲، ۲۱۸۔

Presented by www.ziaraat.com

حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام نوجوانانِ جنت کے سردار

حدیث

ہم نے عمرو بن منصور سے، اس نے ابونعیم سے، اس نے یزید بن مردانبہ سے، اس نے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے، اس نے ابوسعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا: حسنؑ و حسینؑ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

حدیث

ہم نے احمد بن حرب سے، اس نے ابن فضیل سے، اس نے یزید سے، اس نے عبدالرحمٰن ابونعیم سے، اس نے سعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ حسنؑ و حسینؑ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ آپؐ نے ان کی سرداری سے کسی کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔

حدیث

ہم نے یعقوب بن ابراہیم سے، اس نے محمد بن آدم سے، اس نے مروان سے، اس نے حکم بن عبدالرحمٰن یعنی ابن ابی نعیم سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے جناب ابوسعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ''حسن و حسین سوائے عیسیٰ ابن مریم اور یحیٰ ابن زکریا علیھا السلام کے تمام جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔''

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

الحسن والحسین ریحانتی من ھذہ الامۃ

اخبرنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی، قال: اخبرنا خالد، قال: لی اشعث عن الحسن عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال۔یعنی انس بن مالک۔ قال: دخلت اور بمادخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم والحسن والحسین ینقلبان علی بطنہ ویقول: ریحانتی من ھذہ الامۃ۔ 1

اخبرنا ابراھیم بن یعقوب الجرجانی، قال: لی وھب بن جریران اباہ حدثہ قال: سمعت محمد بن عبداللہ ابی یعقوب، عن ابن ابی نعم قال: کنت عند ابن عمر فاتاہ رجل فصالہ عن دم البموض یکون فی ثوبہ ویصلی فیہ، فقال ابن عمر: ممن انت؟ قال: من اھل المراق فقال ابن عمر: انظروا الی ھذا بسائلی عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول اللہ صلی الل علیہ وآلہ وسلم وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیہ وفی اخیہ: ھماریحانتی من الدنیا۔ 2

---

1 کنز العمال ٦ ٢٢٠، حلیۃ الاولیاء ٣٠١٠٣ طرق اخری

2 صحیح الترمذی ٣٠٦٠٢، مسند احمد ٨٥٠٢، ٩٣، ١١٤، ١٥٣، بطرق مختلفۃ، مسند ابو داود ٨٠١٦٦، حلیۃ الاولیاء ٧٠٠٥، صحیح البخاری فی کتاب الادب، ذخائر العقبی ١٢٤

Presented by www.ziaraat.com

میری خوشبو حسنین علیہ السلام شریفین ہیں

حدیث

ہم نے محمد بن عبداللہ علی صغانی سے، اس نے خالد سے، اس نے اشعث سے، اس نے حسن سے، اس نے اصحاب نبی ﷺ سے سنا ان کو حضرت انس بن مالک نے بتایا ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یا جب بھی آپ کے حضور حاضر ہوتا تو امام حسنؑ و امام حسینؑ آپ کے بطن مبارک پر لوٹ پوٹ رہے ہوتے تھے، آپ فرماتے ''اس امت میں یہ دونوں میرے خوشبو ہیں۔''

حدیث

ہم نے ابراہیم بن یعقوب جرجانی سے، اس نے وھب بن جریر سے، اس نے جریر سے، اس نے محمد بن عبداللہ ابی یعقوب سے، اس نے ابن ابی نعیم سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے پاس تھا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آ کر پوچھا کہ...... اس کے کپڑے میں مچھر کا خون لگ گیا ہے۔

اور اس نے اس کپڑے میں نماز پڑھی ہے۔ ابن عمرؓ نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا وہ اہل عراق سے ہے۔ آپ نے کہا اس آدمی کو دیکھو مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھتا ہے۔ حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو شہید کیا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے اور ان کے بھائی کے بارے میں سنا ہے کہ ''یہ دونوں میری دنیا کی خوشبو ہیں۔''

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه وسلم لعلی رضی الله عنه: انت أعز من فاطمة وفاطمة أحب الیٰ منك

اخبرنا زکریا بن یحیی بن ابی عمر، قال: حدثنا سفیان، عن ابی نجیح، عن ابیه، عن رجل قال: سمعت علیاً رضی الله عنه علی المنبر بالکوفیة یقول: خطب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة علیها السلام فزوجنی، فقلت: یارسول الله! انا احب الیك أم هی؟ قال! هی أحب الی منك وانت أعز علی منها۔ [1]

علی علیہ السلام وفاطمہ سلام اللہ علیہا

حدیث

اے علیؑ! تم فاطمہ زہراؑ سے زیادہ مجھے عزیز ہو اور فاطمہ زہراؑ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ بن ابی عمر سے س نے سفیان سے، اس نے ابونجیح سے،

[1] اسد الغابة ٥: ٥٢٢، کنز العمال ٦: ٣٩٣، ذخائر العقبیٰ ٢٩ باختلاف یسیر فی اللفظ، المستدرك ٣: ١٥٥ وفیه: هذا حدیث صحیح الاسناد، المناقب لا بن شهراشوب ٣: ٣٣١۔

Presented by www.ziaraat.com

اس نے اپنے باپ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ سے کوفہ میں جب وہ منبر پر تھے ان سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہراؑ کی مجھ سے منگنی کی پھر مجھ سے ان کی شادی کر دی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو زیادہ پیارا ہوں یا فاطمہ زہراؑ؟ آپ نے فرمایا: وہ مجھے تجھ سے زیادہ پیاری ہے اور تو مجھے اس سے زیادہ عزیز ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه وسلم لعلی:کرم الله وجهه: ماسألت لنفسی شیاً اِلّا وقد سألت لک

حدثنا عبد الا علی بن واصل بن عبد الا علی قال لی:علی بن نابت، قال:اخبرنا منصور بن الا سود، عن یزید بن ابی زیاده،عن سلیمان بن عبدالله الحرث، عن جده،عن علی رضی الله عنه قال:مرضت فعادنی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فدخل علی وانا مضطجع فاتکأالی جنبی، ثم سجانی بثوبه، فلمار آنی قد برات قام الی المسجد یصلی، فلما قضی صلاته جاه فرفع الثوب وقال:قم یاعلی، فقمت وقد برأت کانمالم اشک شیئا قبل ذلک، فقال:ماسألت ربی شیئاً فی صلاتی الا اعطانی، وماسألت شیئا الا سألت لک۔ [1]

خالفه جعفر الا حمر فقال:عن یزید بن ابی زیاد، عن عبدالله بن الحرث، عن علی رضی الله عنه۔

اخبرنا القاسم بن زکریا بن دینار، قال:لی علی رضی الله عنه قال:وجعت وجعا فاتیت فاقامنی فی مکانه وقام یصلی والقی علی طرف ثوبه، ثم قال:قم یا علی قد برئت لا بأس علیك،وما دعوت لنفسی بشئی الا

[1] الریاض النضرة ۲۱۳:۲، کنز العمال ۴۰۲۰۶

Presented by www.ziaraat.com

دعوت لك بمثله،ومادعوت بشئی الا استجیب لی او قال:قد اعطیت الا انه قیل لی لا نبی بعدی۔ 1

جو اپنے لئے وہ علی علیہ السلام کے لیے

حدیث

ہم نے عبداللہ علی بن واصل بن عبدالاعلیٰ سے، اس نے علی بن ثابت سے اس نے منصور بن اسود سے، اس نے یزید بن ابی زیاد سے، اس نے سلیمان بن عبداللہ بن حرث سے، اس نے اپنے دادا سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپ فرماتے ہیں ایک دفعہ میری طبعیت ناساز ہوئی تو رسول اللہ ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے میں پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپؐ نے میرے پہلو کے ساتھ ٹیک لگائی پھر اپنے کپڑے سے مجھے ڈھانپ دیا۔ جب آپ نے دیکھا کہ میں تندرست ہو گیا ہوں تو آپؐ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ نماز سے فراغت کے بعد دوبارہ تشریف لائے کپڑا اٹھا کر فرمایا: علیؑ کھڑے ہو جاؤ! میں کھڑا ہو گیا اس وقت میری طبیعت بالکل ٹھیک تھی گویا اس سے قبل مجھے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ آپ نے فرمایا: نماز میں میں نے جو چیز بھی اللہ سے مانگی ہے اس نے مجھے عطا فرمائی ہے اور جو چیز اپنے لئے مانگی ہے وہ تیرے لئے بھی مانگی ہے۔

حدیث

جعفر الاحمر نے اسناد میں اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے اس نے یزید بن ابی زیادہ سے، اس نے عبداللہ بن حرث سے اس نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے۔

---

1 مجمع الزوائد ۹: ۱۱۰ وفیه ولا سالت الله عزوجل شیئا الا اعطانیه غیر انه قیل لی لا نبی بعدك

Presented by www.ziaraat.com

حدیث

ہم نے قاسم بن زکریا بن دینار سے اس نے کہا کہ مجھے حضرت علیؑ نے فرمایا: مجھے درد محسوس ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے مجھے کھڑا کر دیا اور اپنے کپڑے کا ایک کونہ مجھ پر ڈال کر نماز میں مصروف ہو گئے۔ نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کھڑے ہو جاؤ۔ اب تم ٹھیک ہو، اب تمہیں کوئی خوف نہیں۔ میں نے اپنے لئے جس چیز کی دعا کی ہے وہ قبول ہوتی ہے یا آپ نے فرمایا کہ وہ چیز مجھے دے دی گئی جو کچھ اپنے لئے مانگا وہ تمہارے لئے مانگا ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

ماخص به رسول اللهؐ علیاً کرم الله وجهه

اخبرنا احمد بن حرب، عن قاسم وهو ابن یزید، قال: لی ابو سفیان عن ابی اسحاق، عن ناصیة بن کعب الاسدی (1) عن علی رضی الله عنه انه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال: ان عمك الشیخ الضال قد مات فمن یواریه؟ قال: اذهب فوار اباك ولا تحدثن حدثاً حتی تاتینی، فواریته ثم اتیته فامرنی ان اغتسل ودعا لی بدعوات مایسرنی ماعلی الارض بشئی منهن۔ (2)

اخبرنا محمد بن المثنی، عن ابی داود، قال لی شعبة، قال: اخبرنی فضیل ابو معاذ، عن الشعبی، عن علی رضی الله عنه قال: لما رجعت الی النبی صلی الله علیه وسلم قال لی: کلمة ما احب ان لی بهاالدنیا۔ (3)

---

(1) الصحیح: ناجیة بن کعب الاسدی ابن خفاف العنزی الکوفی تهذیب التهذیب ۱۰: ۳۹۹، تقریب التهذیب ۲: ۲۹٤، اسد الغابة: ٦، تجرید اسماء الصحابة ۲: ۱۰۹۔

(2)، (3) المحلی ٥: ۱۱۷، فتح القدیر ۱: ٤٦٧، شرح کنزالدقائق ۱: ٦٨ الهدایة ۱: ٦٥۔ وقد مرت الاشارة فی المقدمة ص ۳۵-۳۹ ان فی الحدیث سقط وتصحیف وذکرنا صحیحه وانه هکذا: حدثنی معاویة بن عبدالله بن عبیدالله ابن ابی رافع، عن ابیه، عن جده، عن علی رضی الله عنه قال: لما اخبرت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بموت ابی طالب بکی ثم قال لی: اذهب فاغسله وکفنه وواره. قال ففعلت ثم اتیته فقال لی: اذهب فاغتسل، قال: وجعل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یستغفر له ایاماً ولا یخرج من بیته. وفی روایة اخری: قال: اذهب فوار اباك ثم لا تحدث شیئا حتی تاتینی فذهب فواریته وجبئته فامرنی فاغتسلت ودعالی. راجع المقدمة فصل. وقفة مع النسائی. ص ۳۵، ۳۹۔

Presented by www.ziaraat.com

علی علیہ السلام کے لئے نبیؐ کی دعا

حدیث

ہم نے احمد بن حرب سے، اس نے قاسم یعنی ابن یزید سے، اس نے ابو سفیانی سے، اس نے ابواسحاق سے، اس نے ناصیہ بن کعب اسدی سے، اس نے حضرت علیؑ سے۔

حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ کے چاہنے والے چچا اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اب ان کی تدفین کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا: تم کرو گے۔ تدفین کرنے کے بعد کوئی نیا کام نہ کرنا۔ تدفین کے بعد میں آپ کے حضور حاضر ہوا تو آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے ایسی دعائیں کیں کہ روئے زمین پر مجھے ان سے زیادہ خوش کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اس نے ابوداؤد سے، اس نے شعبہ سے، اس نے فضیل ابومعاذ سے، اس نے شعبی سے، اس نے حضرت علیؑ سے آپؑ نے فرمایا: جب میں واپس آیا تو آپ نے مجھے ایک بات کہی کہ اگر مجھے اس کے بدلے میں تمام دنیا مل جاتی تو میں اسے پسند نہ کرتا۔

Presented by www.ziaraat.com

ماخص به علی کرم الله وجهه من صرف أذى الحر والبرد عنه

اخبرنا محمد بن يحيى بن ايوب بن ابراهيم، قال: حدثنا محمد بن يحيى، وهو حدثنى عن ابراهيم الصائغ، عن ابى اسحاق الهمدانى عن عبد الرحمان بن ابى ليلى: ان عليا رضى الله عنه خرج علينا فى حر شديد وعليه ثياب الشاء، وخرج علينا فى الشتاء وعليه ثياب الصيف، ثم دعا بماء فشرب ثم مسح العرق عن جبينه، فلمارجع الى بيته قال: يا ابتاه رأيت ما صنع امير المومنين رضى الله عنه خرج علينا فى الشتاء وعليه ثياب الصيف، وخرج علينا فى الصيف وعلينا ثياب الشتاء فقال ابو ليلى: مافطنت، واخذ بيد ابنه عبدالرحمان فاتى عليا (رض) فقال له الذى صنع، فقال على رضى الله عنه: ان النبى صلى الله عليه وسلم كان بعث الى وانا ارمد شديد الرمد فبزق فى عينى ثم قال: افتح عينيك ففتحتما فااشتكيتهما حتى الساعة، ودعا لى فقال: اللهم اذهب عنه الحر والبرد، فما وجدت حراً وبرداً حتى يومى هذا. [1]

---

[1] مجمع الزوائد ۹: ۱۲۲ وقال: رواه الطبرانى فى الاوسط واسناده حسن، كنوز الحقايق: ۲۵، الرياض النضرة ۲: ۱۸۹، فيه: قال على: مارمدت عيناى منذمسح رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهى.

Presented by www.ziaraat.com

علی علیہ السلام اور گرمی اور سردی

حدیث

ہم نے محمد بن یحییٰ بن ایوب بن ابراہیم سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے ابراہیم صائغ سے، اس نے ابواسحاق صدانی سے، اس نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام سخت گرمی کے موسم میں ہمارے پاس تشریف لائے تو اس وقت آپ سردی کے لباس میں ملبوس تھے۔ پھر سردی کے زمانے میں تشریف لائے تو گرمی کا لباس ذیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ آپ نے پانی منگوایا اور نوش فرمایا اور اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا۔ جب آپ واپس چلے گئے تو میں نے ازراہ تعجب اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے امیر المومنینؑ کو دیکھا وہ سردیوں میں ہمارے پاس آئے تو گرمیوں کے لباس میں تھے اور گرمیوں میں تشریف لائے تو سردیوں کے لباس میں تھے ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نہ سمجھ سکا کہ ماجرا کیا ہے چنانچہ وہ اپنے فرزند کا ہاتھ پکڑے ہوئے حضرت علی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور جو بات اس نے کی تھی وہ آپ کی خدمت میں عرض کی تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ روز خیبر جب رسول خداؐ نے میری طرف پیغام بھیجا تو مجھے آشوب چشم تھا جب میں آیا تو آپ نے اپنا لعاب دھن لگا کر فرمایا اپنی آنکھیں کھولو! جب میں نے آنکھیں کھولیں تو اس وقت مجھے کوئی درد محسوس نہ ہوا ایسا معلوم ہوا جیسے میری آنکھوں کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ نے میرے لئے دعا فرمائی اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کی تکلیف کو دور فرما دے پس اس دن سے آج تک سردی اور گرمی مجھ پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

Presented by www.ziaraat.com

النجوٰی وما خفف علی کرم اللہ وجھہ عن ھذہ الا مۃ

اخبرنی محمد بن عبداللہ بن عمار، قال: حدثنا قاسم الحرمی عن سفیان، عن عثمان وھو ابن المغیرۃ، عن سالم، عن علی بن علقمۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال: لمانزلت(یا ایھالذین آمنوااذا ناجیتم الر سول فقد موا بین یدی نجواکم صدقۃ) [1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرھم ان یتصدقوا، قال: بکم یارسول اللہ ؟ قال: بدینار، قال: لا یطیقون، قال: فبنصف دینار، قال: لا یطیقون، قال: فیکم؟ قال: بشعیرۃ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انک لزھیدفانزل اللہ:(أشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات) الآیۃ [2] وکان علی رضی اللہ عنہ یقول: خفف بی عن ھذہ الا مۃ [3]

---

[1] سورۃ المجادلۃ ۱۲

[2] سورۃ المجادلۃ ۱۳

[3] صحیح الترمذی ۲: ۲۲۷، تفسیر الطبری ۲۸: ۱۵، کنزالعمال ۱: ۲۶۸، ذخائر العقبی: ۱۰۹ وقال: اخرجہ ابو حاتم، اسباب النزول: ۳۰۸، الریاض النضرۃ ۲: ۲۰۰

Presented by www.ziaraat.com

حضرت علی علیہ السلام سے مشورہ

حدیث:

ہم نے محمد بن عبداللہ بن عمار سے، اس نے قاسم حرمی سے، اس نے سفیان سے، اس نے عثمان بن مغیرہ سے، اس نے سالم سے، اس نے علی بن علقمہ سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے وہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت کریم ''یا ایھا الذین امنوا اذا انا حقیمالمرسول فقد موا بین یدی نجواکم صدقہ'' نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا انہیں حکم دو کہ وہ صدقہ دیں۔ آپؑ نے عرض کی: یارسول اللہ! کتنا صدقہ دیں؟ فرمایا: ایک دینار۔ آپؑ نے عرض کی۔ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے فرمایا نصف دینار۔ آپؑ نے عرض کی۔ وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے آپؐ نے فرمایا: پھر کتنا تو آپ نے عرض کی ایک جو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم معمول مقدار پر قناعت کرنے والے ہو تو اس مکالمے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''اشفقتم ان تقدموا بینی یدی نجواله صدقات'' حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ میری وجہ سے اس امت مسلمہ سے تخفیف ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ذکر أشقى الناس

اخبرنا محمد بن وهب بن عبدالله بن سماك، قال حدثنا محمد ابن سلمة قال: حدثنا ابن اسحاق، عن يزيد بن محمد بن خثيم، عن محمد بن كعب القرظي، عن محمد بن خثيم، عن عمار بن ياسر قال: كنت انا وعلى بن ابى طالب رفيقين فى غزوة العشيرة من بطن ينبع [1] فلمانزلها رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام بها شهراً افصالح فيها بنى مدلج وحلفائهم من ضمرة فوادعهم، فقال لى على رضى الله عنه: هل لك يا ابا اليقظان ان ناء تى هؤلاء نفرمن بنى مدلج يعملون فى عين لهم فننظر كيف يعملون؟ قال: قلت: ان شئت فجئناهم فنظرنا الى اعمالهم ثم غشينا النوم، فانطلقت انا وعلى حتى اضطجعنا فى ظل صورمن النخل، فنمنا: فوالله ما أهبنا الا رسول الله صلى الله عليه وسلم يحركنا برجله، وقد تربنا من تلك الدقماء التي غنا عليها فيومئذ قال رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) لعلى رضى الله عنه: مالك يا ابا تراب لمايرى عليه من التراب، ثم قال: ألا احدثكما باشقى الناس رجلين؟ قلنا: بلىٰ يا رسول الله، قال: احيمر ثمود الذى عقر الناقة، والذى يضربك علىٰ هذا۔ ووضع يده على قرنه۔ حتى يبل منها هذه۔ واخذ بلحيته۔ [2]

---

[1] غزوة العشيره هى الغزوة الثانية من غزواته (ص)، سيرة ابن هشام ۲-۲۴۸

[2] اس کا حاشیه اگلے صفحه پر ملاحظه فرمائیں۔

Presented by www.ziaraat.com

بدبخت انسان

حدیث

ہم نے محمد بن وھب بن عبداللہ بن سماک سے، اُس نے محمد بن سلمہ سے، اُس نے ابن اسحاق سے، اُس نے یزید بن محمد بن خثیم سے، اُس نے محمد بن کعب قرظی سے، اُس نے محمد خثیم سے، اس نے حضرت عمار یاسر سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علیؑ عزوہ العشیرہ جو بطن ینبع میں ہے اکٹھے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو وہاں ایک ماہ تک قیام فرمایا۔ آپ نے وہاں ہی مدلج اور ان کے حلیفوں سے جو بنی حمزہ سے تھے مصالحت کی۔ اس مصالحت کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اے ابوالیقظان کیا یہ ممکن ہے کہ ہم بنی مدلج کے اس گروہ کے پاس ہو آئیں جو اپنے چشمے پر کام کر رہے ہیں تاکہ ہم انہیں کام کرتے ہوئے دیکھ سکیں۔ میں نے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ چلیں۔ وہاں گئے کچھ دیر تک ان کے کام کو دیکھتے رہے پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی علیہ السلام وہاں سے چل دیے اور ایک بنجر زمین میں کھجور کے چھوٹے چھوٹے درختوں کے سائے میں لیٹ گئے پھر سو گئے قسم خدا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے جگایا۔ آپ نے ہمیں اپنے مبارک ہاتھوں سے ہلایا۔ زمین پر سونے کی وجہ سے گردوغبار ہمارے جسموں پر لگ گیا

2 المناقب لا بن شهراشوف ۳: ۳۰۹، مسند احمد ٤: ٢٦٢، الرياض النضرة ٢: ٢٢٣، مجمع الزوائد ٩: ١٣٧، كنز العمال ٦: ٣٩٩، وهناك فى كتب الحديث والفضائل اخبار كثيرة فى اخبار النبى (ص) عن قتل على (ع)، المستدرك ٣: ١٤، مشكل الآثار ا: ٣٥١، تاريخ الطبرى ٢: ١٢٣، واخرجه البغوى والطبرانى وابن مردويه وابو نعيم وابن عساكر وابن النجسار، سيرة ابن ہشام ٢: ٢٤٩.

Presented by www.ziaraat.com

تھا اس وقت حضرت رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے ابوتراب! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ آپؐ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ آپ کے جسم پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو دو بدبخت آدمیوں کے بارے میں بتاؤں۔ ہم نے عرض کی۔ جی ہاں یارسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا: بنی ثمود کا چہرہ جس نے ناقہ کی کونچیں کاٹی تھیں، دوسرا وہ شخص جو اے علیؑ! تجھے شہید کرے گا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا یہاں تک کہ اس سے کھوپڑی خون سے تر ہو جائے گی۔ آپؐ نے اپنی ریش مبارک کو پکڑا یعنی سر سے خون بہہ کر داڑھی کو تر کر دے گا۔

آخر الناس عهدا

برسول الله صلى الله عليه وسلم

قال : اخبرنا ابو الحسن على بن حجر المروزى، قال:حدثنا جرير، عن المغيرة، عن ام المئومنين ام سلمة:ان اقرب الناس عهداً برسول الله صلى الله عليه وسلم على رضى الله عنه۔ [1]

اخبرنا محمد بن قدامة، قال:حدثنا جرير عن مغيره، عن ام موسىٰ قالت:قالت ام سلمة:والذى تحلف به ام سلمة، ان اقرب الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم على رضى الله عنه،قالت:لما كان غدوة قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فارسل اليه رسول الله(صلى الله عليه وآله وسلم) قالت:وأظنه كان بعثه فى حاجة فجعل يقول:جاء على؟ ثلاث مرات، فجاء قبل طلوع الشمس، فلماان جاء عرفنا ان له اليه حاجة، فخرجنا من البيت وكنا عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يومئذ فى بيت عائشة وكنت فى آخرمن خرج من البيت، ثم جلست من وراء الباب فكنت ادناهم الى الباب، فاكب عليه على رضى الله عنه فكان آخر الناس به عهدا

[1] المستدرك ۳:۱۳۸۔

Presented by www.ziaraat.com

یصاره ویناجیه۔ [1]

وقت وصال نبی کا آخری ملاقاتی

حدیث

ہم نے ابوالحسن علی بن حجر مروزی سے، اُس نے جریر سے، اُس نے مغیرہ سے اُس نے ام المومنین حضرت ام سلمیٰؓ سے، وہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے آخر میں ملاقات کرنے والے حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

حدیث

ہم نے محمد بن قدامہ سے، اُس نے جریر سے، اُس نے مغیرہ سے، اس نے ام موسیٰ سے، اُس نے حضرت ام سلمیٰؓ سے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ام سلمیٰ نے قسم کھا کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے آخر میں ملنے والے حضرت علی علیہ السلام تھے۔ اس کے علاوہ ان کا بیان ہے کہ جس صبح کو حضور کا وصال ہوا اس دن آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف پیغام بھجوایا۔ ام سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ آپ کا پیغام بھجوانا کسی کام کی غرض سے تھا کیونکہ آپؐ نے تین بار پوچھا کہ علیؑ آ گئے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام طلوع آفتاب سے قبل تشریف لائے جب وہ آئے تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کو ان سے کوئی کام ہے ہم گھر سے باہر نکل گئیں۔ ہم ان دنوں حضرت عائشہؓ کے

---

[1] الاصابة ۸: ۱۸۳، مسند احمد ٦: ۳۰۰، ورواه غيره واحد من ائمة الحديث، مستدرك الصحيحين ۳: ۱۳۸ وفيه روى بسنده عن ابى موسى عن ام سلمة الحديث.

وفى الاصابة ۸: ۱۸۳ جاء الحديث بلفظ آخر وذلك فى ترجمة ليلى الغفارية التى خرجت مع النبى (ص) فكانت تداوى الجرحى والمرضى

Presented by www.ziaraat.com

گھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رہ رہی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ گھر سے باہر جانے والوں میں سے میں سب سے آخر میں تھی۔ پھر میں دروازے کے پیچھے بیٹھ گئی اور میں دروازے کے بہت زیادہ قریب تھی۔ حضرت علی علیہ السلام آپ پر جھکے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے والے سب سے آخری انسان آپ تھے پس رسول اللہؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے سرگوشیاں فرمائیں اور راز کی باتیں کیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه وسلم لعلی رضی الله عنه: تقاتل علی تاویل القرآن کماقاتلت علی تنزیله

حدثنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن قدامة واللفظ له، وعن حرب، عن الاعمش، عن اسماعیل ابن رجاء، عن ابیه، عن ابی سعید الخدری قال: کنا جلوساً ننظر رسول الله صلی الله علیه وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعله فرمی به الی علی رضی الله عنه فقال: ان منکم رجلاً یقاتل الناس علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیله، قال ابو بکر: انا؟ قال لا قال عمر: انا قال: لا، ولکن خاصف النعل۔ (1)

علی علیہ السلام تنزیل وتاویل قرآن کا پاسبان

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن قدامہ سے اس نے حرب سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے اسماعیل ابن رجا سے، اس نے اپنے والد سے، اُس ابوسعید خدری سے، اُس نے کہا کہ ہم رسول اللہ کے انتظار میں

(1) المستدرک ۳: ۱۲۲ وفیہ هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین. فی کافة المصادر النبویة منها مسند احمد ۳: ۳۳، حلیة الاولیاء.

Presented by www.ziaraat.com

بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ ہمارے پاس تشریف لے آئے، آپ کی نعلین مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف بڑھا دیا اور فرمایا کہ تم وہ آدمی موجود ہے جو لوگوں سے تاویل قرآن پر جنگ کرے گا جیسے میں نے تنزیل قرآن پر جنگ کی ہے حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا۔ کیا وہ آدمی میں ہوں؟ فرمایا: نہیں پھر حضرت عمرؓ نے عرض کی کیا میں ہوں تو آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جوتا مرمت کرنے والا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

الترغیب فی نصرة علی رضی الله عنه

اخبرنا یوسف بن عیسی، قال:اخبرنا الفضیل بن موسیٰ قال بحدثنا ألا عمش، عن ابی اسحاق، عن سعید بن وهب، قال:قال:علی رضی الله عنه فی الرحبة انشدبالعد من سمع رسول اللهؐ یوم غدیر خم یقول: لله ولیی وانا ولی المئومنین، ومن کنت ولیه فهذا ولیه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره، فقال سعید الی جنبیی تة، قال صارثة بن نصرة قام ستة قال زید بن یشیغ قام عندی ستة، وقال عمرو ذومر:احب من احبه وابغض من ابغضه۔ [1]

امام علیؑ کی نصرت کے لیے ترغیب

حدیث

ہم نے یوسف بن عیسیٰ سے، اُس نے فضیل بن موسیٰ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے ابو اسحاق سے، اس نے سعید بن وھب سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپؑ نے ایک کھلے مقام پر لوگوں سے خطاب فرمایا: میں ہر اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ علیؑ ولی

[1] مرت الاسارة الی مصادر الحدیث

Presented by www.ziaraat.com

ہے، اے اللہ! جو اس سے محبت رکھتا ہے تو اس سے محبت رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے تو اس سے دشمنی رکھ جو اس کی نصرت کرے تو اس کی نصرت فرما۔ سعید کہتے ہیں کہ میرے پہلو سے چھ آدمی اٹھے زید بن یثیع کہتے ہیں میرے پہلو سے بھی چھ آدمی اٹھے اور عمر وذومر کہتے ہیں کہ جو اس سے محبت رکھتا ہے میں اس سے محبت رکھتا ہوں جو اس سے بغض رکھتا ہے میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه وسلم

عمار نقتله الفئة الباغية

قال : اخبرنا عبدالله بن محمد بن عبدالرحمان والزهوی، قال: به حدثنا غدر، عن شعبة قال: سمعت خالداً یحدث الحدیث عن سعید بن ابی الحسن،عن امه، عن ام سلمة: ان رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم) قال لعمار: تقتلك الفئة الباغية، خالفه ابو داود قال: حدثنا شعبه قال: اخبرنا ایوب وخالد عن الحسن عن ابیه عن ام سلمة رضی الله عنهاان رسول الله صلی الله عیه وسلم قال لعمار: تقتلك الفئة الباغية۔ [1]

وقد رواه ابن عون، عن الحسن قال: اخبرنا حمید بن مصمدة وعن یزیده وهو ابن زریع [2] قال: اخبر نا بن عون، عن الحسن عن ابیه، عن ام سلمة قالت: لما کان یوم الخندق وهو یعاطیهم اللبن وقد اغبر شعر صدره قالت: فوالله ما نسیت وهو یقول: اللهم ان الخیر خیر الآخرة فاغفر للانصار

---

[1] المستدرك ۲: ۱٤۸، المطالعات فی مختلف المتولفسات ۲: ۱۹۳۔ ۲۱۰ وفیه سلسلة الرواة من الصحابة لهذا الحدیث مع مصادر ها وصورها المختلفة، الغدیر۹: ۲۰۔۲۳

[2] الحافظ ابو معاویة بزید بن ذریع التیمییالبصری المتوفی ۱۸۳،تهذیب التهذایب ۱۱: ۳۲۵،تذکرة الحفاظ ۱: ۲۵٦، رجال الصحیحین۲: ۵۷۳ شذرات الذهب ۱: ۲۹۸۔

Presented by www.ziaraat.com

والمهاجرة، قالت وجاء عمار فقال: ابن سمية تقتله الفئة الباغية۔ [1]

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا محمد بن عبدالاعلیٰ، قال: حدثنا خالد بن عنز، عن الحسن، قال: قالت ام المؤمنين ام سلمة: بمكة تأليف يوم الخندق، وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبر شعره وهو يقول: اللهم ان الخير خير الآخرة فاغفر لنصار والمهاجرة، وجاء عمار ابن سمية قال: تقتلك الفئة الباغية۔ [2]

قال: اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا النضر بن شميل عن شعبة، عن ابی سلمة، عن ابی نضرة، عن ابی سعيد الخدري قال: حدثنا من هو خير مني ابو قتادة ان رسول الله صلى آلله عليه وآله وسلم قال لعمار: يوشك يا ابن سمية ومسح الغبار عن رأسه، وقال: تقتلك الفئة الباغية۔ [3]

قال: اخبرنا حدثنا احمد بن سليمان، قال: حدثنا يزيد، قال: اخبرنا العوام، عن الاسود بن مسعود، عن حنظلة بن خويلد، قال: كنت [4] عند معاوية فاتاه رجلان يختصمان في رأس عمار يقول كل واحد منهما اناقتلته: فقال عبدالله بن عمرو: لطيف احد كما نفسا لصاحبه فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بقول: تقتله الفئة الباغية۔ [5]

خالفه شعبة فقال: عن العوام عن رجل عن حنظله بن سويد۔

---

[1] المسند ال حمد بن حنبل ٦: ٢٨٩، مسند ابو داود ٣: ٩٠، وفيه: قال النبی (ص): ويحك يا ابن سمية تقتلك الفئة الباغية

[2] حلية الاولياء ٤: ١٧٢، تاريخ بغداد ١٣: ١٨٦

[3] كنز العمال ٧: ٧٢ وفيه: فجعل يمسح التراب عن رأس عمار ومنكه ويقول: الحديث

[4] فی رواية: بين ما عند معاوية

[5] مسند احمد ٢: ١٦٤ وفيه: بعد تمام الحديث هكذا: قال معاوية: فما بالك معنا؟ قال: ان ابی شكانی الی رسول الله (ص) فقال: اطع اباك مادام حيا ولا تعصه، فانا معكم ولست اقاتل۔

Presented by www.ziaraat.com

قال : اخبرنا محمد بن المثنیٰ، قال :اخبرنا شعبة، عن العوام ابن حوشب، عن رجل من بینی شیبان، عن حنظلة بن سوید،قال :جئ براس عمار رضی اللہ عنه فقال عبداللہ بن عمرو :سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول :تقتلك الفئة الباغیة۔ [1]

قال احمد بن شعیب،قال :اخبرنی محمد بن قدامة،قال :حدثنا جریر، عن الاعمش، عن عبداللہ بن عمرو قال :سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول :تقتلك الفئة الباغیة، خالفه ابومعاویة فرواه عن الاعمش۔ [2]

قال : اخبرنا عبداللہ بن محمد،قال :(حدثنا) ابو معاویة قال :حدثنا الاعمش، عن عبدالرحمان بن ابی زیاد، اخبرنا احمد بن شعیب، قال : اخبرنا عمرو بن منصور الشیبانی،اخبرنا سفیان، عن الاعمش، عن عبدالرحمان ابن ابی زیاد، عن عبداللہ بن الحرث قال :انی لأ سایر عبداللہ بن عمرو بن العاص ومعاویة فقال عبداللہ بن عمرو : یامعاویة ألا تسمع مایقولون تقتله الفئة الباغیة؟ فقال :لا نزال داحضا فی قولك انحن قتلناه وانما قتله من جاء به الینا۔ [3]

---

[1] تاریخ بغداد ۷: ٤١٤

[2] کنز العمال ۷: ۷۲، الا صابة ۱ ق ٤: ۱۲۵، اسد الغسابة ۲: ۲۱۷، الریاض النضرة ۱: ١٤٠

[3] الامامة والسیاسة ۲: ١٠٦، نور الابصار: ۸۹، مجمع الزوائد ۹: ۲۹٦، حلیة الاولیاء ٤: ۲۰، میزان الا عتدال ۳: ۳۱۱، واسم ام عمار سمیة بنت مسلم ابن لخم الخیاط، اعلام النساء ۲: ۲٦۱، اسدا للغابة ٥: ٤۸۱، الدر المنثور: ۲٥۲ تاریخ الیعقوبی ۲: ١٦٤ وفیه: ولماقتل عمار بن یاسر واشتدت الحرب فی تلك العشیة ونادی الناس: قتل صاحب رسول اللہ وقد قال رسول اللہ (صلی اللہ علیه وآله وسلم): تقتل عمار الفئة الباغیة

Presented by www.ziaraat.com

عمار یاسر رضی اللہ عنہ کی قاتل ایک باغی جماعت

حدیث

ہم نے عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمان وز الزھری سے، اس نے غندر سے، اُس نے شعبہ سے، اُس نے خالد سے، اُس نے سعید بن حسن سے، اُس نے اپنی ماں سے اس نے حضرت ام سلمیٰؓ سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمارؓ سے فرمایا کہ تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

حدیث

ابوداؤد نے اس سلسلہ سند سے اختلاف کیا۔ اس نے شعبہ سے، اس نے ایوب وخالد سے، انہوں نے حسن سے، اُس نے اپنے والد سے، اس نے ام سلمیٰؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمارؓ! تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے ابن عون سے، اُس نے حسن سے، اس نے حمید ابن سعدہ سے، اُس نے یزید سے یعنی ابن زریع سے، اس نے ابن عون سے، اس نے حسن سے، اس نے اپنے والد سے، اُس نے حضرت ام سلمیٰؓ سے اور وہ فرماتی ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں دودھ تقسیم فرما رہے تھے۔ آپ کا سینہ مبارک گرد وغبار سے اٹا ہوا تھا۔ آپ فرماتی ہیں۔ قسم خدا میں نہیں بھولی آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! اصل بھلائی آخرت کی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔ آپ

Presented by www.ziaraat.com

فرماتی ہیں کہ حضرت عمار سامنے آ گئے انہیں دیکھ کر فرمایا: ابن سمیہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے اس نے محمد بن عبدالاعلیٰ سے، اُس نے خالد بن عنز سے، اُس نے حسن سے، اس نے ام المومنین حضرت ام سلمیٰؓ سے وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ مکہ معظمہ میں خندق کے روز کا ذکر کر رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں دودھ تقسیم فرمارہے تھے اور آپ کے بال گردوغبار سے اٹے ہوئے تھے۔ آپؐ فرما رہے تھے اے اللہ! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما حضرت عمار آپ کے سامنے آئے تو۔ تو آپ نے معار کے سر سے غبار جھاڑا اور فرمایا اے ابن سمیہ! عنقریب تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے نضر بن شمیل سے، اُس نے شعبیہ سے، اُس نے ابو سلمہ سے، اُس نے ابونضرہ سے، اس نے ابو سعید خدری سے، اُس نے ابو قتادہ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر سے گردوغبار جھاڑ رہے تھے ساتھ ہی یہ فرمارہے تھے اے سمیہ کے بیٹے! عنقریب تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان سے، اس نے یزید سے، اس نے عوام سے، اس نے اسود بن، مسعود سے، اس نے حنظلہ بن خویلد سے وہ کہتے ہیں کہ میں معاویہ کے پاس تھا کہ دو آدمی حضرت عمار کی شہادت کے بعد اس کے سر کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ حضرت عمار کو اس نے شہید کیا ہے تو حضرت عبداللہ ابن

Presented by www.ziaraat.com

عمرؓ نے کہا کہ تم دونوں میں سے ہر ایک اپنی برتری دوسرے پر ثابت کرنا چاہتا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اے عمارؓ! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

شعبہ نے اسناد کے اختلاف میں کہا ہے کہ اس نے عوام سے، اس نے ایک آدمی سے، اس نے حنظلہ ہ بن سوید سے روایت کی ہے۔ وہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کا سر لایا گیا تو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے عمارؓ! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے محمد بن قدامہ سے، اُس نے جریر سے، اس نے اعمش سے، اس نے عبداللہ ابن عمرؓ سے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے اے عمار! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

ابو معاویہ نے اس روایت کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

حدیث

ہم نے عبداللہ ابن محمد سے، اُس نے ابو معاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عبدالرحمان بن ابی زیاد سے، اس نے احمد بن شعیب سے، اس نے عمرو بن منصور شیبانی سے، اُس نے سفیان سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے عبدالرحمٰن ابن ابی زیاد سے، اس نے عبداللہ بن حرث سے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص اور معاویہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا: اے معاویہ! کیا تو نے وہ بات نہیں سنی جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ اسے باغی گروہ نے قتل کیا ہے؟ معاویہ نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا تو ہمیشہ اپنی بات میں باطل پر ہوگا۔ کیا ہم نے اسے قتل کی اہے؟ اسے تو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو اسے ہمارے پاس لائے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

قول النبی صلی الله علیه وسلم:

تمرق مارقة من الناس یلی قتلهم أولی الطائفتین بالحق

اخبرنا محمد بن المثنی، قال: حدثنا عبدالله الاعلی، قال: حدثنا داؤد، عن ابی نضرة، عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال: تمرق مارقة من الناس یلی قتلهم اولیٰ الطائفتین بالحق۔ (1)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا قتیبة بن سعید، قال: حدثنا ابو عوانه، عن قتادة، عن ابی سعید الخدری: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: تمرق مارقة من الناس یلی قتلهم اولیٰ الطائفتین۔ (2)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا ابو عوانة، عن قتادة، عن ابی نغرة، عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تکون من امتی فرقتین فیخرج من بینهما مارقة یلی قتلهما اولاً هما بالحق۔ (3)

اخبرنا احمد بن شعیب، قال: اخبرنا عمرو بن علی، قال: حدثنا یحیی، قال: حدثنا ابو نضرة، عن ابی سعید الخدری، قال: قال رسول الله

---

(1) مسند ابو داود: ۲۹، مسند احمد ۳: ۲۶، ۳۲، ۴۵، ۴۸، ۷۰، ۸۲، ۹۵۔

(2) مسنـد احمد ۳: ۵۶، تفسیر الطبری ۱۰: ۱۰۹، البدایة والنهایة ۷: ۲۷۸ وفیه: وهذا الحدیث له طرق متعددة والفاظ کثیرة۔

(3) میزان الاعتدال ۲: ۲۶۳۔

Presented by www.ziaraat.com

صلی اللہ علیہ وسلم:تفترق امتی فرقتین تمرق مارقة تقتلهم أولیٰ الطائفتيين بالحق۔ (1)

اخبرنا احمد بن شعیب،قال:اخبرنا سلیمان بن عبداللہ بن عمرو،قال:حدثنا بهز،عن القاسم وهو ابن الفضل، قال:حدثنا ابو نضرة،عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:تمرق مارقة عند فرقة من الناس تقتلهما أولیٰ الطائفتين بالحق۔ (2)

اخبرنا احمد بن شعیب قال:اخبرنا محمد بن عبدالاعلی ، قال: حدثنا المعتمر، قال سمعت ابی، قال:حدثنا ابو نضرة، عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، انه ذکر انا ساً فی انه یخرجون فی فرقة من الناس سیماهم التحلیق، یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة، هم شر الخلق اوهم اشر الخلق، یقتلهم اولی الطائفتین الی الحق(قال:وقال کلمة اخریٰ قالت:دینی دینه مافی) فقال وانتم قتلتموهم اهل العراق۔ (3)

اخبرنا عبدالاعلی بن واصل بن عبد الاعلی، قال:اخبرنا محاضر بن المورع، قال:حدثناالاجلح (4) عن حبیب انه سمع الضحاك المشرقی حدیثهم ومعه سعید بن جبیر ومیمون بن شعیب وابو البختری والوضاح اولهمدانیی والحسن العرنی انه سمع اباه سعید الخدری یروعاعن

---

(1)، (2) المستدرک ۲۰۱۴۵، سنن البیهقی ۸۰۱۷۰، فضائل الخمسة ۲۰۳۰۲البدایة والنهایة ۷۰۲۷۸

(3) المصتدرک ۲۰۱۴۷،البدایة والنهایة ۷۰۲۷۸، مجمع الزوائد ۶۰۲۳۹،والجملة الواقعة بین الفوسین لم تکن فی الروایات ولست ادری من این دخلت فی الحدیث.

(4) ابو حجیة اجلح بن عبداللہ بن حجیة الکندی المتوفی۱۴۵، تهذیب التهذیب ۱۰۱۸۹، میزان الاعتدال ۱۰۷۸، شذرات الذهب ۱۰۲۱۶۔

Presented by www.ziaraat.com

رسول الله صلى الله عليه وسلم،فى قوم يخرجون من هذه الامة فذكر من صلاتهم وزكاتهم وصوسهم عرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية،لا يجاوز القرآن من تراقيهم يخرجون فى فرقة من الناس، لفاتلهم اقرب لناس الى الحق۔ [1]

حق وباطل کا فیصلہ

حدیث

ہم نے محمد بن مثنیٰ سے، اس نے عبدالاعلیٰ سے اس نے داؤد سے، اس نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا انہوں نے فرمایا: لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اور اس خارجی گروہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں فریقوں میں حق سے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے اُس نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے ابوعوانہ سے اس نے قتادہ سے، اُس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں میں بہتر و برتر ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے ابوعوانہ سے اُس نے قتادہ سے، اُس نے ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] مسند احمد ۱۰۹۱، المستدرک ۲۰۱۴۵، حلیۃ الاولیاء ۴۰۱۸۶۔

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا: لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں میں سے بہتر و برتر ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے عمرو بن علی سے، اُس نے یحییٰ سے، اس نے ابونضرہ سے، اُس نے ابوسعید خدری سے، اُس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت دو فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اس کے درمیان سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اس خارجی گورہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں حق کے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے سلیمان بن عبداللہ بن عمرو سے، اس نے قاسم یعنی ابن فضل سے، اس نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت دو گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی ان میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اسے وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے محمد بن عبدالاعلیٰ سے، اس نے معتمر سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید سے، اُس نے رسول ﷺ سے سنا آپؑ نے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا کہ وہ لوگوں کے جدا ہونے کے وقت نکلیں گے، ان کی علامات میں سے یہ ہے کہ وہ سر منڈاتے ہوں گے، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ وہ لوگ بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق سے زیادہ قریب ہوگا (راوی کا بیان ہے کہ آپ

Presented by www.ziaraat.com

نے ایک اور بات بھی فرمائی کہ میرا دین اس کا دین ہوگا) اور کہا کہ اے اہل عراق تم نے انہیں قتل کیا ہے

حدیث

ہم نے عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالا سے، اس نے محاضر بن مہورع سے، اس نے اجلح سے، اس نے جیب سے اس نے فخاک مشرقی سے، اس نے سعید بن جبیر سے، اس نے میمون بن شعیب سے، اس نے ابوالبختری سے، اس نے وضاح سے، اس نے همدانی سے، اس نے حسن عرنی سے، اس نے ابوسعید خدری سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے پھر ان کی نماز زکوۃ کا ذکر فرمایا۔ پھر فرمایا وہ لوگ دین سے اس طرح نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اس وقت نکلیں گے جب لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہوں گے۔ ان سے وہ گروہ جنگ کرے گا جو حق سے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

Presented by www.ziaraat.com

ماخص به امير المئومنين على بن ابى طالب كرم الله وجهه من قتال المعارقين

اخبرنا يونس بن عبدالاعلى، عن الحرث بن مسكين قراء ة عليه، ونا اسمع واللفظ له، عن ابن وهب قال: اخبرنى يونس، عن ابن شهاب قال: اخبرنى ابو سلمة، عن عبدالرحمان، عن ابى سعيد الخدرى قال: بينا نحن عند رسول الله صلى اله عليه وسلم وهويقسم قسماً اتاه ذوالخويصرة هورجل من تميم، فقال: يارسوالله صلى الله عليه وآله وسلم اعدل، فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم: ويلك ومن يعدل اذالم اعدل؟ لقد خبت وخسرت ان لم اكن اعدل، فقال عمر: ائذن لى فيه فاضرب عنقه، قال: دعه فان له اصحابا يحقر احد كم صلاته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم،يقرئون القرآن لا يجاوز تراقيهم،يمرقون من الاسلام مروق المهم من الرمية،فينظرهفى قذذه فلا يوجد فيه شيئى، ثم ينظر فى نضبه فلا يوجد فيه شيئى، ثم ينظر فى رصافه فلا يوجد فيه شيئى، ثم ينظر فى نصله فلا يوجد فيه شىء قد سبق الفرث والدم،آيتهم رجل أسود احدى عضديه مثل ثدى المراة او مثل البضمة تدر در ويخرجون على خير فرقة من الناس۔

قال ابو سعيد: فأشهد انى سمعت هذا الحديث من رسول

Presented by www.ziaraat.com

اللهﷺواشهد ان علی بن ابی طالب کرم الله وجهه قاتلهم وانا معه،فأمر بذلك الر جل فالتمس فاتی به حتی نظرت الیه علی النعت الذی نعت به رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ 1

قال : اخبرنا محمد بن المصطفی بن البهلول، قال:حدثنا الولید ابن مسلم،وحدثنا قتیبة بن الولید، وذکر آخر قالوا: اخبرنا الاوزاعی، عن الزهری، عن ابی سلمة والضحاك عن ابی سعید الخدری قال:بینمارسول اللهﷺیقسم ذات یوم قسما فقال:ذوالخویصرة التمیی: 2 اعدل یارسول الله، قال:ویلك ومن یعدل اذا لم آعدل؟ فقال عمر بن الخطاب:یا رسول اله ﷺائذن لی حتی اضرب عنقه، فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم: الاٰان له اصحابا یحقر احدکم صلاته مع صلاتهم وصیامه مع صیامهم، یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة، حتی ان احدکم لینظر الی قذذه فلا یجد شیئا سبق الفرث والدم، یخرجون علی خیر فرقة من الناس آیتهم رجل أدعج 3 احد یدیه مثل ثدی المرأة او کالبضعة تدر در قال ابو سعید: أشهد لسمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم اشهد انی کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی بن ابی طالب(رضی الله تعالیٰ عنه) ؟ حین قاتلهم، فأرسل الی القتلیٰ فأ تی به علی النعت الذی نعت به رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ 4

---

1 اسد الغابة ۴: ۱۴۰، البدایة والنهایة ۷: ۲۸۹

2 فی روایة وهو حرقوص بن زهیر اصل الخوارج

3 فی نسخة: وآیة ذلك ان فیهم رجلااسود مخدج الید۔

4 میزان الا عتدال ۲: ۲۶۳، اسد الغابة۲: ۱۴۰، مسند احمد ۳: ۵۶

Presented by www.ziaraat.com

قال الحرث بن مسكين: قراء ة عليه وأنا أسمع عن ابن وهب قال: اخبرنى عمرو بن الحرث، عن بكر بن ألاشج، عن بكر بن سعيد، عن عبدالله بن ابى رافع: ان الحرورية ❶ لما خرجت وهو مع على بن ابى طالب رضى الله عنه فقالوا: لا حكم ألا الله، قال: على رضى الله عنه: كلمة حق اريد بها باطل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف ناساً انى لأعرف صفتهم فى هئولاء، يقولون: الحق بألسنتهم، لا يجاوز هذا منهم وأشار الى حلقه، من ابغض خلق الله منهم أسود كان احدى يديه طبى شاة او حلمة ثدى، فلما قاتلهم على رضى الله عنه قال: نظروا فنظروا فلم يجدوا شيئا، قال! ارجعوا فوالله ماكذبت ولا كذبت مرتين او ثلا ثا، ثم وجدوه فى خرنة فاتوا به حتى وضعوه بين يديه، قال عبدالله: اناحاضر ذلك من امر هم وقول على رضى الله عنه فيهم۔ ❷

اخبرنا احمد بن شعيب، قال: اخبرنا محمد بن معاوية بن يزيد، قال: اخبرنا على بن هشام، عن الاعمش، عن خيثمة، عن سويد ابن غفلة، قال: سمعت عليا رضى الله عنه يقول: اذا حدثتكم عن نفسى فان الحرب خدعة، واذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلئن اخر من

---

❶ الحرورية وهم الخوارج صاروا الى قرية يقال لها حروراء بينها وبين الكوفة نصف فرسخ وبها سموا الحرورية، ورئيسهم عبدالله بن وهب الراسى وابن الكواوشبث بن ربعى، تاريخ اليعقوبى ٢/١٦٧، مروج الذهب ٢/ ٣٩٥ وكانوا اثنا عشر الفا من القراء وغيرهم وذلك بعد وقعة صفين والتحكيم.

❷ البداية والنهاية ٧/ ٢٩١، وفيه: زاد يونس فى روايته قال بكير، وحدثنى رجل عن ابن حنين انه قال: رايت ذلك الا سود.

Presented by www.ziaraat.com

السما احب الی من ان اکذب علی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: یخرج قوم فی آخر الزمان احداث الأ سنان سفهاء الا حلام یقولون من خیر قول البریة، یقرئون القرآن لا یجاوز ایمانهم حناجرهم یمرقون من الدین کا یمرق السهم من الرمیه، فاینما هم فاقتلوهم، فان فی قتلهم قتلهم عند الله یوم القیامة۔ [1]

امیر المومنین امام علی علیہ السلام اور خوارج

حدیث

ہم نے یونس بن عبدالاعلیٰ سے، اس نے حرث بن مسکین سے، اس نے ابن وھب سے، اس نے یونس سے، اس نے ابن شہاب سے، اس نے ابوسلمہ سے، اس نے عبدالرحمان سے، اس نے ابوسعید خدری سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا جو بنی تمیم سے تعلق رکھتا تھا اس نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ انصاف کیجیے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں انصاف نہیں کرتا تو پھر کون انصاف کرے گا، اگر میں نے انصاف سے کام نہ لیا تو میں خائب وخاسر ہو جاؤں؟ اس وقت حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ مجھے اس کے قتل کی اجازت دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: جانے دیجیے اس کے کچھ ساتھی ہوں گے جن کے سامنے تم اپنے نماز و روزہ کو حقیر جانو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ لوگ اسلام سے یوں خارج ہو جائیں گے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

[1] المستدرک ۲: ۱۴۸، مسند أحمد ۴: ۳۵۷، البدایة والنہایة ۷: ۲۹۰۔

Presented by www.ziaraat.com

پس وہ اس کے پر کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی چیز نہیں پاتا۔ پھر وہ اس کے دھاگے تانت کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا پھر وہ اس کے نوک کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں دیکھتا پھر وہ اس کے مکان کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا وہ گوبر اور خون سے گزر جاتا ہے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام آدمی ہو گا جس کا ایک بازو، عورت کے پستان کی مانند ہو گا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح سے وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خروج کرے گا۔ حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں قسم بخدا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے ان سے جنگ کی ہے اور میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے کے اس آدمی کے تلاش کرنے کا حکم دیا۔ بعد از تلاش وہ آدمی مل گیا تو اسے آپ کے پاس لایا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کی وہ تمام صفات دیکھیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھیں۔

حدیث

ہم نے محمد بن المصطفیٰ بن بہلول سے، اس نے الولید ابن مسلم سے، اس نے قتیبہ بن ولید سے، اس نے روزاعی سے، اس نے زہری سے، اس نے ابوسلمٰی سے، اس نے فحاک سے، اس نے ابوسعید خدری سے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کچھ تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ تمیمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ انصاف سے کام لیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا برا ہو اگر میں عدل نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اسے قتل کر دوں۔ آپ نے فرمایا: جانے دیجیے اس، کے کچھ ساتھی ہیں جن کے سامنے تم اپنی نماز روزے کو حقیر جانو گے۔ وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل

Presented by www.ziaraat.com

جاتا ہے۔ان کا ایک آدمی اپنے تیر کے پر کو دیکھتا ہے تو گوبر اور خون سے آگے کوئی چیز نہیں پاتا۔ وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے۔ان کی علامت یہ ہے کہ ان کا ایک سیاہ فام بڑی آنکھ والا آدمی ہے جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی مانند ہے یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہے۔

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ رسول ﷺ سے سنا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تھا جب آپ نے ان سے جنگ کی۔ آپ نے مقتولین کی طرف آدمی بھیجا تو ان علامات والا ایک آدمی لا گیا جس کے متعلق اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

حدیث

ہم نے حرث بن مسکین سے، اس نے ابن وھب سے، اس نے عمرو بن حرث سے، اس نے بکر بن اشج سے اس نے بکر بن سعید سے، اس نے عبداللہ بن ابی رافع سے، وہ روایت کرتے ہیں کہ جب حروریوں نے حضرت علی علیہ السلا پر خروج کیا تو وہ آپ کے ساتھ تھے انہوں نے کہا لاحکم الا اللہ ''حکم صرف اللہ کا ہے'' حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ ان کا کلمہ حق ہے لیکن اس سے ان کی مراد باطل ہے۔ آپ نے فرمایا: رسول اللہؐ! نے کچھ لوگوں کی صفات بیان فرمائیں ہیں جانتا ہوں وہ صفات ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں زبان سے حق بات کہتے ہیں لیکن وہ حق بات ان کے حلق سے آگے نہیں اترتی، اللہ کی مخلوق میں مبغوض ترین وہ سیاہ فام آدمی ہے جس کا ایک ہاتھ بکری کے پستان کے سرے کی طرح ہے، جب حضرت علی علیہ السلام کی ان سے جنگ ہوئی جنگ کے بعد آپ نے فرمایا: اس آدمی کو تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا۔ آپؑ نے فرمایا: کہ دوبارہ تلاش کرو قسم بخدا نہ میں نے جھوٹ بولا ہے نہ مجھے

Presented by www.ziaraat.com

جھوٹ بتایا گیا ہے۔ آپ نے یہ لفظ دو یا تین مرتبہ کہے۔ پھر لوگوں نے اسے ایک ویرانے میں پایا تو لاکر آپ کے سامنے رکھا گیا۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے اس فرمان کے وقت اور جب آپ نے اپنے ساتھیوں کو اس کی تلاشی کا حکم دیا تو میں موجود تھا

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے محمد بن معاویہ بن یزید سے، اس نے علی بن ہشام سے، اس نے اعمش سے، اس نے خیثمہ سے، اس نے سعید بن نمغلہ سے، اس نے کہا کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ میں تمہیں اپنی طرف سے بتا رہا ہوں کہ کہ جنگ ایک چال ہے اور جب رسول اللہؐ کی طرف سے تمہیں کچھ بتاؤں تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا نہ دینا آسمان سے نیچے گر پڑنا زیادہ آسان ہے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آخری زمانے میں ایک نوعمر اور بے وقوف گروہ اٹھے گا۔ وہ مخلوق کو اچھی باتیں بتائے گا۔ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے۔ ان کا ایمان ان کی شہ رگ کے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے تو انہیں جہاں پاؤ انہیں قتل کر دو۔ ان کے قتل کا اجر اس شخص کے اجر کے برابر ہے جس نے انہیں قیامت کے روز اللہ کے حضور میں قتل کیا۔

Presented by www.ziaraat.com

الا ختلاف على أبى اسحاق

فى هذ الحديث

قال : اخبرنا احمد بن سليمان، و القاسم بن زكريا، قالا: حدثنا عبدالله، عن اسرائيل، عن ابى اسحاق، عن سويد بن غفلة، عن على رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يخرج قوم فى آخر الزمان يقرئون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الاسلام كمايمرق السهم من الرمية قتالهم حق على كل مسلم۔ 1

خالفه يوسف بن ابى اسحاق، فأدخل بين ابى اسحاق وبين سويد ابن غفلة عبدالرحمان بن مروان۔

قال : اخبرنى زكريا بن يحيى، قال: حدثنا محمد بن العلاء قال: حدثنى ابراهيم بن يوسف، عن ابيه، عن اسحاق، عن ابى قليس الازدى، عن سويد بن غفلة، عن على رضى الله عنه قال: فى آخر الزمان قوم يقرئون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الدين مروق السهم عن الرمية، قتالهم حق على كل، مسلم سيماهم التحديق۔ 2

---

1 تاريخ بغداد ١٣: ١٨٦۔

2 كنز العمال ٦ : ٧٢، مجمع الزوائد ٩: ٢٣٥ وفيه: رواه البزار والطبرانى فى الاوسط، المستدرك ٢: ١٤٧۔

Presented by www.ziaraat.com

اخبرنا احمد بن شعیب ، قال:اخبرنا محمد بن بسکار الحرانی حدثنا محمد [1] ، قال:حدثنا اسرائیل، عن ابراهیم بن عبد الاعلیٰ، عن طارق بن زیاد مخلد قال:خرجنا مع علی رضی الله عنه الی الخوارج فقتلهم قال:انظروا فان نبی الله صلی الله علیه وآله وسلم قال:انه سیخرج قوم یتکلمون مون کلمة الحق لا یجاوز حلوقهم،یخرجون من الحق کما یخرج السهم من الرمیة، سیماهم ان فیهم رجلا اسود مخدج الید [2] ،فی یده شعرات سود [3] ، فانظروا ان کان فقد قتلتم شر الناس، وان لم یکن هو فقد قتلتم خیر الناس، فبکینا ثم قال:اطلبوا فطلبنا، فوجدنا المخدج فخررنا سجوداً وخر علی معنا ساجدا غیر انه قال یتکلمون کلمة [4]

قال :اخبرنا الحسن بن مدرك، قال :حدثنا یحییٰ بن حماد قال: اخبرنا ابوعوانة، قال:اخبرنی ابو سلیمان الجهنی [5] انه کان مع علی رضی الله عنه یوم النهروان، قال:وکنت ذلك اصارع رجلا علی [6] فقلت ماشأن بذلك قال أكلها۔فلما كان یوم النهروان وقتل علی الحروریة

---

[1] ابو خداس مخلد بن یزید القرشی الحرانی، تهذیب التهذیب ۱۰: ۷۷، رجال الصحیحین ۲: ۵۰۷، تقریب التهذیب ۲: ۲۳۵

[2] المخدج: بضم المیم وسکون الخاء ثم الدال المهملة المفتوحة ثم الجیم، هو ناقص الید، قال ان الاثیر فی النهایة ومنه حدیث ذی الثدیة انه مخدج الید

[3] فی روایة: شعراب بیض، وفی غیرها: حوله سمع هدات

[4] مسند احمد ۱: ۸۸، ۹۱، سنن البیهقی ۸: ۱۷۰

[5] ذید بن وهب الجهنی الکوفی مات ۹۶: تهذیب التهذیب ۳: ٤۲۷، اعیان الشیعة ۳۳: ۱٥٤

[6] بیاض فی الاصل

Presented by www.ziaraat.com

فخرج علی قلتهم حین لم یجد ذاالشدی فطاف حتی وجده فی ساقیة فقال: صدق الله وبلغ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وقال لی مسکنه ثلاث شعرات فی قبل حلمة الثدی۔ [1]

قال: اخبرنا علی بن المنذر، قال: حدثنی ابی، قال: اخبرناعاصم بن کلیب الحرمی، عن ابیه قال: کنت عند علی رضی الله عنه جالساً اذدخل رجل علیه ثیاب السفر وعلی رضی الله عنه یکلم الناس ویکلمونه فقال: یا امیر المومنین،أتاذن لی ان اتکلم؟فلم یلتفت الیه وشغله ما فیه، فجلس الی رجل قال له:ماعندك؟ قال: کنت معتمراً فلقیت عائشة فقالت: هو لاء القوم الذین خرجوا فی ارضکم یسمون حروریة؟ قلت:خرجوا فی موضع یسمی حروراء تسمی بذلك، فقالت:طوبیٰ لمن شهد منکم لو شاء ابن ابی طالب لا خبر کم خبر هم، فجئت أسأله عن خبر هم، فلما فرغ علی رضی الله عنه قال:ابن المستاذن ؟فقص علیه کما قص علیها، قال:انی دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس عنده احد غیر عائشة،فقال لی: کیف انت یا علی وقوم کذا وکذا، قلت:الله ورسوله اعلم،قال:ثم اشاربیده فقال:قوم یخرجون من المشرق یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الذین کما یمرق السهم من الرمیة،فیهم رجل مخدج کان یده ثدی حبشیة أنشدکم بالله اخبر تکم به ؟ قالوا نعم قال:قال:انشدکم باالله اخبر تکم انه فیهم؟ نعم، فجستمونی واخبر تمونی انه لیس فیهم فحلفت لکم باالله انه فیهم ثم

[1] تاریخ بغداد ۷: ۲۳۷، المناقب لا بن شهراشوب ۳: ۱۹۱، اعیان الشیعة ۳۳: ۱۵۶، البدایة والنهایة ۷: ۲۸۹۔

Presented by www.ziaraat.com

اتیتمونی به تسحبونه کمانعت لکم؟ قالوا: نعم صدق الله ورسوله۔ 1

قال : اخبرنا محمد بن العلاء، قال: حدثنا ابو معاویة، عن الاعمش، عن زید وهوابن وهب، عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال: لما کان یوم النهروان لقی الخوارج فلم یبرحوا حتی شجروا بالرماح قتلوا جمیعاً، قال علی رضی الله عنه: اطلبوا ذا الثدیة، فطلبو، فلم یجدوه فقال علی رضی الله عنه: ماکذبت ولا کزبت اطلبوه فطلبوه افوجدوه فی وخدة من الارض علیه ناس من القتلی فاذا رجل علی یده مثل سبلات السنور، فکبر علی رضی الله عنه والناس واعجبهم ذلک۔ 2

قال : اخبرنا عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلی، قال: حدثنا الفضل بن دکین، عن موسیٰ بن قیس الحضرمی، عن سلمة بن کهیل، عن زید بن وهب، قال: خطبنا علی بقنطره الدبرخان، فقال: ان قد ذکر لی یخارجة تخرج من قبل المشرق وفیهم ذوالثدیة فقاتاهم فقالت الحروریة بعضهم لبعض: فردکم کمایردکم یوم حروراء، فشجر بعضهم بعضاًبالرماح، فقال رجل من اصحاب علی رضی الله عنه: قطعوا العوالی والعوالی الرماج فداروا واوستداروا، وقتل من اصحاب علی رضی الله عنه اثنا عشر رجلاً او ثلاثة عشر رجلا، او ثلاثةعشر رجلا، قال: التمسوا المخدج،

---

1 مسند احمد ۱: ۹۱، فضائل الخمسة ۲: ۴۰۳، وفیه: فقام الیه عبیدة السلمانی فقال: یاامیر المومنین الله الذی لااله الا هو لسمت هذا الحدیث من رسول الله (ص)، قال: ای والله الذی لا اله الا هو، حتیٰ استحلفه ثلاثا وهو یحلف له

2 تاریخ بغداد ۱: ۱۶۰ بصورة مفصلة، مسند احمد ۱: ۸۸۔

Presented by www.ziaraat.com

وذلك في يوم شات، فقالوا: مانقدر عليه، فركب على بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهباء، قال: هذه من الارض قالوا: التمسوا في هؤلاء فاخرج، فقال: ماكذبت ولا كذبت اعملوا ولا تتكلموا لولاانى اخاف ان تتكلموا لأ خبر تكم بماقضي الله على لسانه يعني النبي صلى الله عليه وسلم ولقد شهدت انا ساً باليمن قالوا: كيف يا امير المومنين؟ قال: هولهم۔ (1)

قال: اخبرنا العباس بن عبدالعظيم، قال: حدثنا عبدالرزاق قال: اخبرنا عبدالملك بن ابى سليمان، عن سلمة بن كهيل، قال: حدثنا ابن وهب: انه كان في الجيش الذى كا نوا مع على رضى الله عنه الذين ساروا الى الخوارج، فقال على رضى الله عنه: ايها الناس انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سيخرج قوم من امتى يقرؤن القرآن وليس قرأتكم الى قرأتهم بشيء، ولا صلاتكم الى صلاتهم بشئى، ولا صيامكم الى صيامهم بشيء، يقرؤن القرآن يحسبوانه لهم وهو عليهم لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية، لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضى لهم على لسان نبيهم لاتكاوا على العمل، وآيةذلك ان فيهم رجلاله عضدوليست له ذراع على رأس عضده مثل حلمة ثدى المراةعليه شعرات بيض، قال سلمة: فنزلني زيد منزلا حتى مررنا على قنطرة قال: فلما التقيناوعلى الخوارج عبدالله بن وهب الراسبى، فقال لهم: القوا

---

(1) (۱) تاريخ بغداد ۷۰۲۳۷ رواه عن جابر ابو خالد التابعى الكوفى وانه شهد قعة النهروان مع الامام امير المثومنين ع. وفى ج ۱۰۹۰۱ روى بسنده عن نبيط بن شريط الاشجمى قا. الحديث

Presented by www.ziaraat.com

رماحکم وسلوا سیوفکم من جفونها، فشجرهم الناس برماحهم فقتل بعضهم علی بعض ۔وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان، قال:علی کرم الله وجهه،التمسوا فیهم المخدج، فلم یجدوه، فقام علی رضی الله عنه بنفسه حتی أتی اناساً قتلی بعضهم علی بعض، قال: جروهم، فوجدوه ممایلی الارض، فکبر علی رضی الله عنه وقال: صدق الله وبلغ رسوله، فقام الیه عبیدة الیمانی [1] فقال:یا امیر المومنین والله الذی لا اله الا هو لسمعت هذا الحدیث من رسول الله صلی الله علیه وسلم، قال علی رضی الله عنه:انی والله الذی لا اله الا هو لسمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی استحلفه ثلا ثاً وهو یحلف فیه۔ [2]

قال :اخبرنا قتیبة بن سعید، قال:حدثنا ابن ابی عدی عن ابن عون، عن محمد بن عبیدة قال:قال علی رضی الله عنه:لو لا ان تبطروا لحدثتکم بماوعدالله الذین یقتلونهم علی لسان محمد صلی الله علیه وآله وسلم، قلت: انت سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال:ای ورب الکعبة۔ [3]

قال : اخبرنا احمد بن شعیب، قال:اخبرنا اسماعیل بن مسعود قال: حدثنا المعتمر بن سلیمان بن عوف، قال:حدثنا محمد بن سیرین قال:قال

---

[1] الصحیح عبیده بن عمرو ویقال ابن قیس بن عمرو السلمانی مات سنة ۷۲/ ۷۳/ ۷٤ تهذیب التهذیب ۷: ۸٤، اللباب ۱: ۵۵۲، رجال الصحیحین ۱: ۳۳٦، اسد الغابة ۳: ۳۵٦۔

[2] مسند احمد ۱: ۸۸، ۹۱، سنن البیهقی ۸: ۱۷۰، صحیح ابو داود: ۳۰ باب قتال الخوارج ۔ صحیح مسلم البدایة والنهایة ۷: ۲۹۰

[3] مسند احمد ۱: ۷۸،وروواه ائمة الحدیث بطرق مختلفة فی باب التحریض علی قتل الخوارج۔

Presented by www.ziaraat.com

عبیدة السلمانی:لما جئت اصیب اصحاب النهروان قال علی رضی الله عنه: اتعبوا فیهم فانهم ان کانوا من القوم الذین ذکرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فان فیهم رجلا مخدج الید،او مثدون الید، اومودون الید، واتیناه فوجد ناه فد الناعلیه فلمارآه قال:الله اکبر الله اکبر الله اکبر، والله لولا ان تبطروا، ثم ذکر کلمة معناها لحدثنکم بما [1] قضی الله علی لسان رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قتل هؤلاء، قلت:انت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال:ای ورب الکعبة ثلاثا۔ [2]

اخبرنا محمد بن عبید،قال:حدثنا ابو مالک وهو عمرو بن قیس،عن المنهال بن عمرو، عن زربن حبیش انه سمع علیاً رضی الله عنه یقول:انا فقأت عین الفتنة لو لا انا ما قتل اهل النهروان، واهل الجمل ولولا ان اخشی ان تترکوا العمل لأ خبرتکم [3] بالذی قضی الله علی لسان نبیکم(ص) لمن قاتلهم مبصراً ضلالتهم عارفاًللهدی الذی نحن فیه۔ [4]

---

[1] فی روایة صحیح مسلم، بماوعدالله الذین یقتلونهم علی لسان محمد(صلی الله علیه وآله وسلم).

[2] فضائل الخمسة ۲۰۲۰٤ نقلاًعن صحیح مسلم فی کتاب الزکاة باب التحریض علی قتل الخوارج

[3] فی روایة لانباتکم

[4] حلیة الا ولیاء ٤۰١٨٦ بسنده عن زربن حبیش، وقد جمع ابن کثیر فی البدایة والنهایة طرق هذا الحدیث مفصلة واوردهاعلی التفصیل کا فی ج۷۰ ۲۸۹۔ ۲۹٤

Presented by www.ziaraat.com

ابواسحاق کا اختلاف

حدیث

ہم نے احمد بن سلیمان اور قاسم بن زکریا سے، انہوں نے عبداللہ سے، اُس نے اسرائیل سے، اُس نے ابواسحاق سے، اس نے سوید بن غفلہ سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم خروج کرے گی وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پھر مسلم پر واجب ہے۔ کہ ان سے جنگ کرے، یوسف بن اسحاق نے راویوں کے اختلاف کو بیان کرتے ہوئے ابو اسحاق اور سوید بن غفلہ کے درمیان عبدالرحمٰن بن دوان کا ذکر کیا ہے۔

حدیث

ہم نے زکریا بن یحییٰ سے، اُس نے محمد بن علاء سے، اس نے ابراہیم بن یوسف سے اس نے اپنے والد سے، اس نے اسحاق سے، اس نے ابوقیس ازدی سے اس نے سوید بن غفلہ سے، اس نے حضرت علی علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا:

آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی وہ قرآن پڑھیں گے، قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ان سے جنگ کرے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈاتے ہوں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے محمد بن بکار حرانی سے، اس نے مخلد سے، اس نے اسرائیل سے، اس نے ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے، اس نے طارق بن زیاد سے، ہم حضرت علیؑ علیہ السلام کے ساتھ خوارج سے لڑنے کے لئے نکلے جب جنگ ختم ہوئی تو آپ نے اس آدمی کی تلاش کا حکم دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ عنقریب ایک قوم خروج کرے گی وہ اپنی زبان سے حق بات کہیں گے لیکن وہی حق ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ حق سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام ہاتھ کٹا آدمی ہوگا اس کے ہاتھ پر سیاہ بال ہوں گے۔ جاؤ اسے ڈھونڈو اگر وہ وہی ہے تو تم نے مخلوق میں سے ایک بدترین آدمی کو قتل کیا ہے اگر وہ نہیں ہے تو پھر تم نے ایک بہترین آدمی کا قتل کیا ہے ہم سب رونے لگے پھر آپ نے فرمایا: اسے تلاش کرو آخر اس کو تلاش کرنے کے بعد ہم نے اس ہاتھ کٹے کو پالیا۔ ہم سب سجدے میں گر گئے۔ حضرت علی علیہ السلام بھی ہمارے ساتھ سجدے میں گر گئے (اس سجدے میں انہوں نے کلمہ پڑھا)۔

حدیث

ہم نے حسن بن مدرک سے، اس نے یحییٰ بن حماد سے، اُس نے ابوعوانہ سے، اُس نے ابوسلیمان جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ میں جنگ نہروان میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تھا آپ ایک آدمی کو پچھاڑ رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا ......پس جب جنگ نہروان ہوئی اور حضرت علی علیہ السلام نے حروریوں کو قتل کیا دوران جنگ آپ نے اس پستان والے کو نہ پایا جب آپ نے مقتولین کا چکر لگایا تو اسے اپنی دونوں پنڈلیوں کے درمیان پایا تو فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ راوی کہتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

کہ مجھے مسکنہ نے بتایا کہ اس کے پستان نما ہاتھ کے اگلے حصے میں تین بال تھے۔

حدیث

ہم نے علی بن مندر سے، اس نے ابی سے، اُس نے عاصم بن کُلیب جرمی سے، اُس نے اپنے باپ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا جس نے سفر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس وقت حضرت علی علیہ السلام لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے اور لوگ آپ سے باتیں کر رہے تھے۔ اس آدمی نے کہا کہ امیرلمومنین! مجھے اجازت ہے کہ میں بات کروں آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ وہ ایک شخص کے پاس بیٹھ گیا تو اس نے پوچھا کیا بات ہے کہ اس نے کہا کہ میں عمرہ کے لئے جارہا تھا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے علاقے میں پیدا ہوئے ہیں جس علاقے کو حروریہ کہا جاتا ہے میں نے جواب دیا جو حرورا میں پیدا ہوئے ہیں اور وہ اسی نام سے مشہور ہیں۔ آپ نے کہا خوشخبری ہو اسے جو شخص تم میں سے وہاں حاضر ہوگا۔ اگر ابن ابی طالب چاہیں گے تو تمہیں بتائیں گے۔ میں حضرت کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ ان سے پوچھوں جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اجازت مجھے طلب کرنے والا کہاں ہے پس آپ نے اسے بھی وہ بات بتائی جو انہیں بتائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت عائشہ اور میرے سوا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کوئی نہ تھا آپ نے فرمایا: علیؑ! تیرا اور اس قوم کا کیا حال ہے جو ایسی ایسی ہے۔ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے ان میں سے ایک کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اس کا ہاتھ حبشی عورت کے پستان کی طرح ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ان مقتولین میں سے لوگوں نے جواب دیا جی ہاں آپ نے فرمایا: تم نے تو مجھے یہ بتایا ہے کہ وہ نہیں ہے پس میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ان سے ہے پھر تم اسے گھسیٹ کر میرے پاس لائے ہو جیسا کہ میں نے تمہیں اس کی علامت بتائی تھی ان سب نے کہا۔ جی ہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن علاء سے، اُس نے ابومعاویہ سے، اُس نے اعمش سے، اُس نے زید یعنی ابن وھب سے، اُس نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب جنگ نہروان ہوئی تو اس جنگ میں خارجیوں سے آمنا سامنا ہوا۔ تو خوارج آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکے، یہاں تک کہ ان سب کو تیر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جنگ کے خاتمے کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس پستان نما ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ اس کی تلاش کی گئی لیکن وہ نہ ملا تو آپ نے فرمایا: نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے اسے دوبارہ تلاش کرو جب دوبارہ تلاش کی گئی تو وہ گڑھے میں پڑا ہوا تھا۔ اس پر لاشوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا جب لاشیں ہٹائی گئیں تو اچانک ایک مرد کی لاش برآمد ہوئی جس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت علی علیہ السلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور تمام لوگ بحر حیرت میں غرق ہو گئے۔

حدیث

ہم نے عبدالاعلی بن واصل بن عبدالاعلیٰ سے، اُس نے فضل بن دکین سے، اُس نے موسیٰ بن قیس حضرمی سے، اُس نے سلمہ بن کہیل سے، اُس نے زید بن وھب سے وہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے دبرخان کے پل پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ مجھے ایک خارجی گروہ کے بارے میں بتایا گیا ہے جو مشرق سے برآمد ہو گا۔ ان کا ایک

Presented by www.ziaraat.com

آدمی ہوگا جسے ذوالثدیہ کہا جائے گا۔ان لوگوں سے آپ کی جنگ ہوئی۔حروریوں نے ایک دوسرے سے کہا اس نے تمہیں حروراء کی جنگ کی طرح واپس لوٹا دیا ہے پھر انہوں نے ایک دوسرے کو نیزے مارے لیکن حضرت علی علیہ السلام کا ایک آدمی کہتا ہے کہ انہوں نے نیزے توڑ ڈالے پس انہوں نے چکر لگایا۔حضرت کے لشکر کے بارہ یا تیرہ آدمی مارے گئے۔آپ نے فرمایا: اس کو تلاش کرو جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اور یہ ایک سرد دن کا واقعہ ہے۔لوگوں نے کہا ہم نے تلاش کیا لیکن وہ ہمیں نہیں ملا تو حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چتکبرے خچر پر سوار ہوئے اور ایک مقام پر ٹھہرے اور فرمایا: یہ زمین ہے یہاں تلاش کرو وہاں تلاش کرنے پر وہ مل گیا تو اس وقت آپ نے فرمایا: نہ میں نے جھوٹ بولا ہے۔اب کام کرتے رہو عمل کی زندگی میں رکاوٹ نہ آنے پائے اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ آپ لوگ اللہ کی بندگی وعبادت چھوڑ دیں گے تو میں تمہیں وہ بات بتاتا جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے کرایا ہے۔میں نے یمن میں کچھ لوگوں کو دیکھا انہوں نے کہا وہ الٰہی فیصلہ کیا ہے۔فرمایا وہ فیصلہ ان کے لئے ہے۔

حدیث

ہم نے عباس بن عظیم سے، اُس نے عبدالرزاق سے، اُس نے عبدالمالک بن ابی سلیمان سے، اُس نے سلمہ بن کہیل سے، اُس نے ابن وھب سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے اس لشکر میں شامل تھا جو خوارج سے لڑا تھا، حضرت نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عنقریب میری امت میں ایک قوم پیدا ہوگی وہ لوگ قرآن پڑھیں لیکن ظاہری صورت کے لحاظ سے تمہاری قرآت اور نماز روزہ ان کی قرآت نماز روزہ سے کوئی نسبت نہ رکھیں گے۔وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال

Presented by www.ziaraat.com

کریں گے کہ وہ ثواب حاصل کریں گے لیکن ان کا قرآن پڑھنا ان کے لئے وبال جان اور عذاب بن جائے گا۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اگر اس لشکر کو جوان سے جنگ کے لئے جا رہا ہے یہ علم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے ان کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے تو وہ اس عمل پر اکتفاء کر بیٹھتے۔ اس قوم کی نشانی یہ ہے ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو تو ہے مگر کہنی سے ہاتھ تک کا حصہ موجود نہیں ہے۔ اس کا بازو عورت کے پستان کی بھٹنی کی طرح ہے جس پر سفید بال ہیں۔ سلمٰی کہتے ہیں کہ زید نے مجھے ایک ایسی جگہ اتارا کہ ہم پل پر سے گزرے۔ زید کہتے ہیں کہ ہمارا خوارج سے جنگ ہوتی خوارج کا لیڈر عبداللہ بن وھب رسبی تھا اس نے کہا کہ نیزے پھینک دو اور تلواریں میانوں سے نکال لو۔ پس لوگوں نے انہیں نیزوں سے مارا اور بعض نے بعض کو قتل کیا۔ سوائے دو آدمیوں کے کہ جنہیں کوئی گزند نہ پہنچا جب جنگ ختم ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس ہاتھ کٹے کو تلاش کرو۔ تلاش کے باوجود وہ نہ ملا تو پھر آپ اٹھے اور مقتولین کے ڈھیر پر آ کے آپ نے فرمایا: ان لاشوں کو ہٹایا جائے جب لاشیں ہٹائی گئیں تو وہ مل گیا تو حضرت نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا کہ خدا کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور سچ پہنچایا ہے۔ عبیدہ یمانی آپ کے پاس آیا اور کہا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو حضرت نے فرمایا: قسم بخدا جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یہاں تک کہ اس نے آپ سے تین بار حلف کا مطالبہ کیا اور آپ متواتر حلف اٹھاتے رہے۔

حدیث

ہم نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے ابن ابی عدی سے، اُس نے ابن عون سے، اُس

Presented by www.ziaraat.com

نے محمد بن عبیدہ سے، اس نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اگر تم غرور نہ کرتے تو میں تمہیں بتاتا کہ ان لوگوں کے ساتھ لڑنے والوں کے لئے اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے کیا وعدہ فرمایا ہے؟ میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم میں نے یہ بات آپؐ سے سنی ہے۔

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اس نے اسماعیل بن مسعود سے، اس نے معتمر بن سلیمان سے، اس نے محمد بن سیرین سے اس نے عبیدہ سلیمانی سے، وہ کہتے ہیں کہ جب میں لوگوں کے پاس آیا جنہیں جنگ نہروان میں زخم لگے تھے تو حضرت نے فرمایا: ان میں تلاش کرو اگر یہ اس قوم میں سے ہے جن کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کا ایک ہاتھ کٹا ہوگا یا چھوٹے ہاتھ والا آدمی ہوگا۔ آخر ہم اس کے پاس آئے۔ اسے وہاں پایا ہم نے اس کی خبر حضرت علی علیہ السلام کو دی جب آپ آئے اور اسے دیکھا تو فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اگر وہ مغرور نہ ہو جاتے تو میں انہیں بات بتاتا جس کا فیصلہ اللہ نے ان جنگ کرنے والوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کیا آپ نے وہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ آپ نے تین بار رب کعبہ کی قسم اٹھا کر فرمایا پس میں نے سنا ہے۔

حدیث

ہم نے محمد بن عبید سے، اُس نے ابو مالک سے، اُس نے عمرو بن قیس سے، اس نے منہال بن عمرو سے، اُسنے زر بن حبیش سے وہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہروان اور جمل والوں سے جنگ نہ ہوتی اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم بندگی وعبادت

Presented by www.ziaraat.com

چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اس فیصلے کے متعلق بتاتا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے اس آدمی کے بارے میں فرمایا ہے جو ان کی گمراہی کو دیکھتے ہوئے اور اس ہدایت کی معرفت رکھتے ہوئے ان سے لڑتا ہے جس پر ہم قائم ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com